ظہور امام مہدی علیہ السلام

سے چھ ماہ پہلے

سید افتخار حسین النقوی النجفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظہور سے چھ ماہ پہلے

ترجمہ: علامہ سید افتخار حسین النقوی النجفی

نام کتاب.................ظہور سے چھ ماہ پہلے

تالیف بزبان عربی...............مجتبیٰ السادہ

فارسی ترجمہ..................محمود مطہری

اردو ترجمہ................علامہ سید افتخار حسین نقوی النجفی

سرورق.....................ملک مشتاق حسین

کمپوزنگ.....................تصدق مہدی

سعی واہتمام..................سید راشد صغیر رضوی

سال اشاعت.................2004ء

ناشر...............شریکۃ الحسین پبلی کیشنز پکی شاہ مردان

مطبع...............ظاہر پرنٹنگ پریس لاہور

قیمت..........

سٹاکسٹ

مکتبہ الرضا، 8 بیسمنٹ، میاں مارکیٹ اردو بازار لاہور

صلوات کاملہ

یَـــارَبَّ مُــحَــمَّــدٍ وَآلِ مُــحَــمَّــدٍ

اے محمدؐ و آل محمدؐ کے رب جلیل

صَــلِّ عَــلٰــى مُــحَــمَّــدٍ وَآلِ مُــحَــمَّــدٍ

محمد اور آل محمد پر صلوات بھیج

وَعَــجِّــلْ فَــرَجَ آلِ مُــحَــمَّــدٍ.

اورآل محمد کی گشائش (حکومت کے قیام) میں جلدی فرما۔

نوٹ: بعض عاملین کا تجربہ ہے کہ جو شخص روزانہ اس صلوات کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھے گا اسے امام زمانہ (عج) کی زیارت نصیب ہوگی۔

یہ صلوات حضرت جبرائیلؑ نے جناب یوسفؑ کو زندان میں تعلیم دی اور حضرت یوسفؑ اسکا ورد کرتے تھے۔

شب عاشورہ امام حسینؑ کا اپنے منتقم بیٹے حضرت قائمؑ کا تذکرہ

حضرت ابوجعفر امام محمد باقر (علیہ السلام) کی حدیث میں ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے شب عاشورہ فرمایا

ابشروا باالجنة انا نمکث ماشاء الله بعد مایجری علینا ثم یخرجنا الله و ریاکم حتی یظهر قائمنا فینتقم من الظالمین وانا وانتم نشاهدهم فی السلاسل والاغلال وانواع العذاب؟

فقیل له : من قائمکم یا بن رسول الله ؟

قال السابع من ولد ابنی محمد بن علی الباقر وهو الحجة بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی ابنی وهو یغیب مدة طویلةثم یظهر ویملا الارض قسطا وعدلا کماملئت ظلما وجورا

ترجمہ: آپ سب کو جنت کی بشارت ہو یہ بات جان لو خدا کی قسم! ہمارے خلاف جو کچھ ہونا ہے جب یہ سب کچھ ہو جائے گا تو جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے گا اور جو اس کی مشیت میں ہوگا ہم (مقام مخصوص) میں ٹھہریں گے پھر اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو وہاں سے باہر نکال لائے گا ایسی حالت میں ہمارے قائمؑ کا ظہور پرنور ہو جائے گا...... پس ہمارے قائمؑ سارے ظالموں سے انتقام لیں گے اس وقت میں خود اور آپ سب ان ظالموں کو ہتھکڑیوں، بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھیں گے اور ہم انہیں مختلف قسموں کے عذابوں میں مبتلا مشاہدہ کریں گے ان کو طرح طرح کا عذاب دیا جارہا ہوگا اور ہم سب اس منظر کو دیکھ رہے ہونگے۔

پس آپ سے سوال کیا گیا یابن رسول اللہؐ آپ کے قائم کون ہیں؟

امام حسین (علیہ السلام) نے فرمایا وہ میرے بیٹے محمد بن علی الباقر کے ساتویں فرزند ہمارے قائم ہیں اور وہ حجت ہیں جو حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد ہیں اور محمد میرے بیٹے علیؑ کے فرزند ہیں اور وہ (ہمارے قائم) ایک لمبی مدت کے لئے غائب ہونگے پھر وہ ظہور فرمائیں گے اور زمین کو عدالت اور انصاف سے بھر دیں گے جس طرح زمین ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

(بحوالہ اثبات الرجعۃ و مقتل الحسین للمقرم)

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان مضامین	صفحہ نمبر
1	ظہور کی انواع واقسام	28
2	شیعوں کو غیبت آشنا بنانے کے لئے اقدام	29
3	ظہور کی اقسام کے بارے میں روایات	31
4	ظہور اصغر سے متعلق حالات واقعات	32
5	ہر زمانہ کی مناسبت سے معجزہ	33
6	ظاہری وسائل کے بغیر آواز کا ہر جگہ پہنچنا	34
7	مادی ترقی کا فائدہ	35
8	دوسرے مذاہب ومکاتب کے نظریات	36
9	شیعوں کی موجودہ حالت کا ماضی سے تقابل	37
10	نیو ورلڈ آرڈر	38
11	ہم وقت ظہور معین نہیں کررہے	39
12	ظہور سے قبل کے عجائبات اور حیران کن مناظر	40
13	فتنوں سے مراد	42
14	جنگ وجدال وقتل وغارتگری	43
15	حجۃ الوداع کا حوالہ	44
16	مصنف کا تبصرہ	50

صفحہ نمبر	عنوان مضامین	نمبر شمار
54	طویل تاریخ میں محقق شدہ نشانیاں	17
57	پوری ہونے والی نشانیاں	18
58	بنی عباس کی حکومت کے خاتمہ کی خبر	19
58	ضروری نقطہ	20
60	وقوع پذیر پیشن گوئیاں	21
61	چوتھی پیشن گوئی	22
62	متوکل عباسی کا ایک واقعہ	23
63	پانچویں پیشن گوئی	24
64	چھٹی پیشن گوئی	25
65	حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) کی جابر جعفی سے گفتگو	26
66	ظہور کی نشانیوں کی فہرست	27
68	شیعوں کے لئے اچھی خبر	28
69	محقق شدہ واقعات	29
70	ہماری ذمے داری	30
73	ظہور کے دوران اوصاف وحالات	31
74	ایک حاکم حجاز بنام عبداللہ کے مرنے کی خبر	32
75	سال ظہور	33

نمبر شمار	عنوان مضامین	صفحہ نمبر
34	مومنین کی ذمہ داری	76
35	قیامت بپا ہونے کی نشانیاں	77
36	سال ظہور کی مخصوص علامات	79
37	ظہور کے سال کا طاق ہونا	80
38	اس سال بارشیں بہت زیادہ ہونگی	81
39	ظہور کی سرزمین	82
40	زمین کے زلزلوں، عمومی پریشانیوں اور فتنوں کا سال	83
41	بھوک اور خوف کے ذریعہ آزمائش	84
42	بیان شدہ نشانیوں کا نتیجہ	85
43	ظہور کے سال کے حادثات وواقعات کی تقویم	88
44	ظہور کے بعد بارشوں کا احتمال	89
45	سفیانی کا شورش بپا کرنا	90
46	سفیانی کے خروج کے بارے میں ضروری وضاحت	91
47	سفیانی کے دور کے بارے میں تجزیہ وتحلیل	93
48	امام مہدی (عج) کے مخالفین کا کمزور ہوجانا	94
49	علیؑ مولا کے شیعوں کا کوفہ میں قتل عام	95
50	سفیانی کا حجاز کی طرف رخ	96

صفحہ نمبر	عنوان مضامین	نمبر شمار
97	مکہ حرم امن الٰہی	51
98	سفیانی کی حکومت اور امام مہدی کی افواج کا مقابلہ	52
99	خراسانی اور سفیانی کا خروج	53
100	سفیانی کے خروج والے سال کے حالات	54
101	خراسانی کی کوفہ میں آمد	55
102	سفیانی کا پانچ شہروں پر قبضہ	56
103	سفیانی کی کوفہ پر چڑھائی اور ایک نقاب پوش کا جاسوسی کرنا	57
104	سفیانی کی شکست کا آغاز	58
105	سفیانی کا خروج خبر متواتر ہے	59
106	سفیانی، یمانی اور خراسانی کے قیام کا زمانہ	60
107	حضرت امام مہدی کی تحریک کا پہلا ہدف	61
108	حضرت امام مہدی کے ناصران	62
109	انتظار فرج	63
110	خراسان سے آمدہ افواج کی خصوصیات	64
111	ایرانی انقلاب کا اصل ہدف	65
112	سورج کے وسط میں ایک مرد کا سر اور سینہ باہر نظر آئے گا۔	66
114	آئمہ کی عظمت	67

نمبر شمار	عنوان مضامین	صفحہ نمبر
68	نداء اور صیحہ کے درمیان فاصلہ	116
69	سفیانی کے خروج کی نشاندہی	117
70	ماہ شعبان کے واقعات	118
71	ظہور سے قبل لوگوں کی ذمہ داریاں	120
72	ماہ رمضان کے واقعات	121
73	سورج گرہن اور چاند گرہن کی کیفیت	123
74	دوسرا احتمال	124
75	تیسرا احتمال	125
76	آسمانی صیحہ حتمی نشانیوں سے ہے	126
77	سفیانی کے انقلاب کے بارے میں سوال	127
78	حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) کا فرمان	128
79	اہلسنت کا اعتراض اور اس کا جواب	129
80	آسمانی ندا قرآنی آیت کی مصداق ہے	131
81	آسمانی ندا کے آنے کے بعد مومنین کی ذمہ داریاں	132
82	آئمہ معصومین کی امت سے ہمدردی	133
83	ماہ شوال کے واقعات	134
84	ماہ شوال کی جنگ	135

صفحہ نمبر	عنوان مضامین	نمبر شمار
136	معرکہ قرقیسا	85
137	جناب عمار یاسر کی روایت	86
138	حضرت امام محمد باقر فرماتے ہیں	87
139	حذیفہ کی روایت	88
140	عرب خطہ کی حساسیت اور اہمیت	89
141	حضرت امام جعفر صادق کا فرمان	90
142	دسکرہ کے معنی	91
143	آئمہ اطہار کا اپنے پیروکاروں کا احسان	92
144	حضرت امام جعفر صادق کی حدیث	93
145	حضرت امیر المومنین کی حدیث	94
146	حضرت امام جعفرؑ کی حدیث	95
147	حسنی سید اور شعیب بن صالح	96
148	ماہ ذالحجہ کے حالات وواقعات	97
150	کوفہ میں میں چھوٹے چھوٹے مسلح گروہوں کا قیام	98
151	سید خراسانی اور عراقیوں کی امداد	99
152	یمنی اور خراسانی کی ملاقات	100
153	کوفہ والوں کی حمایت میں آنے والے پرچم	101

صفحہ نمبر	عنوان مضامین	نمبر شمار
154	حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) کی حدیث	102
155	حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی حدیث	103
156	منیٰ میں فسادات	104
157	منیٰ کے واقعات کے بارے میں حدیث نبویؐ	105
158	مدینہ منورہ میں نفس زکیہ کا قتل	106
159	نفس زکیہ کے بارے میں روایات اور حضرت قائمؑ کا اپنے اصحاب سے خطاب	107
160	مدینہ منورہ میں ایک سید جوان کا قتل	108
161	قابل غور بات	109
162	ماہ محرم کے حالات اور غیبت امامؑ کے آخری ایامؑ	110
164	آسمان سے زمین پر فرشتہ کا نزول	111
165	روز ظہور کے واقعہ سے متعلق احادیث	112
167	اصلی اور حقیقی نوروز	113
168	حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی حدیث	114
169	علی بن مہزیار کی روایت	115
170	حضرت امام مہدیؑ کا اپنے ناصران کو آواز دینا	116
172	مکہ میں بنی مخزوم کے آدمی کا خواب سنانا	117
174	مخزوم قبیلہ کا سردار	118

نمبر شمار	عنوان مضامین	صفحہ نمبر
119	مکہ کے لوگوں کی پریشانی	176
120	حضرت امام مہدیؑ کے ناصران کا آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کرنا	179
121	حضرت جبرائیلؑ کی کعبہ میں آمد	180
122	حضرت جبرائیلؑ کی آمد کی تفصیل	181
123	حضرت امام مہدیؑ کا اپنے انصار سے وعدہ	183
124	ابان بن تغلب کی روایت	184
125	آسمان سے حضرت امام مہدیؑ کے نام کی آواز	185
126	مکہ کے اندر انجام دیئے جانے والے امور	186
127	بیابان اور صحرا میں سفیانی کے لشکریوں کا زمین کے اندر دھنس جانا	187
128	حضرت امام مہدیؑ کی مکہ سے مدینہ کی جانب روانگی	189
129	سفیانی کے لشکر کی تباہی کے متعلق احادیث	190
130	سفیانی کا لشکر حضرت امام مہدی کی تلاش میں	192
131	سفیانی لشکر کے بشیر ونذیر	193
132	نذیر اور بشیر کے انجام کے بارے میں ایک سوال	195
133	ایک تاریخی حقیقت	203
134	لوگوں کے اندر عمومی آمادگی	205
135	روز موعود کی نشانیاں	206

صفحہ نمبر	عنوان مضامین	نمبر شمار
207	حضرت امام مہدیؑ کے انقلاب کی شرائط اور مقدمات	136
208	اسلام آخری دین ہے	137
209	جب حضرت امام مہدیؑ ظہور فرمائیں گے	138
210	اسلامی ثقافت کے بنیادی عناصر کے خدوخال	139
211	اسلام کے نفاذ کے مسائل کا حل	140
212	حضرت امام مہدیؑ میں ایک توانا رہبر کی خصوصیات	141
213	مصنف کتاب کے بیان پر مترجم کا تبصرہ اور ایک مفید اضافہ	142
214	آئمہ معصومینؑ کے رویوں میں فرق کی وجہ	143
215	عالمی قیادت کے کے لئے لمبی عمر ضروری نہیں ہے	144
218	ناصران حضرت امام مہدیؑ کے اوصاف	145
220	حضرت امام مہدیؑ کے اصحاب کی تعداد	146
221	اپنے رہبر و امامؑ سے مکمل اخلاص	147
222	غضب کا لشکر اور ان کا نعرہ مستانہ	148
223	ناصران کی خوبیاں	149
224	امور مملکت چلانے والے	150
227	اتمام حجت اور آخری حکومت	151
228	ایک مثالی نظام کی انتظار	152

نمبر شمار	عنوان مضامین	صفحہ نمبر
153	ظہور کے بارے ایک سوال	231
154	امور موقوفہ اور امور حتمیہ	235
155	ظہور کی نشانیاں اور حتمی امور	237
156	علامہ مجلسیؒ کی وضاحت پر نکتہ اعتراض	239
157	ظہور کے وقت مشخص نہ کرنے کی وجہ	244
158	وصل امامؑ حق کو میرا نصیب کر	246
159	حضرت امام زمانہ کے متعلق چالیس منتخب احادیث	249
160	حضرت امام مہدیؑ کے اہم کام	252
161	حضرت امام مہدیؑ اور پرچم توحید	254
162	حضرت امام مہدیؑ سے محبت کا اظہار	256
163	حضرت امام مہدیؑ اور انتظار	259
164	حضرت امام مہدیؑ کے چالیس فرمودات	264

انتساب

میں اپنی انتہائی ادنیٰ معمولی سی کاوش کو سدرہ مکیں گوشہ نشیں، مسند غیبت پر حجاب ہیبت اوڑھے ہوئے سلطان ولی العصر (عج) ختتم آل محمدؑ (عج) کے عصمت مآب والدین گرامی حضرت امام حسن عسکریؑ و حضرت سیدہ نرجس خاتون (سلام اللہ علیہا) کی ملکوتی بارگاہ کی نذر کرتا ہوں اور انہیں کے فرزند امامت مآب کی چوکھٹ قدس پر اپنی اور اپنے والدین کی شفاعت کے لئے انہیں وسیلہ ٹھہراتا ہوں تاکہ حضرت صاحب الزمانؑ اپنے ظہور پُر نور پر ہمیں اپنی الٰہی توفیقات سے نوازتے ہوئے اپنے وصل کی خیرات سے فیضیاب فرمائیں۔

سید افتخار حسین نقوی

13 دسمبر 2004ء

جامعہ خدیجۃ الکبریٰؑ پکی شاہ مردان

ضلع میانوالی

ظہورِامام (عج) سے چھ ماہ پہلے

ایک منفرد اور اچھوتے موضوع کی کتاب

ظہورامام (عج) سے چھ ماہ پہلے کے عنوان پر مجتبیٰ السادہ نے عربی زبان میں کتاب تالیف کی جس کا فارسی ترجمہ محمود مطہری نے کیا اور اردو زبان میں ترجمہ کی سعادت علامہ سید افتخار حسین نقوی النجفی کے حصے میں آئی۔

یہ اپنے عنوان ۔ موضوع کے اعتبار سے یقیناً ایک اچھوتے انداز کی کتاب ہے اس کتاب میں حضرت قائم آل محمد (عج) کے ظہور کے سال وماہ کا تعین نہیں کیا گیا بلکہ معصومین علیہم السلام کے فرمودات، روایات کی روشنی میں ان علامات وواقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے جو ظہور پرنور سے چھ، قبل رونما ہوں گے۔ قرب ظہور کی حتمی علامات کا چونکہ ذکر روایات میں موجود ہے اس لئے فاضل موئف نے ان کو یکجا کر دیا ہے۔

زیرنظر کتاب کے 164 عنوان قائم کر کے ان پر مدلل بحث کی گئی ہے۔

ظہور کی انواع واقسام کا ذکر روایات کے ذریعے کیا گیا ہے ظہور اصغر سے متعلق حالات وواقعات کو بیان کرنے کا انداز جہاں موثر ہے وہاں ہر زمانہ کی مناسبت سے معجزات کا بھی ذکر ہے۔

دوسرے مذاہب ومکاتب کے نظریات بیان کئے گئے ہیں ظہور سے قبل کے عجائبات اور حیران کن مناظر کا ذکر ہے فتنوں سے کیا مراد ہے اس پر بحث کی گئی ہے حجۃ الوادع کے خطبۂ رسالت میں قائم آل محمدؐ (عج) کے ظہور کے زمانہ کی علامات کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔

طویل تاریخ میں محقق شدہ نشانیاں بیان ہیں جو غیر محسوس طریقے سے علامات ظہور پذیر ہو چکی ہیں یا ہو رہی ہیں ان کو ذکر کیا گیا ہے۔

ظہور کی نشانیوں کی فہرست دی گئی۔ اور ظہور کے سال کے آخری چھ ماہ کے واقعات کو نہایت دقت اور عرق ریزی کے بعد جمع کیا گیا ہے۔

سال ظہور کی مخصوص علامات سال کا طاق ہونا۔ زمین پر زلزلوں عمومی پریشانیوں اور فتنوں کا سال ہے۔

امیرالمومنین علیہ السلام کے شیعوں کا کوفہ میں قتل عام۔ سفیانی کی حکومت اور امام مہدی (عج) کی افواج کے درمیان مقابلہ۔ سفیانی کے خروج والے سال کے حالات۔ خراسانی کی کوفہ میں آمد۔ سفیانی کا پانچ شہروں پر قبضہ بھی پر بحث موجود ہے۔

حضرت امام مہدی (عج) کی تحریک کا پہلا ہدف کیا ہوگا؟

منیٰ کے بارے میں حدیث رسالت۔ مدینہ منورہ میں نفس ذکیہ کا قتل۔

ان تمام عنوانات کا تفصیلی تذکرہ کر کے کتاب کو ایک اچھوتے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ علی بن محریار کی روایت کا ذکر ہے۔ حضرت امام مہدی (عج) کا ناصران کو طلب کرنا۔ مکہ میں بنی مخزوم کے آدمی کا خواب سنانا۔ اہل مکہ کی پریشانی کی تفصیلات ہیں۔

حضرت امام مہدی (عج) کے ناصران کا آپ کی بیعت کرنا۔ حضرت جبرئیل کی کعبہ میں آمد کی تفصیلات موجود ہیں۔

انصاران امامؑ کو کیسا ہونا چاہئے؟ ایک اہم موضوع ہے جس پر بحث کی گئی ہے۔

سفیانی کے لشکر کا زمین کے اندر دھنس جانا اور اس کے لشکر کی تباہی کے بارے میں احادیث کا ذکر ہے۔

حضرت امام مہدی (عج) کے انقلاب کی شرائط اور مقدمات پر مکمل بحث کی گئی۔ ناصران امام (عج) کے اوصاف کیا ہوں گے؟ ان کو ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت امام مہدیؑ کے اصحاب کی تعداد۔ امامؑ سے ان کا مکمل اخلاص۔ سبھی کچھ بیان کیا گیا ہے۔

ظہور کی نشانیاں اور حتمی امور پر بحث ہے۔ حضرت امام زمانہؑ کے بارے میں چالیس احادیث اور حضرت صاحب الزمان (عج) کے چالیس ارشادات نے کتاب کو مزید دلچسپ بنا دیا ہے۔

غرضیکہ موجودہ دور کے قاری کے ذہن میں ظہور پرنور حضرت ولی العصر (عج) کے بارے میں اٹھنے

والے ہر سوال کا جواب موجود ہے۔

تقریباً تین سو صفحات کی یہ کتاب یقیناً آپ اپنی پہلی فرصت ہی میں پڑھیں گے اور اسے ایک ہی نشست میں مکمل مطالعہ کرنے کا آپ کا شوق ایک عجب لذتی کیفیت سے دوچار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کتاب کے مولف۔ فارسی مترجم اور علامہ سید افتخار حسین نقوی النجفی کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

اور اللہ تعالیٰ اس کتاب پہ ہر قسمی کام کرنے والوں۔ انتظار امامؑ میں بے چین مضطرب احباب کو انصار امامؑ میں قرار دے اور خداوند تعالیٰ ان کے ظہور کو قریب سے قریب تر کر دے۔

شاعر آل عمران

ملک صفدر حسین ڈوگر

مسلم ٹاؤن۔ راولپنڈی

فون: 0320-4909809

عالمگیر انقلاب اسلامی کے قیام سے پہلے

مسلم دنیا میں امام زمانہؑ کے ظہور اور زمانہ ظہور بارے بحث صدیوں سے جاری ہے امامؑ کب تشریف لائیں گے زمینی حالات کیا ہوں گے؟ ظہور امامؑ حقیقت ہے بھی یا محض فسانہ ہے؟ ان ساری باتوں اور روایتوں میں سے کیا صحیح ہے؟ اور کیا غلط ہے؟ اس بارے فیصلہ کرنے سے قبل یہ سمجھ لیا جانا ضروری ہے کہ ایک ایسے وقت میں جب دنیا نا مساعد حالات سے دوچار اور دنیا کے لوگوں کی اکثریت کو بالا دست طبقات کی لوٹ کھسوٹ اور ظلم و ستم کا سامنا ہوگا ایک ایسے ہادی کے ظہور کے ضمن میں روایات زمانہ قدیم کی مذہبی و تاریخی کتب میں بھی ملتی ہیں مختلف مذاہب کی تواریخ میں اس حوالے سے جو لکھا گیا اس سب کو جمع کر لیا جائے تو یہ بذات خود ایک بھاری بھرکم حوالہ جاتی کتاب کی صورت بن سکتی ہے، ہم آئندہ سطور میں حوالہ جاتی کتاب کی ترتیب و تدوین اور اس کی بنیادی ضرورتوں پر گفتگو کرنے کی بجائے اس امر پر اظہار خیال کریں گے کہ دنیا بھر کی اقوام میں سے وہ لوگ جو ایک نجات دہندہ کے منتظر ہیں یا پھر اہل اسلام اور بالخصوص شیعہ مسلمان اس حوالے سے جو نظریہ رکھتے ہیں وہ محض جی کے بہلانے کا سامان ہے یا پھر اس میں کچھ حقیقت بھی ہے؟۔

مسلم دنیا میں اکثریت اس عقیدہ کے حامل حضرات کی تھی، ہے اور رہے گی کہ ظلم و جور سے بھری دنیا کے انسانوں کو مصائب و آلام استحصال، ناانصافیوں اور ایسے دوسرے سنگین تر ہوتے مسائل سے نجات دلا کر مثال انسانی سماج کی تشکیل اور ایک ایسی حکومت کے قیام جس میں سارے انسانوں کو بلا امتیاز مساوی حقوق حاصل ہوں کے لئے امام مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا، آپؑ تشریف لائیں گے تو اقوام کی قیادت و سیادت پر قابض بے نسبوں، کج بحثوں، کم علموں اور کور چشموں کو اس انجام سے دوچار ہونا پڑے گا جس کا وعدہ خالق کائنات نے کیا ہے یہاں اس امر کا مدنظر رکھا جانا ضروری ہے کہ حضرت امام مہدی کے ظہور کی روایات کی من پسند تشریحات کے ذریعے گزری صدیوں کے دوران عرب و عجم میں دو سو سے زیادہ افراد نے امام مہدیؑ ہونے

کا دعویٰ کیا۔امام مہدیؑ ہونے کے ان جھوٹے مدعیوں کی باقیات چند چھوٹے چھوٹے فرقوں کی صورت میں آج بھی مسلم دنیا میں موجود ہے ان مدعیان مہدویت کو عامۃ الناس میں خاطر خواہ پذیرائی اس لئے نہ مل پائی کہ ہر زمانہ میں جب کسی کذاب نے دعویٰ مہدویت کیا دنیائے اسلام کے سنجیدہ فکر علماء اور محققین نے ان مدعیان مہدویت کے علم وفضل اور دعویٰ کا پول کھول کر مسلم دنیا کو گمراہی سے بچانے کا فرض بطریق احسن نبھایا۔

کسی بھی دور کے جھوٹے مدعی مہدویت کا جادو سرچڑھ کر اس لئے نہ بول پایا کہ ان سب نے محض اپنے اپنے عہد کی خرابیوں اور دوسرے معاملات کو اپنے دعووں کی بنیاد ٹھہرایا حالانکہ ظہور امام مہدیؑ سے قبل کے حالات وواقعات اور دیگر امور بارے جو نشانیاں مذہبی وتاریخی کتب میں ملتی ہیں وہ کسی خاص علاقے یا لوگوں کے لئے نہیں بلکہ ساری انسانیت اور کرہ ارض کے حوالے سے ہیں یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جسے صباد بن فیصل سے ملا اٹلی تک کے جھوٹے مدعیان مہدویت نے مدنظر رکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد نے تو الٹی گنگا بہاتے ہوئے جدید ایجادات کو انکار وکفر کے طور پر پیش کر کے اپنی دکان چمکانے کی سعی کی لیکن دوسروں کی طرح انہیں بھی شدید ناکامی سے دوچار ہونا پڑا باوجود اس کے کہ انہوں نے مسیح موعود اور امام مہدیؑ کے الگ الگ ظہور کو ایک اپنی ذات کے ظہور کی صورت پیش کر کے متحدہ ہندوستان کے مسلمانوں کی وحدت کو شدید نقصان پہنچایا۔قبل ازیں یہ عرض کر چکا کہ عرب وعجم کے دوسو سے زیادہ جھوٹے مدعیان مہدویت کا کاروبار زیادہ پھل پھول اس لئے نہیں پایا کہ ان سب سے اکثر اپنے عہد سے آگے کے معاملات کو سمجھنے سے قطعی طور پر عاری تھے ثانیاً یہ کہ زیادہ تر مدعیان مہدویت نے مزید آگے بڑھ کر شریعت محمدیﷺ کی تنسیخ کا اعلان کر دیا مسلم تاریخ کے مختلف ادوار میں امام مہدیؑ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کا سنجیدہ فکر علماء اور محققین نے جس فکری استقامت سے مقابلہ کیا اور مسلمانوں کو ان کی پھیلائی خرافات سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنی توانیاں صرف کیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔

اس طرح یہ امر بھی اپنی جگہ واضح ہے کہ امام مہدیؑ کے ظہور اور وقت ظہور یا اس کے قبل کے ان حالات بارے جو ظہور امام مہدیؑ کی راہ ہموار کرنے میں معاون ثابت ہوں گے خود مسلم دنیا کے اندر ہر دور میں دو آراء رہی ہیں مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ امام مہدیؑ کے ظہور پر یقین کامل رکھتا ہے ایک چھوٹی سی اقلیت ایسی ہر دور میں تھی اور آج بھی ہے جو اس فکر و فلسفہ سے انکار کے مرض میں مبتلا ہے، اقرار و انکار کی ان بحثوں نے جن میں علمی استدلال کم اور جذباتیت زیادہ تھی مسلمانوں میں سے ہی ایک ایسے گروہ کی تشکیل کی راہ ہموار کی جو مذہب و مذہبی رہنماؤں کو سارے مسائل اور مشکلات کا ذمہ دار قرار دے کر دین بیزاری کی راہ پر چل نکلا، اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فی الوقت مسلم دنیا میں تین طرح کے لوگ ہیں اولاً ظہور امامؑ کے منتظر ہیں ثانیاً اس کے انکار پر قائم ہیں ثالثاً وہ دین سے بیزار لوگ جو مذہب کو افیون اور مذہبی رہنماؤں کو من حیث الطبقہ جونکیں قرار دے کر مادر پدر آزاد لبرل ازم کو پروان چڑھانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ ظہور امامؑ سے چھ ماہ قبل کے حالات مجتبیٰ السادہ کی اس عربی تصنیف کا فارسی میں ترجمہ آقائے محمود مطہری نے جب کہ اردو ترجمہ استاد مکرم حجۃ الاسلام علامہ سید افتخار حسین نقوی قبلہ نے کیا اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ کتاب اس لئے اہم ترین ہے کہ اس میں ظہور امام مہدیؑ سے پہلے کے چھ ماہ کے حالات و واقعات اور ان دوسرے امور کا جائزہ ظہور مہدیؑ کے حوالے سے موجود احادیث، روایات اور پیشگوئیوں کی روشنی میں لیا گیا ہے۔

یہ امر بجا طور پر درست ہے کہ ظہور امام مہدیؑ فی الوقت اسلامی دنیا اور اس سے باہر کی اقوام میں اہم ترین موضوع ہے پچھلے دو عشروں کے دوران دنیا کی مختلف زبانوں میں اس موضوع پر سینکڑوں کتب لکھی جا چکی ہیں۔ علماء، محققین اور صائب الرائے حضرات کی اس موضوع سے دلچسپی محض اس لئے نہیں کہ انقلاب محمدؐ کے وارث عظیم کا ظہور ان کے عقیدہ و ایمان کا حصہ ہے بلکہ اس لئے ہے کہ وقت ظہور دنیا ترقی و کمالات کے جس عروج پر ہوگی اس طرح کی ترقی انانیت و انکار کے جذبوں کو پروان چڑھاتی ہے ایسے ماحول میں امام مہدیؑ کا ظہور سائنسی ترقی کے عروج

کو چھوٹی دنیا میں کیا تبدیلیاں لائے گا؟ یا یہ کہ خورشید امامت کا ظہور جدید دنیا پر کیا اثرات مرتب کرے گا؟ اس ضمن میں اہم ترین بات یہ ہے کہ ظہور مہدیؑ کا خاص وقت یعنی ماہ و سال کے حوالے سے طے کر کے اس کی نشاندہی مشکل ہے۔اس حوالے سے موجود روایات ان حالات و واقعات کے بارے ہیں جو آمدِ امامؑ سے قبل ظہور پذیر ہوں گے، مجھے یہ عرض کرنے میں کوئی امر مانع نہیں کہ ہم آج کے جس انسانی سماج میں رہ رہے ہیں اپنی ظاہری تعمیر و ترقی کے حوالے سے یہ پچھلے ادوار سے زیادہ بہتر ہے۔ مثلاً اپنی ذات سے آگے دیکھنے اور غور و فکر کو وقت کا ضیاع سمجھنے والا انسان نئی دنیاؤں کی تلاش میں ہے۔ کلوننگ کے عمل نے ترقی اور کامیابیوں کے نئے دروازے کر دیئے ہیں انسان چاند تسخیر کر چکا صاف سیدھے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حیات و موت کے علاوہ دوسرے تمام مرحلے انسان سر کر چکا ہے، جو زمینی سفر کبھی مہینوں میں طے ہوتا تھا اب چند گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے علم و سائنس کی نت نئی گتھیاں سلجھائی جا رہی ہیں، براعظموں میں بٹی دنیا کو جدید ایجادات نے ایک گاؤں کی صورت دے دی ہے، ایک طرف تعمیر و ترقی کے اہداف کے حصول کا سلسلہ جاری ہے تو دوسری طرف انسانی و اخلاقی اقدار رو بہ زوال ہیں ترقی اور طاقت نے ہٹ دھرمی کو جنم دیا ہے، جو عسکری طاقت قیام امن کی ضمانت ہونا چاہیے تھی وہ کمزور اقوام کو غلام بنانے کے کام لائی جا رہی ہے۔ جس سائنسی ترقی سے مختلف معاشروں کے نچلے طبقات کی بہتری کے لئے کوششیں ہونی چاہئیں تھیں وہ انسانوں کو زندہ درگور کر دینے کے کام لائی جا رہی ہے، کرہ ارض پر موجود بڑی طاقتیں سرکشی جارحیت، توسیع پسندی کے راستوں پر سرپٹ بھاگ رہی ہیں انسانی تہذیب و تمدن کے قدیم مراکز کے نشانات مٹ رہے ہیں تو ساتھ ساتھ چلتے انسانوں کی بستیاں بھی تاراج ہو رہی ہیں، طاقت اور وسائل پر بالادستی نے انانیت سے بندھی عالمی حاکمیت کے جذبہ کو اس طور پروان چڑھا لیا ہے کہ کمزور اقوام کو کہیں تحفظ ملتا دکھائی نہیں دیتا، مسلم دنیا سے باہر کی اقوام کا معاملہ تو رہا ایک طرف خود مسلم دنیا کے حالات روز بروز ابتر ہوتے جا رہے ہیں فرقہ واریت نسلی تعصب ذات پات اور چھوت چھات جیسے

امراض سے ملت واحدہ کے تصور کو گھن لگ گیا ہے، دنیا کے مجموعی معدنی وسائل کا 47 فیصد حصہ رکھنے والے مسلمان ممالک کی مجموعی آبادی کا 53 فیصد خط غربت سے نیچے کی زندگی بسر کرنے میں مصروف ہے، عدل وانصاف، وسائل کی مساویانہ تقسیم اور فلاحی ریاست کے بنیادی اصولوں سے منہ موڑ کر مسلم دنیا آج جہاں کھڑی ہے یہ قابل ذکر مقام بھی ہرگز نہیں، خلافت الٰہیہ کے ملوکیت میں تبدیل کر دیئے جانے سے اب تک کی درمیانی صدیوں میں ہر نیا دن، مہینہ اور سال ان کی مشکلات میں اضافے کو موجب ہی ثابت ہوا، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلمان حکمران انقلاب محمدؐ کو فراموش کر کے دنیا کمانے اور بنانے میں ہمہ تن مصروف ہو گئے ان کے خیال میں سارے راستے ان کی ذاتوں پر تمام ہوتے ہیں انقلاب محمدؐ کی بدولت ذات پات، قبائلی تعصب اور دوسری خرابیوں سے نجات کی جو صورت پیدا ہوئی تھی اس سے انحراف نے مسلمانوں کو جہاں لا کھڑا کیا ہے اس بارے دو آراء ہرگز نہیں، اہل اسلام کا المیہ یہ ہے کہ صدیوں سے قیادت سیادت کے نام پر ان کے وسائل، حکمرانی اور پیشوائی پر وہ طبقات قابض ہیں جو اپنے عوام سے برابری کا کوئی تعلق رکھنا چاہتے ہیں نہ انہیں ان کے مسائل سے دلچسپی ہے۔

اسلام نے حاکمیت کا جو تصور پیش کیا وہ خالصتاً خدمت خلق کی بنیاد پر ہے لیکن خدمت خلق کی بنیاد پر حاکمیت کا عرصہ بہت مختصر رہا مقابلتاً عوام کا استحصال کرنے اور ظلم و تشدد کو روا رکھنے والوں کی حکمرانی کا دور بہت طویل ہے آج بھی مسلمان ممالک میں تقریباً ایسی ہی صورتحال ہے، حکومت الٰہیہ کا جو تصور انقلاب محمدؐ نے متعارف کروایا مسلمان حکمرانوں نے اسے پس پشت ڈال دیا ہے، ثانیاً یہ بھی حقیقت ہے کہ اسلامی دنیا کے حکمرانوں کی اکثریت اتحاد امت اپنے وسائل اور رحمت خداوندی پر بھروسہ کرنے کی بجائے عالمی استکبار کی خوشنودی کو مقدم خیال کرتے ہیں سرد جنگ کے زمانہ میں دنیا دو کیمپوں میں بٹی ہوئی تھی تو مسلمان ممالک کی حکومتیں بھی عالمی سیاست کی اس دھڑے بندیوں کا حصہ تھیں افغانستان پر سوویت یونین کے قبضے کے بعد امریکہ اپنے طویل المدت منصوبوں کی تکمیل کے لئے عالم اسلام اور بالخصوص افغان مسلمانوں کا ہمدرد بن

کر میدان میں آیا لیکن سرد جنگ کے خاتمے (جو سوویت یونین کے بکھرنے پر ہوا) کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے مسلمانوں کو عالمی امن و ترقی کے دشمن کے طور پر پیش کر کے ساری طاقت مسلمانوں کو کچلنے اور ان کے وسائل پر قبضہ کرنے کے لئے جھونک دی افغانستان اور پھر عراق پر امریکی قبضہ انہی طویل المدت منصوبوں کا حصہ ہے جن پر عمل کے لئے 1980ء کی دہائی کے آخر پر امریکہ مسلم دنیا کا ہمدرد بن کر سامنے آیا تھا عالمی سیاست واقتصادیات کا ادراک رکھنے والا ایک عام طالب علم بھی اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ عالمی بالادستی کا امریکی منصوبہ (نیو ورلڈ آرڈر) درحقیقت مسلمان ممالک کے وسائل کو ہڑپ کرنے اور مسلمانوں کو دوسرے درجہ کی مخلوق بنا کر رکھنے کے لئے ہے تاکہ یہود و نصاریٰ کی عالمی بالادستی کو کوئی چیلنج درپیش نہ ہو بارو گر عرض ہے کہ سوویت یونین کے زمانہ میں سرمایہ دارانہ نظام کے محافظین کو مسلمانوں سے اتحاد یا ان سے ہمدردی جتانا محض سوویت اشتراکیت اور شکست دینے کے لئے تھا اس مقصد کے حاصل ہوتے ہی مسلمانوں کو امن اور انسانیت کے لئے خطرہ قرار دے کر حیلوں بہانوں سے مسلمان حکومتوں کا خاتمہ اور مسلمان ممالک پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا قبضہ اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

ستم یہ ہے کہ مسلمانوں اور مسلمان حکمرانوں کی اکثریت امریکی استعمار کی کھلی جارحیت کے باوجود اس کے عزائم سے چشم پوشی برتے ہوئے ہے۔ایسا کیوں ہے؟۔اس سوال کا جواب درون سینہ راز نہیں جو سمجھ میں نہ آسکتا ہو، ثالثاً یہ امر بھی قابل غور ہے کہ مسلمان ممالک میں عوام کے حق حاکمیت (جو حکومت الٰہیہ کے تحت قائم نظام کی ہی ایک صورت ہے) کی پامالی کا سلسلہ زور و شور سے جاری ہے مشرق و مغرب کی اسلامی دنیا میں ایک آدھ ملک کے سوا تقریباً سبھی مسلمان حکومتیں امریکہ اور اس کے سامراجی عزائم رکھنے والے اتحادیوں کی ناراضگی کا خطرہ مول لینے پر تیار نہیں، یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جو اس امر کی وضاحت کر دیتا ہے کہ جو مسلمان حکمران اور قائدین محض اقتدار اور قیادت کے لئے استعماری طاقتوں کو ناراض کرنے کا خطرہ مول لینے

پر تیار شدہ ہوں وہ اپنے لوگوں کی اس فکری بنیاد پر رہنمائی وتربیت کیونکر کرسکتے ہیں ؟ جو عالمگیر انقلاب اسلامی کی بنیاد بن سکے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ عالمگیر انقلاب اسلامی بہر طور اس وقت قائم ہوگا جب امام مہدیؑ ظہور فرمائیں گے رہا سوال یہ کہ آپؑ کا ظہور کب ہوگا؟ تو اس ضمن میں دو باتیں اہم ہیں اور یہ کہ استعماری طاقت پوری دنیا پر اپنا تسلط قائم کرے گی اور ثانیاً یہ کہ مسلمانوں اور دوسری مظلوم اقوام کی دادرسی کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ سمجھنے میں آسانی ہوجاتی ہے کہ دنیا اس وقت کی طرف بڑھ رہی ہے جب ظہور امامؑ ہونا ہے زیادہ سہل انداز میں معاملے کو سمجھنے کے لئے حضرت امام جعفر صادقؑ کی بیان کردہ ان پانچ نشانیوں پر غور کیجیے جنہیں آپؑ نے قائم آل محمدؐ کے قیام سے پہلے کی نشانیاں قرار دیا ہے۔

(اولاً) یمانی کا خروج (ثانیاً) سفیانی کا خروج (ثالثاً) آسمان سے نداء دینے کی آواز (رابعاً) بیداء نامی زمین کا دھنس جانا اور (پنجم) نفس ذکیہ کا قتل ہونا۔

ان نشانیوں میں سے ہر ایک نشانی کا تیزی سے بدلتے حالات، استعماری طاقتوں کے بڑھتے ہوئے مظالم مسلمان ممالک پر عالمی بالادستی کا منصوبہ رکھنے والوں کے قبضے کا سلسلہ اور دوسرے ابتر معاملات قرب ظہور کی نشانیوں کی تصدیق کرتے ہیں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ استعماری طاقتیں اور اس کے حواری جس طرح مسلمانوں کے قتل عام میں مصروف ہیں یہ سلسلہ رکتا دکھائی نہیں دیتا، انصاف اور امن کے قیام کے نام پر انصاف اور امن کا قتل، نفسا نفسی کا دور دورہ ہے، اسی طرح عالم گیر انقلاب اسلامی کے قیام سے پہلے جن ممالک بالخصوص شام، مصر، لبنان، حجاز مقدس، عراق و یمن اور دوسرے علاقوں میں ابتر حالات کی نشاندہی کی گئی ہے یہ سمجھ نہ آنے والی نشانیاں ہرگز نہیں ہیں۔

استاد مکرم حجۃ الاسلام علامہ سید افتخار حسین نقوی قبلہ ''ظہور امامؑ سے چھ ماہ پہلے'' نامی کتاب کا اردو میں ترجمہ کرکے حق انتظار واطاعت سے عہدہ برآ ہوئے ہیں لیکن یہ امر بھی

بجا طور پر درست ہے کہ اس کتاب کی اشاعت سے صاحبان فہم کے ساتھ ساتھ ناخواندہ طبقہ بھی استفادہ کر سکے گا، آج کے حالات میں ضرورت ہی اس بات کی ہے کہ مسلم امہ کی اس راہ حق کی سمت راہنمائی کی جائے جس کی منزل خورشید امامت کا ظہور ہے، یہ خاکسار اپنے ذی وقار استاد مکرم! کے حکم پر ہی یہ سطور لکھ دیا ہے، تعمیل حکم کا حق کس طور وارد ہوا اس بارے کچھ عرض کرنا ممکن نہیں ماسوائے اس کے کہ عالمگیر انقلاب اسلامی کے تعارف کے لئے لکھی ان سطور کو اپنے نامہ اعمال کا قابل فخر حصہ خیال کرتا ہوں امید واثق ہے کہ بوقت ضرورت یہ کام آئے گا۔

سید حیدر جاوید

کالم نگار روزنامہ ''مشرق'' پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

السلام علیک یا مولای یا صاحب الزمان کن عونالی

اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم والعن اعدائھم

عرض ناشر:

آخری زمانہ کی خبریں، انبیاء کی پیشین گوئیاں، اولیاء اور مقدس لوگوں کے بیانات یا بہت سارے غیب دانی کے دعویداروں کے اظہارات، پروہتوں، مہنتوں، راہبوں، خلوت نشینوں کے خوابوں کی داستانوں، بلکہ بے سند گھڑی ہوئی کہانیوں اور کہاوتوں کا تذکرہ ہر دور میں اور ہر قوم کے ہاں، بلاتفریق مذہب اور مکتب...... ایک اہم موضوع رہا ہے اور اقوام وملل کی تاریخ کے ایک بہت بڑے حصہ کو اس چیز نے اپنے ساتھ مختص کرلیا ہے...... یہ بات ایک طرف تو عمومی پریشانی کو بیان کررہی ہے اور دوسری طرف ایک بات پر سب کے اتفاق کی نشاندہی ہے کہ سب لوگ اپنے اپنے خیالات، عقائد اور نظریات کے تناظر میں آخری زمانہ میں ایک نجی موعود کے ظہور کی انتظار میں وقت گزار رہے ہیں جو آکر تمام احوال اور مشکلات کی اصلاح کرڈے گا۔

اسلامی روایات بالخصوص شیعہ ذرائع سے بیان کردہ روایات کے ضمن میں ''جو معصومین (علیہم السلام) کے ارشادات ہیں'' ان میں زمین پر انسانی زندگی کی تاریخ کے اس اہم موڑ، خاص مرحلہ اور حصہ کی اہمیت سے پردہ اٹھایا گیا ہے، اس مسئلہ پر مسلمانوں کی خصوصی توجہ اور اس مسئلہ کی یادآوری اسکی اہمیت کو بیان کرتی ہیں...... اسلامی کتب میں ایسی خبریں مسلمانوں کو بتارہی ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں مکمل ہوشیار رہیں، مکمل آمادگی کے ساتھ انتظار کریں اور اس زمانہ کے بارے میں معلومات بھی حاصل کریں کہ کیا ہونے والا ہے اور ہمیں اس سلسلے میں کیا کرنا ہے؟

یہ روایات مسلمان سے کہہ رہی ہیں کہ وہ اپنے تمام تعلقات، روابط، ہر قسمی تقریبات اور مناسبات میں چاہے وہ انفرادی ہوں یا اجتماعی سیاسی ہوں یا رفاہی سب کو اس طرح منظم کریں کہ جو اس دور کے حالات سے مناسبت رکھتی ہوں تا کہ اس طرح اس دور کے فتنوں سے نجات حاصل کرسکیں،

بہت سارے محققین اور دانشوروں نے مختلف اقوام وملل سے آخری زمانہ کی خبروں کو جمع کرنے اور ان کو ترتیب وار مرتب کرنے پر توجہ دی ہے تا کہ ان بیانات سے منجی بشریت کی آمد سے قبل کے سالوں بلکہ مہینوں کے متعلق حالات کی واضح اور روشن تصویر کشی ہو سکے۔

اس کتاب کا ترجمہ عربی سے فارسی زبان میں کیا گیا (ہم نے اسی کا ترجمہ اردو میں کر دیا ہے البتہ اردو ترجمہ فارسی متن سے کیا گیا ہے) اس کتاب کا نام " الفجر المقدس المهدی وارهاصات اليوم الموعود' ہے، جو ایک شیعی محقق، دانشور جناب مجتبیٰ السادہ کی تالیف ہے جسے ''ظہور امامؑ سے چھ ماہ پہلے'' کے عنوان سے شائع کیا جا رہا ہے، جناب مجتبیٰ السادہ نے آخری زمانہ سے متعلق روایات واحادیث اور اس دور کے واقعات کا بڑی محنت سے مطالعہ کیا ہے اور وہ اس کوشش میں کامیاب ہوئے ہیں کہ ایک ایسا اثر اور نشان معاشرہ کے درمیان اپنی کاوش سے چھوڑ دیں جس میں حضرت موعود امام مہدی (ع) کے ظہور سے قبل کے چھ ماہ میں جو حالات درپیش ہوں گے اور جو کچھ رونما ہو گا، اس کی واضح تصویر کشی ہو جائے۔

ظہور کا وقت معین نہیں کیا جا رہا

یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ اس کتاب میں حضرت امام مہدی موعود (علیہ السلام) کے ظہور کا وقت معین نہیں کیا جا رہا بلکہ تمام قارئین کو آخری سال کے واقعات وحالات سے آگہی دی جا رہی ہے کہ جس سال میں حضرت مہدی (علیہ السلام) موعود کا ظہور پرنور ہونے کا امکان ہے، اس سال کے حالات بیان کرنا مقصود ہے بالخصوص اس سال کے آخری چھ ماہ میں جو کچھ ہو گا اسے بیان کیا گیا ہے اور کوئی بھی بات بے سند، بلا دلیل اور بغیر حوالہ کے بیان نہیں کی، جو کچھ ہماری روایات میں موجود ہے اُسے ایک منظم اور مرتب انداز سے تاریخ وار بیان کر دیا ہے، اس ناچیز کاوش کو حضرت ولی العصر (ع) کی مقدس بارگاہ میں ہدیہ کے طور پر پیش کرتے ہیں نیز ''جناب محمود مطہری نیا'' کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس انتہائی قیمتی سرمایہ کو عربی زبان سے فارسی میں منتقل کیا ہے توقع ہے کہ انکی یہ کتاب انکے دوسرے قلمی آثار کی اشاعت کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

پیش گفتار از مؤلف

ہم اور ظہور کی نشانیاں

ہم روزانہ بہت سے واقعات کو رونما ہوتا دیکھ رہے ہیں اور متفرق اور متضاد خبریں سنتے ہیں، ایک خبر میں ہوتا ہے کہ فلاں شہر غرق آب ہو گیا دوسری خبر میں ہوتا ہے کہ فلاں علاقے میں طوفان آ گیا، کسی خبر میں ہوتا ہے فلاں ملک میں فوجی انقلاب آ گیا اور فلاں حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا، کبھی یہ خبر پڑھتے ہیں کہ فلاں فلاں ممالک کے درمیان شدید جنگ چھڑ گئی ہے، فلاں جگہ جہاز تباہ ہو گیا ہے، اتنے مسافر ہلاک ہو گئے ہیں اور بغیر وقفہ کے روزانہ روئے زمین پر اس قسم کے واقعات و حادثات رونما ہو رہے ہیں جن سب کے ہم شاہد و گواہ ہیں لوگ ان ساری خبروں، اطلاعات اور معلومات کو اگر خود بخود نہ بھلا سکیں تو ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ان سب کو بھلا دیں۔

ایک سوال؟

کیا کبھی ہم نے اپنے آپ سے یہ سوال کیا ہے کہ یہ سارے حالات و واقعات جو روزانہ ہمیں سننے اور پڑھنے کو مل رہے ہیں شاید ان میں کچھ ایسے بھی ہوں جو حضرت امام مہدی (ع) کے ظہور کے زمانہ کے نزدیک ہونے کی خبر دے رہے ہوں۔

ظہور سے کیا مراد ہے؟

شاید بہت سے قارئین ایسے ہونگے جو اس بات سے بھی آگاہ نہیں کہ ظہور سے کیا مراد ہے؟ کیونکہ انہوں نے آج تک اس بارے کچھ سنا ہی نہیں ہے اور نہ ہی خود کبھی اس قسم کے مطالب کو جاننے کی کوشش کی ہے، اسی وجہ سے روزمرہ کی خبریں جب وہ پڑھتے ہیں اور نئے نئے واقعات ان کے سامنے رونما ہوتے ہیں وہ ان سب واقعات و حالات سے بے توجہی سے گزر جاتے ہیں گویا کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں اور بعض دوسرے افراد جب ایسے واقعات کا مشاہدہ کرتے ہیں تو وہ مبہوت ہو کر یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد حیران ہو کر رہ جاتے ہیں اور خود سے سوال کرتے ہیں کہ یہ

سب کچھ کیا ہو رہا ہے؟ کیونکہ وہ ذہنی طور پر صرف شک ہی میں مبتلا ہوتے ہیں۔

ہماری کوشش:

اس بے خبری کے عالم میں ہم نے کوشش کی ہے کہ جس قدر ہو سکتا ہے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کی نشانیوں کے متعلق ابہام سے پردہ ہٹا دیں اور اس مطلب کو ایک نئی شکل اور نئے انداز سے پیش کریں، تا کہ ہر مومن منتظر دین پوری دنیا میں روزمرہ رونما ہونے والے حادثات اور واقعات کو بڑی دقت سے دیکھے اور ان کے وقوع پذیر ہونے کی تواریخ کو سامنے رکھے اور اس طرح حضرت امام مہدی (ع) کی آمد کیلئے اپنی نگاہِ انتظار تیز کرے اور دوسرے واقعات کے رونما ہونے کا منتظر ہو جو آپؑ کے ظہور سے مربوط ہیں۔

ظہور کی نشانیوں کی تقسیم

بہت سارے مصنفین و مولفین نے ظہور کی نشانیوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ حتمی نشانیاں ۲۔ غیر حتمی نشانیاں

وہ اس بارے تفصیلی بحث کرتے ہیں اور بعض نے فقط اجمالی طور پر ان نشانیوں کا تذکرہ کیا ہے۔

آج کی ضرورت

موجودہ زمانہ میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر شخص اس قابل ہو کہ وہ عالمی سطح پر رونما ہونے والے واقعات کے تناظر میں حضرت امام مہدی (ع) کی آمد کا منتظر رہے، ان واقعات و حادثات کا تجزیہ و تحلیل بھی کر سکے تا کہ ان واقعات کے رونما ہونے کیساتھ ہی اگر کچھ افراد مہدی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر دیں تو اس وجہ سے وہ پریشان نہ ہوں اور حیرانگی کے عالم میں جادہ حق سے منحرف نہ ہو جائیں۔

موجودہ کتاب

اس کتاب میں حتمی نشانیوں کو آخری حصہ میں بیان کیا جائے گا اور وہ بھی حضرت امام

مہدی(ع) کے ظہور سے پہلے والے سال کے آخری چھ ماہ میں "جو واقعات رونما ہونے ہیں" ان کو بیان کیا گیا ہے، ہم نے حضرت امام مہدی(ع) کے ظہور پرنور سے پہلے چھ ماہ میں جو واقعات پے در پے رونما ہونے ہیں ان کو بیان کرنے کے واسطے ان احادیث کا سہارا لیا ہے جن میں خاص تاریخ کا ذکر ہوا ہے اس طرح کہ اس میں دنوں، مہینوں اور سالوں کا ذکر تک موجود ہے۔۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم نے ان تمام حتمی علائم اور نشانیوں کو اس کتاب میں اکٹھا کر دیا ہے۔

ضروری تذکرہ

یہ بات ذہن نشین رہے کہ ظہور کی بہت ساری نشانیاں ایسی بیان ہوئی ہیں جو خاص وقت اور زمانہ کی نشاندہی نہیں کرتیں اس وجہ سے ایسی نشانیوں کو اس کتاب میں درج نہیں کیا گیا اور کچھ علامات جن کا بیان کرنا ضروری سمجھا گیا ہے لیکن وہ نشانیاں ظہور کے سال سے قبل کے حالات کو بیان کرتی ہیں ہم نے انہیں بھی اصل بحث میں وارد ہونے سے پہلے، پہلے باب میں بیان کر دیا ہے۔

باب اول

عصرِ غیبت اور ظہور سے پہلے کے واقعات

- ☆ ظہور کی انواع واقسام
- ☆ ظہور سے قبل کے عجائبات اور حیران کن مناظر
- ☆ انسانی تاریخ میں متحقق شدہ پیشین گوئیاں

ظہور کی انواع و اقسام

ظہور کی انواع واقسام

جس طرح حضرت ولی عصر (ع) کی غیبت کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ا۔غیبت صغریٰ ۲۔غیبت کبریٰ

اسی طرح حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور پر نور کو بھی دو پہلوؤں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

ا۔ظہور اصغر ۲۔ظہور اکبر

غیبت صغریٰ کا زمانہ

غیبت صغریٰ اس زمانہ میں پیش ہوئی جب شیعہ عرصہ دراز سے براہ راست اپنے زمانہ کے امامؑ سے مربوط تھے ان کے اذہان میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ انسان اپنے زمانہ کے امام سے براہ راست رابطہ میں نہ رہے، لہٰذا غیبت کی بحث قبول کرنے کیلئے آمادگی ان میں موجود نہ تھی کیونکہ وہ اس بات کا ادراک نہیں رکھتے تھے کہ امام زمانہؑ کی عدم موجودگی میں وہ کس طرح متحد رہیں گے؟ شیعہ یہ سمجھتے تھے کہ ان کی وحدت کا راز امام زمانہؑ سے شیعوں کا براہ راست رابطہ میں ہونا ہے، اس لئے وہ غیبت امامؑ کی بحث کو قبول کرنے کے لئے آمادہ نہ تھے۔

اور دوسری بات ان ادوار میں یہ بھی تھی کہ جب امام زمانہؑ سے براہ راست رابطہ نہ ہو سکے گا تو اس صورت میں دینی مسائل اور شرعی احکام کا استخراج اور استنباط کیلئے کیا جائے گا؟ کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ اگر امام زمانہؑ کی غیبت ہوگی تو پھر شرعی احکام اور دینی مسائل انہیں از خود معلوم کرنے ہوں گے، اس کے علاوہ دسیوں اور مسائل بھی تھے جو شیعوں کو اپنے زمانہ کے امامؑ کی طرف متوجہ کرتے تھے اور وہ اپنے موجود و ظاہر امامؑ سے رابطہ میں رہتے تھے، جبکہ غیبت کے زمانہ میں ان کی اس مرکز سے دسترس نہ رہتی یہ عمومی سطح پر ایک تصور تھا۔

شیعوں کوغیبت آشنا بنانے کیلئے اقدام

اسی تناظر میں شیعوں کو غیبت کے دورانیہ سے مانوس کرنے اورانہیں اس بات کا عادی بنانے کے لئے کہ غیبت امامؑ میں بھی مسائل حل ہو سکتے ہیں، غیبت صغریٰ کا زمانہ پیش آتا ہے، جبکہ غیبت صغریٰ سے پہلے دسویں اور گیارھوں امام کے زمانوں میں بھی شیعوں کیلئے اپنے ان دو آئمہؑ سے آسانی سے رابطہ نہ ہوسکتا تھا، کافی ساری اس وقت کے ماحول سے متعلق مشکلات تھیں اور خود آئمہؑ بھی یہ جانتے تھے کہ شیعہ آہستہ آہستہ بارہویں امام کے حوالے سے ''جو طے شدہ غیبت ہے'' ذہنی طور پر تیار ہو جائیں اور اس کیلئے اپنے اندر آمادگی پیدا کرلیں، بالخصوص گیارہویں امام کے دور میں تو بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ امام (علیہ السلام) پردہ میں بیٹھ کر مومنین کے سوالات کے جوابات دیتے اور زیادہ تر شیعوں کے مسائل اور معاملات کو پوری دنیا میں متعین شدہ اپنے وکلاء اور نمائندگان کے ذریعہ حل کرتے تھے، اس طرح آپ شیعوں کو ایک نئے دور کیلئے آمادہ کررہے تھے تاکہ اچانک ایک نئے سسٹم سے انہیں سامنا نہ کرنا پڑے بلکہ اس سسٹم سے جو کہ تنظیم وکلاء کا تھا وہ اس نظام سے مانوس ہو جائیں اس طرح پھر اگلے مرحلہ کیلئے آمادہ ہو جائیں۔

بہر حال ان حالات میں غیبت صغریٰ کا آغاز ہوتا ہے، اگرچہ غیبت صغریٰ میں ہر شیعہ کے لئے اپنے زمانہ کے امام (علیہ السلام) سے رابطہ کرنے کا امکان نہ تھا، امام اور شیعوں کے درمیان چار نائبین اور خصوصی وکلاء اور خاص نمائندگان واسطہ تھے۔ لیکن ان کے رابطہ سے شیعہ اپنے امامؑ سے رابطہ میں تھے . (ان ہی نائبین کے دور میں ''تنظیم وکلاء امام'' بہت ہی سرگرم تھی اور اس کا دائرہ بہت ہی وسیع کردیا گیا، بالترتیب چار خصوصی نائبین نے شیعوں کے ساتھ رابطہ رکھنے اور ان تک امام زمانہؑ کے پیغامات پہنچانے اور انکے مسائل کو حل کرنے کیلئے، اپنی جانب سے، امامؑ کی اجازت سے، ہر علاقہ میں بااعتماد وکلاء کا تعین فرما کر درپیش تمام معاملات کو بہت ہی منظم انداز اور پوری رازداری سے انجام دے رہے تھے۔

یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ شیعوں کو اچانک ایک نئی صورتحال کا سامنا نہ کرنا پڑے اور وہ

پریشان نہ ہوجائیں۔ غیبت صغریٰ کا عرصہ جو کہ ستر سال پر محیط تھا اس طویل عرصہ میں شیعوں کے لئے امام زمانہؑ کی غیبت کا مسئلہ واضح ہو چکا تھا اور وہ ذہنی طور پر اسے قبول کرنے کے واسطے آمادہ ہو چکے تھے اور اس طرح غیبت صغریٰ، غیبت کبریٰ کے لئے مقدمہ اور تمہید کا کام کر گئی اور غیبت کبریٰ کی وجہ سے شیعوں کو کسی قسم کی پریشانی اور حیرانگی کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ غیبت کبریٰ کیلئے امام (علیہ السلام) نے جو نیا نظام دیا اسے شیعوں نے آسانی سے قبول کر لیا اور وہی نظام آپ کے ظہور تک جاری رہنا ہے اور وہ نظام، نظام مرجعیت ہے، "تنظیم وکلاء امامؑ" کی جگہ "تنظیم فقہاء اسلام" نے لے لی اور فقہاء ہی ہر زمانہ میں شیعوں کے مسائل حل کرنے کے ذمہ دار رہے اور فقہاء کی بات اور ان کے فیصلہ کو اپنے زمانہ کے امام کا فیصلہ سمجھ کر شیعوں نے قبول کیا اور یہی بات شیعوں میں وحدت کا ذریعہ ہر دور میں رہی اور اب بھی ہے، جس کا اعتراف آج کے دشمنوں کو بھی ہے، جس کا عملی مظاہرہ ایران کے انقلاب اور اس وقت عراق کے حالات میں ہو چکا ہے اور سابقہ ادوار میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں۔

ظہور کی دو شکلیں

یہ بات بہت ہی طبیعی اور بالکل فطری ہے کہ جس طرح غیبت دو مرحلوں میں ہوئی اور ایک عرصہ غیبت صغریٰ قرار پایا اور دوسرا غیبت کبریٰ قرار پایا جو کہ اب تک جاری ہے، یہ اس لئے تھا کہ لوگ پہلی غیبت کے دوران غیبت کے معنی، مفہوم سے بھی واقف ہو جائیں اور اپنے امامؑ کے غائب ہونے سے مایوس نہ ہو جائیں اسی طرح ظہور بھی...... ظہور اصغر اور ظہور اکبر (فجر مقدس) میں تقسیم ہوتا ہے، عصر ظہور اصغر میں، اگرچہ لوگ اپنے امام کی زیارت اور ملاقات سے تو مشرف نہ ہوں گے اور امامؑ کی حضوری سے بھی مستفید نہ ہو سکیں گے البتہ وہ اس دوران ایسے حالات و حادثات و واقعات کا مشاہدہ کریں گے جو کہ ظہور اکبر کے مقدمات سے قرار پائیں گے اور وہ خود بھی اور دوسرے لوگوں کو بھی اس زمانہ میں زندگی گزارنے کیلئے آمادہ اور تیار کریں گے۔

ظہور کی اقسام کے بارے میں روایات

ظہور کی اس تقسیم کی تائید بعض روایات سے ہوتی ہے، کچھ روایات میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کو "خورشید تاباں" سے شباہت دی گئی ہے، ہم یہ بات جانتے ہیں کہ خورشید کے غروب ہونے کے بعد کچھ وقت تک سورج کی شعائیں موجود رہتی ہیں، اسکے بعد رات کی تاریکی پورے آسمان کو گھیر لیتی ہے، اسی طرح طلوع آفتاب بھی فوری نمودار نہیں ہوتا بلکہ جب اذان صبح کا وقت ہو جاتا ہے تو فضاء آہستہ آہستہ اور تدریجی طور پر روشن ہوتی جاتی ہے اور آسمان سے تاریکی چھٹنا شروع ہوتی ہے اور ان شعاعوں کے ظہور کے بعد خود آفتاب آسمان پر ظاہر ہو جاتا ہے۔

حضرت امام مہدیؑ بھی تو آسمان امامت کے آفتاب تاباں ہیں، چمکتے دمکتے سورج کی مانند ہیں، طبیعی ہے کہ قبل اس کے کہ آپ کا مقدس وجود سب پر ظاہر اور آشکار ہو جائے اور سب کیلئے آپ کی پہچان ممکن ہو اور سب لوگ آپ کو اپنی آنکھوں سے محسوس کریں، للہذا بڑا مناسب ہے کہ آپ کیلئے بھی ایک ظہور اصغر ہو... کہ ظہور اصغر کا زمانہ اور اس دوران کے حالات، ظہور اکبر کے واسطے مقدمہ بنیں۔

غیبت صغریٰ اور ظہور اصغر کے درمیان فرق

البتہ یہ توقع ہرگز نہ ہونی چاہیے کہ ظہور اصغر کے شرائط اور حالات غیبت صغریٰ جیسے ہوں گے جس طرح آفتاب غروب ہونے کے بعد والے حالات اور آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے کے حالات مساوی اور یکساں نہیں ہوتے اسی طرح غیبت صغریٰ اور ظہور اصغر کے حالات بھی یکساں اور مساوی نہیں ہیں۔

ظہور اصغر سے متعلق حالات و واقعات

بعض مسائل اور حالات جو ظہور اصغر کے زمانہ میں پیش آسکتے ہیں

۱۔ شعور، ادراک اور علم کی عمومی سطح بلند ہو جائے گی، اس زمانہ میں انسان حیرت انگیز انکشافات کرے گا، محیر العقول واقعات رونما ہوں گے۔

اس بات کا مشاہدہ آج ہم کر رہے ہیں آپ غور کریں دو صدی قبل کا انسان جو حیوانات پر سوار ہو کر اور دور دراز کے فاصلے طے کرتا تھا آج وہ گاڑیوں، کاروں، موٹر سائیکلوں، ہوائی جہازوں، طیاروں، جیٹ طیاروں، اپالو، چاند گاڑیوں پر سفر کرتا نظر آرہا ہے اور ہر روز نئی ایجادات سامنے آرہی ہیں۔

الیکٹرانک میڈیا، ٹیلیفون، ٹیلی کام، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، ای میل، انٹرنیٹ وغیرہ باہمی رابطے کے لئے ہر روز جدید ترین وسائل سامنے آرہے ہیں جس کا گذشتہ صدیوں کے انسانوں نے سوچا تک نہ تھا، تیل، پٹرول، ڈیزل، معدنیات کی متعدد اقسام کا استخراج ہو چکا ہے ان سب کو انسان اپنے استعمال میں لا چکا ہے، غرض زمین کے پوشیدہ خزانوں کو انسان نکال کر اپنے استعمال میں لا چکا ہے یہ سب تبدیلیاں، انقلابات، ترقی کے وسائل اس قدر زیادہ ہیں کہ انیسویں صدی سے قبل کے انسان نے صدیوں پر محیط اپنی طویل زندگی میں جتنی ترقی کی ہے اس سارے دورانیے سے کہیں زیادہ اس مختصر عرصہ میں ترقی کی منزلیں اس نے طے کرلی ہیں اور یہ سفر بہت ہی تیزی سے آگے کی طرف بڑھ رہا ہے۔

آج کی حیرت انگیز ترقی ظہور امامؑ کا مقدمہ

ہم اس حیرت انگیز ترقی اور اس تبدیلی کو حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کیلئے مقدمہ شمار کرتے ہیں یہ حقیقی اور سائنسی ترقی سب کی سب اسی راستہ میں ہے کیونکہ یہ سب حضرتؑ کے سامنے سر تسلیم خم کردیں گے یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کو اللہ

کی طرف سے جو عنایات ملی ہیں اور جو کچھ ان کے اختیار میں دیا ہے اس سب کو اس دور کا انسان کر سکے اور سمجھ لے جیسے روایات میں ہے کہ آپؑ کے ناصران پلک جھپکنے کی دیر میں مشرق سے مغرب تک پہنچ جائیں گے رات کو اپنے بستر پر ہوں گے، اور وہ صبح حضرتؑ کی خدمت میں ہوں گے۔ (حوالہ الغیبۃ نعمانی ص ۲۶۳ کمال الدین وتمام النعمۃ ص ۶۰۲ سورہ بقرہ کی آیت ۱۴۸ "ما تکونوا یأت بکم اللہ" کی تفسیر)

یہ سب کچھ ہونا ہے جو انسانی طاقت سے بڑھ کر ہوگا لیکن آپؑ کے ظہور سے پہلے انسان اس قدر صنعتی اور سائنسی ترقی کر چکا ہوگا کہ اس کیلئے یہ سب کچھ سمجھنا آسان ہوگا اسی وجہ سے وہ ان کمالات کو حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپؑ کے انصار میں دیکھ کر فوراً سر تسلیم خم کر لے گا اور آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کرے گا اسکے پاس آپؑ کے انکار کا جواز نہ ہوگا۔

ہر زمانہ کی مناسبت سے معجزہ

یہ بات مشہور ہے کہ انبیاء کے معجزات اور آئمہ (علیہم السلام) کی کرامات حتمی طور پر جس زمانہ میں وہ زندگی گذار رہے ہوتے ہیں اس دوران جو علوم وفنون رائج ہوتے ہیں اس کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔

جب امام مہدی (علیہ السلام) ظہور فرمائیں گے تو اس زمانہ میں ٹیکنالوجی، فنون، سائنسی علوم، اسلحہ سازی کی صنعت، ذرائع مواصلات، الیکٹرانک میڈیا، ذرائع ابلاغ، اس قدر ترقی کر چکے ہوں گے، انسان فضائی کشتیوں کے ذریعہ مریخ پر قدم رکھ چکا ہے آج تک مختلف قسم کی ایجادات کر چکا ہے۔ اس زمانہ کے انسان جو انٹرنیٹ سے مانوس ہوں گے یا اور ارتباطی وسائل جو اس وقت تک ایجاد ہو چکے ہونگے، دور ترین خط سے بات کر سکیں گے اس وقت حضرت مہدیؑ کیلئے معجزہ اور کرامت یہ ہوگی کہ مادی وسائل کے بغیر اپنی گفتگو کو زمین کے تمام باشندوں تک پہنچا دیں گے زمین پر رہنے والا ہر شخص اپنی اپنی زبان میں آپ کے خطاب کو سمجھ لے گا جیسا کے روایات میں ہے۔ ظاہر ہے جب ایسا ہوگا تو یہ ترقی یافتہ انسان خود بخود اس معجزہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دے گا اور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی عظمت کو تسلیم کر لے گا اور انھیں الٰہی نمائندہ کے طور

پڑھانے کیلئے مجبور ہوگا۔

ظاہری وسائل کے بغیر آواز کا ہر جگہ پہنچنا

اس بارے روایت ملاحظہ ہو، امام محمد باقر (علیہ السلام) سے روایت ہے کہ "ماہ رمضان میں ایک آواز آئے گی ..... کیونکہ ماہ رمضان اللہ کا مہینہ ہے اور یہ آواز جبرئیلؑ کی ہوگی پھر امامؑ نے فرمایا آسمان سے آواز دینے والا قائمؑ کے نام سے پکارے گا، اس آواز کو مشرق سے لے کر مغرب تک کا ہر انسان سنے گا، اس آواز کو سن کر ..... چاہے سویا ہوا ہوگا ..... تو وہ جاگ جائے گا، جو کھڑا ہوگا وہ اس آواز کے سنتے ہی بیٹھ جائے گا اور جو بیٹھا ہوگا وہ اس آواز کے آنے سے اٹھ کر کھڑا ہوگا اور یہ سب کچھ اچانک اس آواز کے سننے سے گھبراہٹ کی وجہ سے ایسا ہوگا" پس اللہ کی ان پر رحمت ہو جو اس آواز کو معتبر سمجھ کر لبیک کہیں گے کیونکہ یہ آواز جبرائیل امین کی ہوگی۔

(ملاحظہ ہو الغیبہ نعمانی ص ۲۷۰، الغیبۃ شیخ طوسی ص ۲۷۴)

یقینی بات ہے کہ جن مفکرین، دانشوروں اور سائنس دانوں نے فضاء میں سیارے چھوڑے ہیں، چاند پر جانے کے لئے مخصوص طیارے بنائے ہیں، باہمی ارتباطات کیلئے حیرت انگیز ذرائع و وسائل تیار کئے ہیں جب وہ دیکھیں گے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپؑ کے انصار آمد و رفت کیلئے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے بلکہ زمین سے دوسرے کرات پر جانے کے واسطے، سائنسی دور کے تیار کردہ وسائل کو استعمال نہیں کر رہے بلکہ بادلوں کو استعمال کر رہے ہیں یا ویسے ہی بغیر کسی ظاہری وسیلہ کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں تو ان کیلئے حضرت امام مہدیؑ (علیہ السلام) کی امامت کو تسلیم کرنا آسان ہوگا کیونکہ وہ ان حالات سے یہ سمجھ جائیں گے کہ اس ہستی کا تعلق اللہ تعالیٰ کی غیبی طاقت سے ہے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی روایت میں ملتا ہے کہ "جب امامؑ اذان دیں گے تو آپ اللہ تعالیٰ کو عبرانی نام سے پکاریں گے، آپؑ کے تین سو تیرہ اصحاب مختلف جگہوں سے اس طرح جمع ہونگے، جس طرح موسم خزاں میں بادل کی ٹکڑیاں ایک جگہ پر اکٹھی ہو جاتی ہیں اور سب کے سب پرچم دار ہوں گے (جو مختلف

علاقوں کے کمانڈر ہو نگے) کچھ تو وہ ہو نگے جورات کو اپنے بستر پر ہو نگے صبح کو مکہ میں ہو نگے، کچھ دن کے وقت بادل پر سفر کریں گے انکا نام، انکے باپ کا نام، انکی تصویر، ان کا شجرہ نسب سب معلوم ہوگا.... راوی کہتا ہے کہ میں نے سوال کیا کہ ان میں اعمال کے لحاظ سے زیادہ مضبوط کونسا گروہ ہوگا؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ! وہ جو دن کے وقت بادل پر سوار ہو کر جائیں گے جبکہ وہ اچانک نظروں سے مفقود ہو جائیں گے... قرآن مجید کی یہ آیت انکی شان میں ہے. "اینما تکونوا یات بکم الله جمیعا" (بقرہ ۱۴۸) "جہاں بھی تم موجود ہو گے اللہ تم سب کو لے آئے گا"۔

(الغیبۃ النعمانی ص ۲۴۱ کمال الدین وتمام النعمۃ منتخب الاثر ص ۴۷۶)

مادی ترقی کا فائدہ

مزید برآں انسان کی مادی ترقی، سائنسی انکشافات اور ایجادات انسان کو یہ صلاحیت اور قابلیت دیں گے کہ اس دور کا انسان حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی کرامات اور آپؑ کے معجزات کو سمجھ سکے اور وہ جان جائیں گے کہ ایسا کرنا ہر ایک کے بس میں نہیں ایسے اعمال کا انجام دینا غیبی امداد ہے۔ بالفاظ دیگر اللہ تعالی ان علوم وفنون کو اس دور کے انسان کے ذریعہ اس قدر ترقی دے دے گا کہ ظہور اکبر (فجر مقدس) کے مقدمات اور حالات مہیا ہو جائیں اور آپؑ کی آمد کے وقت معجزاتی کرشمے ظاہر ہوں گے انہیں ہر انسان آسانی سے تسلیم کر لے گا۔

عوام کی امام عصرؑ سے محبت اور عمومی سطح پر امام مہدی (علیہ السلام) کا تذکرہ

منجملہ امور جن کا آج کل ہمیں سامنا ہے بالخصوص جس قدر ہم آگے بڑھ رہے ہیں جس قدر عظیم تر اور بڑی وسخت مشکلات میں لوگ مبتلا ہوئے جا رہے ہیں اور پریشانیاں بڑھتی جارہی ہیں، ان حالات میں موجودہ انسان کی توجہ حضرت امام عصر (علیہ السلام) کی طرف زیادہ ہوتی جارہی ہے اسی طرح ظہور کی نشانیوں پر عوامی سطح پر توجہ پہلے سے کئی گنا زیادہ ہوگئی ہے انکی امیدیں پہلے سے زیادہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ذات سے وابستہ ہوگئی ہیں اور ایسے حوادث اور واقعات کے رونما ہونے کے نتیجہ میں لوگ آپؑ کے ظہور کے انتظار میں ہوں گے اور ایسے حالات و

واقعات ہی حضرتؑ کے ظہور کو قریب سے قریب تر کردیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ اس دور کے بہت سارے مصنفین عوام کی اس خواہش کو سامنے رکھتے ہوئے ان احادیث اور روایات کی روشنی میں جو دسترس میں ہیں پیش آنے والے سوالات کے جوابات دے رہے ہیں اور آئندہ کا واضح نقشہ عوام کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کررہے ہیں، یہ بات اس رویہ کے بالکل برعکس ہے جو پہلی صدیوں میں ہوتا رہا ہے کہ فقط احادیث کو نقل کر کے انکی اسناد کو بیان کردیا جاتا تھا بعد کے سالوں میں ان پر کلامی اور عقائدی بحثوں کا اضافہ کیا گیا، خوش بختی سے ہم ان دنوں یہ مشاہدہ کررہے ہیں پورے عالم اسلام میں دسیوں بلکہ سینکڑوں کتابیں، مقالہ جات، چھوٹے بڑے کتابچے اس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کیلئے تحریر کئے گئے ہیں یہی بات ہمارا مطلوب ہے البتہ یہ کام فقط شیعہ کے درمیان نہیں ہورہا بلکہ دوسرے مکاتب، مذاہب اور مسالک کے افراد نے بھی اس پر شایان شان کام کیا ہے اور ہر روز اس میں اضافہ ہورہا ہے۔

دوسرے مذاہب ومکاتب کے نظریات

ہم دوسرے مکاتب ومذہب کی سرگرمیوں کو دو صورتوں میں دیکھ سکتے ہیں۔

۱۔ پہلے گروہ میں وہ لوگ ہیں جو عرصہ دراز سے حضرت منجی بشریت کی انتظار میں ہیں اور اس لمبی وطولانی تاریخ میں موجود رہے ہیں اور موجودہ زمانہ میں ظلم وجور کی کثرت، فسادات کی عمومیت، گناہوں کی بہتات، بدامنی اور بداعمالی، اس صورتحال میں مختلف ادیان میں ان حالات کی درستگی کیلئے جس شخصیت کی آمد کا وعدہ دیا گیا ہے۔ ۔ موجودہ ادیان ومذاہب کے پیروکار اس ہستی کے دیدار اور انکی آمد کے بارے میں ان کا شوق بہت بڑھ گیا ہے اور وہ اس حوالے سے اپنے طور پر کام بھی کررہے ہیں۔

۲۔ اور دوسرا گروہ وہ ہے جو فرعونوں اور نمرودیوں کی طرح حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے سخت مخالف اور دشمن ہیں، وہ آج مہدی (علیہ السلام) کے وجود کا انکار کرنے پر زور لگا رہے ہیں اور آپؑ کی آمد اور ظہور کے نظریہ کے خلاف مصروف پیکار ہیں، انکا بس چلے تو اس چراغ ہدایت کو

بجھادیں اوران کا نام تک مٹادیں۔ لیکن یہ انکی پہنچ سے باہر ہے کہ وہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کو کچھ نقصان دے سکیں لیکن وہ تو اس کوشش میں ضرور ہیں کہ جن لوگوں کے دلوں میں حضرت مہدی (علیہ السلام) کی محبت کا چراغ روشن ہے اسے اپنی ناکام پھونکوں سے بجھادیں اور اس طرح حضرت امام مہدی (علیہ السلام) موعود کی آمد کے سامنے رکاوٹ کھڑی کردیں تاکہ وہ اپنی ظلم وستم کی بھیانک رات کو طولانی کرسکیں جبکہ یہ ان کی خام خیالی ہے، ماضی میں موسیٰ (علیہ السلام) کو فرعون مصر ختم نہ کرسکا، نمرود بابل میں ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنے راستہ سے نہ ہٹاسکا اور آج فرعون واشنگٹن بھی حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کے سامنے رکاوٹ نہیں بن سکتا، انہوں نے ضرور آنا ہے، یہ الٰہی وعدہ ہے، اسے ضرور پورا ہونا ہے تفصیلات کیلئے پیشین گوئیاں و آخرالزمان" ناشر موعود عصر" تہران ایران کا مطالعہ کریں نیز اس موضوع میں اردو میں امام زمانہؑ کے بارے شائع شدہ کتابوں کا مطالعہ کرسکتے ہیں۔

شیعوں کی موجودہ حالت کا ماضی سے تقابل

شیعیان حیدر کرارؑ کی حضرت ولی العصر (ع) کی ذات پر توجہ اور آپؑ سے تعلق کی کیفیت جو ہم اس وقت دیکھ رہے ہیں ایسا گزشتہ زمانوں میں نہ تھا، پچھلے زمانوں میں دعائے ندبہ کم پڑھی جاتی تھی، دعائے سلامتی امام زمانہ (ع) "اللھم کن لولیک الحجۃ" بہت کم شیعوں کو یاد تھی، امام زمانہ (ع) کے نام سے مجالس کا انعقاد بہت کم ہوتا تھا، آپؑ کے حالات کے بارے کتابوں کی تعداد بہت کم تھی اور وہ بھی عربی یا فارسی زبان میں تھیں، اماتم کے نام سے بہت کم ادارے قائم تھے، عمومی طور پر امامؑ کا نام کم ہی لیا جاتا تھا، جبکہ اس وقت دعاء ندبہ کی مجالس، دعاء تعجیل ظہور امام زمانہؑ کی محافل، امام زمانہؑ کے حوالے سے بہت سارے عناوین پر کتابوں کی اشاعت اور وہ بھی دنیا کی اکثر زبانوں میں، عربی، فارسی میں تو آخری سالوں میں اس عنوان پر لکھی جانے والی کتابوں کی تعداد ہزار سے بھی زیادہ ہوچکی ہے جبکہ پہلے یہ تعداد تمام زبانوں میں ایک سو سے بھی زیادہ نہ تھی۔ ہمارے ماہنامہ پیام زینبؑ کی طرف سے اردو زبان میں امام زمانہ (ع) کے حوالے سے

لکھی جانے والی کتابوں کی تعداد معلوم کی تو کئی سو تھی اور پھر پیام زینبؑ میں ۱۴۲۴ھ میں امام زمانہؑ کے حوالے سے ۲۴ مختلف عناوین پر مقالہ جات لکھوائے گئے تو ان عناوین پر جو مقالہ جات تحریر کئے گئے وہ ہزاروں صفحات بنتے ہیں جو کہ ہمارے پاس موجود ہیں، امامؑ کے مبارک ناموں سے نشریاتی ادارے، مسافر خانے، دکانیں، کمیٹیاں، مدارس، امام بارگاہیں، جریدے، اخبارات..... غرض یہ مبارک نام اس وقت دوست دشمن سب کی زبان پر جاری و ساری ہے یہ سب کچھ امامؑ کے ظہور اکبر کے مقدمات سے ہے کہ خورشید امامت کا طلوع نزدیک سے نزدیک تر ہوتا جارہا ہے" انشاء اللہ تعالیٰ"۔

۳۔ نیو ورلڈ آرڈر

اس وقت عمومی سطح پر پوری دنیا کیلئے ایک عالمی حکومت کے قیام کی باتیں عام ہیں اور پورے عالم کو ایک ویلیج کا درجہ دیا جاچکا ہے پہلی اور دوسری عالمگیر جنگوں کے بعد اقوام متحدہ کا ادارہ قائم کیا گیا اور یہ اس وقت ہوا جب عالم انسانیت نے ان دو عظیم جنگوں کے بے حساب نقصانات کا مشاہدہ کیا تو سب اس بات پر متفق ہوئے کہ ساری اقوام مل کر ایک ایسا ادارہ بنادیں جس میں سب کے نمائندگان مل بیٹھیں اور اپنے مسائل اس پلیٹ فارم سے حل کریں اور جنگ وجدال سے بچیں۔

دنیا اسلام بھی "رابطہ العالم الاسلامی" کے عنوان کے تحت سال میں ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں اکٹھے ہو کر اپنے مسائل کا جائزہ لیتی ہے اسی کے ساتھ "اسلامی کانفرنس" کا قیام بھی عمل میں لایا جاچکا ہے "عالمی عدالت انصاف" بھی قائم ہو چکی ہے اور چند سال سے بڑے شیطان امریکہ کی طرف سے پوری دنیا کیلئے ایک حکومت کا تصور "نیو ورلڈ آرڈر" کے عنوان کے تحت دیا گیا ہے، یہ سب واقعات حضرت امام مہدی (ع) کی عالمی اسلامی حکومت کے واسطے مقدمہ بن رہے ہیں کیونکہ جن اہداف کیلئے یہ ادارے قائم کئے گئے اور جن اہداف کیلئے ایک عالمی حکومت کی بات ہو رہی ہے وہ حضرت امام مہدی (ع) کی حکومت کے قیام سے ہی پورے ہونگے البتہ آپؑ کی آمد سے قبل انسان ذہنی اور فکری طور پر اس قسم کی عالمی حکومت کیلئے آمادہ اور تیار ہو چکا ہوگا، جس میں

اسکے سارے مسائل حل ہو نگے دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی ظلم ختم ہوگا، ہر مظلوم کو اسکا حق ملے گا، ظالم سے اسکے ظلم کا انتقام لیا جائے گا، ہر ایک کا کڑا احتساب ہوگا جو جس سزا کا حقدار ہے اسے وہ سزا ملے گی اور انسان آرام اور سکون سے اس زمین پر زندگی گزارے گا، یہ سب سے بڑی اور واضح دلیل ہے کہ ظہور اصغر کا زمانہ شروع ہو چکا ہے اور ظہور اکبر کا زمانہ طلوع ہونیوالا ہے یہ سب حالات اسی کا مقدمہ ہیں، جی ہاں......!!اس وقت ہر انسان کے دل کی آواز ہے... !! اے مہدی (علیہ السلام) اے صاحب الزمان! پورا عالم آپؑ کی بین الاقوامی عادلانہ، الٰہی، قرآنی حکومت کے قیام کی انتظار میں ہے تشریف لائیں اور عدالت الٰہیہ کا نفاذ کریں اللہ کی زمین کو قرآنی نظام سے آباد کریں۔

ہم وقت ظہور معین نہیں کر رہے

یہ بات یاد رہے کہ جب ہم حضرت ولی عصر (عج) کے ظہور اصغر کی بات کر رہے ہیں تو اس سے ہماری مراد یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہم حضرت ولی عصر (عج) کے ظہور کا وقت معین کر رہے ہیں، کیونکہ ظہور کب ہونا ہے؟ اس بارے فقط اور فقط رب رحمان اللہ تعالیٰ ہی آگاہ ہے، اصل بات یہ ہے کہ جو کچھ ہم اس وقت مشاہدہ کر رہے ہیں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس بات کا امکان اور احتمال موجود ہے کہ یہ سب حالات حضرت کے ظہور اکبر کا نقطہ آغاز ہوں اور اسکے ساتھ یہ بھی ممکن ہے بالکل ایسا نہ ہو "خدا نہ کرے" اس بات کا احتمال بھی ہے کہ یہ ظلم کی سیاہ رات اور غیبت کا یہ عرصہ ابھی اور طولانی ہو، اس معاملہ کا مختصر ہونا اور حضرتؑ کا تشریف لے آنا اور اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام کا نفاذ کرنا یہ سب کچھ اللہ کے ارادہ کے ساتھ مربوط ہے اور مشیت ایزدی میں ہے، خداوند جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ (سورۂ ہود ۱۰۷، سورہ بروج ۸۵)

ہم تو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ موجودہ حالات بتا رہے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ صبح نور کا طلوع قریب ہے، ہمیں خود کو الٰہی نمائندہ کی عالمی حکومت کے واسطے خدمات دینے کی غرض سے اور آپؑ کے ظہور اکبر کو قریب سے قریب تر کرنے کیلئے روایات کی روشنی میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

ظہور سے قبل کے عجائبات
اور حیران کن مناظر

تمام انسان بالعموم اور امت اسلامی بالخصوص حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور سے قبل زندگی سخت ترین شرائط میں گزاریں گے، ظلم وستم اپنی انتہا کو پہنچ جائے گا، انحراف اپنے عروج پر ہوگا، بدامنی ہوگی، ہر طرف بے چینی ہوگی بحران در بحران ہوگا، مشکلات سے نکلنے کا راستہ نظر نہ آئے گا اس بات کو حضور اکرم کی اس متواتر حدیث سے سمجھا جا سکتا ہے جس میں آپؐ نے فرمایا

”تحقیق مہدی (علیہ السلام) ضرور تشریف لائیں گے وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح زمین ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اس حدیث میں ظلم وستم کے بعد عدالت الٰہی کے قیام کی نوید سنائی گئی ہے“۔ (منتخب الاثر باب ۲۵، ص ۱۵۰، ۲۴۷، اس مضمون کی ۱۲۳ احادیث نقل کی گئی ہیں)

معصومین (علیہم السلام) سے جو احادیث اور روایات اس مضمون کی وارد ہوئی ہیں جب انکا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمارے لئے ظہور سے قبل کے زمانہ کی پوری پوری تصویر کشی ہو جاتی ہے اور ظہور کے زمانہ کا پورا نقشہ سامنے آ جاتا ہے۔

ظہور سے قبل خاص واقعات

مزید برآں یہ احادیث وروایات کچھ اور ظہور سے قبل، خاص واقعات اور حادثات کے رونما ہونے کی خبر بھی دیتی ہیں ہم ایسی احادیث کے چند گروپ بنا سکتے ہیں۔

۱۔ زمین کا ظلم وجور سے بھر جانا

اس طرح کا مضمون احادیث میں متواتر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس مضمون کی روایات اتنی زیادہ ہیں کہ اس بارے کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کیا جا سکتا (بشارۃ الاسلام ص ۱۸ تالیف سید مصطفےٰ آل سید حیدر)

۲۔ فتنوں کا وجود میں آنا، ہولناک حادثات اور سانحات کا رونما ہونا

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ جس میں گمراہ کرنے والے فتنوں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے (موسوعۃ الامام المہدی ج ۲، تاریخ الغیبۃ الکبریٰ ص ۲۴۴ تالیف شہید سید محمد صادق صدر)

حضرت امام جواد (علیہ السلام) فرماتے ہیں

"حضرت قائم (علیہ السلام) کا قیام ایسے حالات میں ہوگا جب عمومی سطح پر لوگ سخت ترین خوف اور سخت پریشانی کی حالت میں ہونگے، زلزلے برپا ہونگے، فتنے رونما ہونگے، مصائب اور مشکلات ہونگی، ہلاک کر دینے والی بیماری طاعون عام ہوگی (ممکن ہے اس سے مراد کینسر یا ایڈز ہو یا اسی قسم کی کچھ اور لا علاج بیماری "خدا بچائے") عربوں کے درمیان سخت جنگیں، عالم اسلام کی عمومی بدحالی کسمپرسی، لوگوں کے آپس میں شدید مذہبی اختلافات ہوں گے، فرقہ واریت عروج پر ہوگی ادیان میں اختلاف، فرقوں کی بہتات ہوگی، مسلمانوں کے حالات کی ابتری، غرض ہر طرف بے چینی، بدامنی، بے سکونی بے اطمینانی، پریشانی، بیماری، جنگ وجدال وقتل وغارت گری، ظلم وستم عام ہوگا"۔ (الغیبۃ النعمانی ص ۱۷۰، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۳۶)

فتنوں سے مراد

فتنہ کا لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے جس کا خلاصہ اس طرح ہے۔

الف: امتحان اور آزمائش میں ہونا۔

ب: کفر، گمراہی، گناہ۔

ج: لوگوں کے درمیان نقطہ نظر اور انکے درمیان نظریاتی اختلافات۔

۳۔ روزگار کی سختی، معاشی بحران کی وجہ سے بے صبری

روایات میں آیا ہے کہ عصر غیبت میں مومنین سخت مصائب ومشکلات سے دوچار ہونگے، معاشی بحران ہوگا، قوت برداشت جواب دے جائیگی، اس قدر تکالیف میں ہونگے کہ جب ایک شخص اپنے بھائی کے قریب سے گزرے گا تو کہے گا کاش اس کی جگہ میں مرگیا ہوتا.....

(تاریخ الغیبۃ الکبریٰ ص ۳۳۵، منتخب الاثر ص ۴۳۳)

ظاہر ہے موت کی آرزو ان سختیوں اور مشکلات کی وجہ سے ہوگی جن سے اس دور کے لوگ دوچار ہونگے۔

۴۔ افکار، عقائد اور نظریات کا ٹکراؤ، توڑ پھوڑ......اس حوالہ سے اختلافات

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) سے حدیث وارد ہوئی ہے جس میں آپؑ نے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے بارے میں گفتگو فرمائی ہے اس حدیث میں آپؑ کا ایک جملہ ہے

''حیرانگی ہوگی، پریشانی ہوگی، ایسی غیبت حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے واسطے ہے جس میں قومیں گمراہ ہو جائیں گی، کچھ ہدایت پا جائیں گے، یہ حیرت اور پریشانی اور گمراہی چند صورتوں میں ہو سکتی ہے کہ کچھ اس حیرت کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے کچھ اس حیرت اور غیبت میں ہدایت پا جائیں گے۔

یہ حیرت دینی عقائد اور مذہبی نظریات میں ہو سکتی ہے، جو جہالت کے نتیجہ میں باطل افکار، امت کے درمیان رائج ہو جائیں گے، اس طرح کہ غیبت کا طولانی ہو جانا لوگوں کے درمیان شک پیدا کر دے گا، اس وجہ سے ان کے درمیان اختلافات پیدا ہو جائیں گے یا یہ حیرت ایک بلند مرتبہ رہبر کی عدم موجودگی میں جہاد کے وجوب کے بارے اور انقلاب کیلئے جدوجہد کے متعلق ہوگا''۔

۵۔ جنگ وجدال وقتل وغارتگری

احادیث عصر ظہور میں سیاسی بحرانوں کی نشاندہی کرتی ہیں سیاسی عدم استحکام ہوگا جنگیں بہت زیادہ ہونگی قتل وغارتگری عام ہوگی حدیث میں الفاظ ہیں

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے قیام سے پہلے ''بیوح قسم کا قتل ہوگا'' راوی نے سوال کیا کہ یہ کونسا قتل ہے؟ اسکا معنی کیا ہے؟ تو آپؑ نے جواب میں فرمایا ''اس سے مراد ہر وقت قتل وغارتگری، دہشت گردی کا ہونا ہے، ختم نہ ہونے والی جنگ وجدال اور قتل وغارتگری مراد ہے، اسکی شدت روز افزوں ہوگی، اس میں کمی نہ آئے گی۔ (بشارۃ الاسلام ص ۸۸۶، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۱۸۲، ۲۲۸، المہدی ون المہدی'' تالیف علی کورانی'')

بعض روایات میں ان جنگوں کی شدت کو اس قدر بیان کیا گیا ہے کہ زمین کی آبادی کا

ایک بڑا حصہ اسکے نتیجہ میں ختم ہو جائے گا۔

حضرت علی (علیہ السلام) اس بارے فرماتے ہیں

''حضرت مہدی (علیہ السلام) اس وقت تک قیام نہیں فرمائیں گے جب تک کہ دنیا کی آبادی کا ایک تہائی حصہ قتل نہ ہو جائے گا، آبادی کا ایک تہائی حصہ مر جائے گا اور ایک سوئم باقی رہ جائے گا''۔

(المہدی تالیف صدر الدین ص ۱۹۸ ایوم الخلاص کامل سلیمان ص ۵۶۴)

آج کے دور میں ان احادیث میں استعمال الفاظ کی موجودہ رائج اصطلاحات کو اس طرح بیان کر سکتے ہیں کہ آپؑ کے ظہور سے قبل سیاسی، معاشی، ثقافتی، عقیدتی، اجتماعی اور امن عامہ کا بحران ہوگا، جنگ وقتل وغارتگری، دہشت گردی اور اخلاقی بے راہ روی عام ہوگی۔

آخری زمانہ کے متعلق جامع ترین حدیث نبویؐ

جامع ترین حدیث نبوی جو ان سب واقعات وحالات کو بیان کر رہی ہے وہ درج ذیل ہے۔

حجۃ الوداع کا حوالہ

عبداللہؓ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمراہ حجۃ الوداع کیا، آپؐ نے کعبہ کی زنجیر کو پکڑا ہوا تھا اور ہماری طرف آپؐ نے رخ فرمایا اور آپؐ نے ہمیں اس طرح خطاب کیا

''کیا میں آپ کو ''الساعت'' کے وقوع پذیر ہونے سے قبل کی نشانیوں اور علامات سے آگاہ نہ کر دوں (اس جگہ الساعۃ سے مراد حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا ظہور لیا گیا ہے)

ابن عباسؓ کہتے ہیں اس دن آپؐ کے قریب ترین شخص جناب سلمانؓ تھے، پس انہوں نے آپ کی یہ بات سن کر آپؐ سے بار بار سوالات کیے اور آپؐ نے سلمان کو جوابات دیئے تفصیل کچھ اس طرح ہے

سلمان: جی ہاں! یا رسول اللہ ضرور بیان کریں۔

رسول اللہؐ: الساعت کی آمد سے قبل۔

۱۔ نمازیں ضائع ہونگی، نمازوں کی اہمیت جاتی رہے گی۔

۲۔ شہوات کی پیروی عام ہوگی۔

۳۔ نفسانی خواہشات کو ترجیح دی جائے گی۔

۴۔ مالداروں کی عزت اور احترام کیا جائے گا۔

۵۔ دین کو دنیا کے بدلے میں بیچا جائے گا۔

ان حالات میں مومن کا دل اندر ہی اندر پگھلتا جائے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے، یہ اس وجہ سے ہوگا کہ وہ منکرات اور برائیوں کو عام دیکھے گا اور ان کو بدل نہیں سکے گا۔

سلمانؓ: یارسول اللہ کیا یہ ایسا ہی ہوگا؟

رسول اللہؐ: اے سلمانؓ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایسا ہی ہوگا۔

۱۔ اس دوران ظالم حکمران ہونگے۔ ۲۔ فاسق وزراء ہونگے۔

۳۔ ظالم اور ستمگار نمائندگان ہونگے۔ ۴۔ امین خیانت کار ہونگے

سلمانؓ: یارسول اللہؐ واقعی ایسا ہوگا؟

حضرت رسول اللہؐ: جی ہاں اے سلمانؓ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ایسا ہی ہوگا۔

۱۔ اس دوران گناہ نیکی کہلائے گا۔

۲۔ خیانت کار کو امین سمجھا جائے گا اور امین کو خیانت کار سمجھا جائے گا۔

۳۔ جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی اور اسے سچا کہا جائے گا سچے کو جھوٹا کہا جائے گا اور اسے جھٹلایا جائے گا۔

سلمانؓ: یارسول اللہ کیا یہ بھی ہوگا؟

رسول اللہؐ: جی ہاں اے سلمانؓ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایسا

تی ہو گا۔

ا۔اس دوران عورتیں حکمران ہونگی۔ ۲۔لونڈیوں سے مشورے کیئے جائیں گے۔

۳۔منبروں پر چھوٹے بچوں کو بٹھایا جائے گا۔ ۴۔جھوٹ بولنا مشغلہ ہوگا۔

۵۔زکات دینے کو تاوان سمجھا جائے گا اور بیت المال کو لوٹ کا مال سمجھا جائے گا۔

۶۔انسان اپنے والدین پر ظلم کرے گا، جب کہ اپنے دوست پر احسان اور نیکی کرے گا۔

۷۔دم دار ستارہ طلوع ہوگا۔

سلمانؓ: یارسول اللہؐ یہ سب کچھ رونما ہوگا؟

رسول اللہؐ: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایسا ضرور ہوگا۔

ا۔اس دوران بیوی اپنے شوہر کے ساتھ تجارت میں شریک کاروبار ہوگی۔

۲۔سازشیں کثرت سے ہونگی۔ ۳۔عزت دار لوگ غصے سے بھرے ہوں گے۔

۴۔تنگ دست آدمی کی تحقیر کی جائے گی۔

۵۔بازار ایک دوسرے کے نزدیک ہو جائیں گے، کساد بازاری ہوگی، ایک کہے گا میں نے تو کچھ فروخت نہیں کیا، دوسرا کہے گا مجھے تو بالکل نفع حاصل نہیں ہوا، غرض ہر شخص اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتا نظر آئے گا۔

سلمانؓ: یارسول اللہؐ یہ سب کچھ ہوگا؟

رسول اللہؐ: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اے سلمانؓ! ایسا ہی ہوگا

ا۔اس زمانہ میں ایسی اقوام ظاہر ہونگی کہ اگر انکے خلاف بولو گے تو قتل کر دیئے جاؤ گے اگر خاموشی اختیار کرو گے تو آبرو ریزی ہوگی۔

۲۔عوام کے اموال کو لوٹیں گے۔ ۳۔عوام کی عزتوں کو پاؤں تلے روندیں گے۔

۴۔عوام کا خون بہایا جائے گا۔

۵۔عوام کے دل غیظ وغضب اور غصہ سے انکے خلاف بھرے ہونگے، انکے بارے رعب اور دبدبہ

ان پر طاری ہوگا۔ ۶۔ عوام خوف زدہ، سہمے ہوئے، پریشان ہونگے۔

سلمانؓ: کیا ایسا ہی ہوگا یا رسول اللہؐ؟

رسول اللہؐ: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اے سلمانؓ! ایسا ہی ہوگا

۱۔ اس دوران میری امت مشرق و مغرب کا رنگ پکڑے گی۔

۲۔ میری امت کے لوگ کمزور، پریشان ہوں گے، ان کی بے عملی کی وجہ سے مشرق و مغرب ان پر غالب ہوں گے۔

۳۔ مشرقی و مغربی اقوام نہ چھوٹے پر رحم کریں گی نہ بڑوں کی توقیر اور عزت کریں گی اور وہ اپنی مخالفت اور نافرمانی کرنے والے کو نہیں چھوڑیں گے، وہ انسانوں کی شکل میں سنگدل شیطان ہوں گے۔

سلمانؓ: یا رسول اللہؐ یہ بھی ہوگا؟

رسول اللہؐ: جی ہاں! قسم بخدا اس دوران یہ سب کچھ ہوگا۔

۱۔ ہم جنس بازی ہوگی، مرد مردوں پر اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں کو کافی سمجھیں گی اس دوران مرد، لڑکوں پر گھر میں رہنے والی کنیزوں کی طرح ٹوٹ پڑیں گے۔

۲۔ مرد، عورتوں کی شباہت اختیار کریں گے اور عورتیں مردوں جیسی بنیں گی۔

۳۔ عورتیں گھوڑوں کی زین پر بیٹھیں گی، میری امت کی ایسی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

سلمانؓ: یا رسول اللہؐ! کیا ایسا ہوگا؟

رسول اللہؐ اے سلمانؓ! ایسا ہی ہوگا قسم ہے جان آفریں کی اس دوران۔

۱۔ مساجد کو مزین کیا جائے گا، جیسا کہ بیع اور کنائس (یہود و نصاریٰ کی عبادت گاہیں) کو مزین کیا جاتا ہے۔

۲۔ قرآنوں کو آراستہ کیا جائے گا۔ ۳۔ مساجد کے فلک بوس منارے ہونگے۔

۴۔ نمازیوں کی صفیں لمبی ہوں گی لیکن آپس میں انکے دل جدا جدا ہونگے، ایک دوسرے کے ساتھ

کھڑے ہو نگے لیکن آپس میں دشمنیاں ہونگی، بدن ملے ہو نگے زبانیں جدا جدا ہونگی یعنی وہ سب باہمی اختلافات کا شکار ہو نگے۔

سلمانؓ: کیا یارسول اللہؐ ایسا ہی ہوگا؟

رسول اللہؐ: جی ہاں اے سلمانؓ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس دوران ایسا ہی ہوگا۔

ا۔ میری امت کے مرد حضرات سونا، ریشمی کپڑے اور حرام جانور کے چمڑے کا استعمال کریں گے۔

سلمانؓ: یارسول اللہؐ یہ بھی ہوگا؟

رسول اللہؐ: جی ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ بھی ہوگا اس دوران،

ا۔ سود کا کاروبار عام ہوگا۔ ۲۔ بیچی ہوئی چیز کو کم قیمت پر واپس خرید کریں گے۔

۳۔ رشوت پہ بنی کاروبار ہوگا۔ ۴۔ دین کو ایک طرف رکھ کر دنیا کو سنوارا جائے گا۔

سلمانؓ: یارسول اللہؐ یہ بھی ہوگا؟!

رسول اللہؐ: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اے سلمانؓ! ایسا ہی ہوگا اس دوران،

ا۔ طلاق عام ہو جائے گی۔ ۲۔ حدود شرعی قائم نہیں ہونگی، وہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز کچھ بھی نقصان نہ دے سکیں گے۔

سلمانؓ: یارسول اللہؐ ایسا بھی ہوگا؟

رسول اللہؐ: جی ہاں! قسم بخدا ایسا ہوگا اے سلمانؓ! اس دوران۔

ا۔ باجا، ساز، گانا بجانا، عام ہوگا، اس کے پیچھے میری امت کے بدترین اور شرارتی لوگ ہو نگے۔

سلمان: یارسول اللہؐ یہ بھی ہوگا؟

رسول اللہؐ: جی ہاں قسم بخدا اے سلمانؓ! ایسا ہی ہونے والا ہے اس دوران۔

۱۔ میری امت کے ثروت مند سیر وسیاحت اور تفریح کے لئے حج پر جائیں گے اور درمیانے طبقہ کے لوگ تجارت اور کاروبار کیلئے حج پر جائیں گے۔

۲۔ فقراء اور غرباء شہرت اور دکھاوا کیلئے حج کریں گے۔

۳۔ اس دوران ایسے گروہ ہونگے جو غیر خدا کیلئے فقہ (علم شریعت) پڑھیں گے۔

۴۔ زنا سے ہونے والے بچوں کی کثرت ہوگی۔

۵۔ قرآن پڑھنے میں غناء کا استعمال کریں گے۔

۶۔ دنیا میں رغبت رکھتے ہونگے۔

سلمانؓ: یارسول اللہؐ ایسا بھی ہوگا؟

رسول اللہؐ: جی ہاں اے سلمانؓ! قسم بخدا ایسا ہوگا اس دوران۔

۱۔ محترمات کی ہتک ہوگی، مقدسات کی بے احترامی عام ہوگی۔

۲۔ گناہوں سے کمائی کی جائے گی، گناہوں کا ارتکاب کاروبار شمار ہوگا۔

۳۔ برے لوگ نیکوں پر مسلط ہونگے۔

۴۔ جھوٹ عام پھیل جائے گا۔ ۵۔ ضد کرنا، جھگڑالو پن عام رواج پا جائے گا۔

۶۔ فاقہ عام ہوگا۔ ۷۔ لباس پہننے پر فخر ومباہات کریں گے۔

۸۔ بے موسمی بارشیں ہونگی۔ ۹۔ ساز، باجا، گانے کے آلات، غناء کے آلات ڈھولک عام ہونگے، شطرنج، نرد، کا استعمال عام ہوگا اور ان کے استعمال کو اچھا سمجھا جائے گا۔

۱۰۔ امر بالمعروف سے انکار کریں گے۔ ۱۱۔ نہی عن المنکر نہیں کریں گے

۱۲۔ اس زمانہ میں ایک مومن عام کنیز سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔

۱۳۔ اس زمانے میں قاریان قرآن اور عبادت گزار ایک دوسرے کو برا بھلا کہیں گے، ایک دوسرے کی ملامت ومذمت کریں گے، ملکوت السموات میں (آسمانوں کی بلندیوں میں) ایسے لوگوں کو ارجاس، انجاس پلید اور نجس کے نام سے پکارا جائے گا۔

سلمانؓ: یارسول اللہؐ یہ بھی ہوگا؟

رسول اللہؐ: جی ہاں! قسم اس ذات کی جس کے اختیار میں میری جان ہے اے سلمانؓ! ایسا ہی ہوگا اس دوران۔

ا۔ صاحب ثروت و مالدار، فقیر سے ڈرے گا، اس کی حالت یہ ہو جائے گی کہ ایک محتاج ایک جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک اپنی حاجت پوری کرنے کا سوال کرے گا لیکن کوئی بھی شخص اس ہاتھ پر کچھ بھی نہیں رکھے گا۔

سلمانؓ: یارسول اللہؐ ایسا بھی ہوگا؟

رسول اللہؐ: جی ہاں اے سلمانؓ! قسم بخدا ایسا بھی ہوگا اس دوران۔ ا۔ رویبضہ بولے گا۔

سلمانؓ: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں یارسول اللہؐ یہ رویبضہ کیا ہے؟ جو بولے اور آواز دے گا؟

رسول اللہؐ نے فرمایا!

اس سے مراد وہ شخص ہے جو ان سارے حالات میں خاموش تھا، وہ ان حالات کو دیکھ کر عوام کے مسائل کے بارے بول اٹھے گا اور تھوڑی تعداد کے علاوہ کوئی بھی انکی بات نہ سنے گا۔۔۔

(بشارۃ الاسلام ص ۲۵، منتخب الاثر ص ۴۳۲)

مصنف کا تبصرہ

مجھے میری جان کی قسم ہے یہ وہ سب کچھ ہے کہ ہم اس گمراہی اور فسق و فجور کے زمانہ میں زندگی گزار رہے ہیں جو کچھ رسول اللہؐ نے خبر دی ہے ہم اپنے پورے وجود کے ساتھ اس خبر کا بغیر کسی کمی و بیشی کے مشاہدہ کر رہے ہیں، اپنے تمام حواس کے ساتھ اس سب کچھ کو محسوس کر رہے اور دیکھ رہے ہیں۔

اس روایت میں جو کچھ بیان ہوا ہے ہر ایک کے تفصیلی معنی بیان کرنے اور ہر جملہ کی تشریح کرنے سے ایک ضخیم کتاب بن جائے گی اس مختصر کتاب میں ان سب تفاصیل کو بیان کرنے

کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

لیکن ایک بات اس جگہ کہنا مناسب لگتا ہے کہ یہ روایت اور اسی قسم کی دسیوں اور روایات بڑی وضاحت کے ساتھ اس زمانہ اور اس زمانہ میں رونما ہونے والے حالات وواقعات کو بڑی وضاحت کیساتھ بیان کررہی ہیں اور یہ بھی بیان کررہی ہیں کہ اس سب کچھ کے بعد، نور ہدایت نے ظاہر ہونا ہے۔

ان حالات میں آخری زمانہ کی ہلاکتوں سے بچنے کیلئے، کیا اہل بیت (علیہم السلام) کے راستہ پر مکمل طور پر آجانے، انکے اوامر ونواہی کو اپنا لینے اور ان سے تمسک کرنے کے سوا کوئی اور چارہ نہیں ہے؟ اور اسی طرح جن مشکلات اور مصائب سے ہم اس وقت دوچار ہیں اور جو پریشانیاں انفرادی، اجتماعی اور سیاسی میدان میں ہمیں لاحق ہیں، ان سب کی اصلی وجہ اور سبب کا ادراک بھی کیا جاسکتا ہے۔

یارسول اللہؐ! آپؐ پر اللہ کی صلوات وسلام ہو، ہمیں ان سب حالات سے آپ نے مطلع کیا ......اے مہدیؑ آپؑ پر سلام کہ ایک دن آئے گا آپ ان تمام خرابیوں کو دور کردیں گے اور ان کی جگہ عدالت اور انصاف کا نفاذ کردیں گے۔

ہم نے جن روایات کو اب تک بیان کیا ہے یہ کلی طور پر زمانہ کے فاسد ہونے کے متعلق اشارہ دے رہی ہیں، اس بات کو ان میں واضح نہیں کیا گیا کہ یہ حالات کس طرح رونما ہونگے؟ روایات اور احادیث میں وضاحت کیساتھ بیان ہوا ہے کہ ظلم وجور کا زمانہ عدالت اور انصاف کے زمانہ سے پہلے ہے۔

یہاں پر ضروری ہے کہ یہ بھی بتاتے چلیں کہ ان روایات میں سے کچھ واقعات کو قیامت کے بپا ہونے سے قبل کے واقعات کے ہمراہ ان عمومی حالات کو بیان کیا گیا ہے، اس سے جو نتیجہ ہم نکال رہے ہیں وہ قطعاً مشکوک نہیں ہے کیونکہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا ظہور قیامت سے پہلے ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ قیامت سے قبل وقوع پذیر ہونے والے

واقعات پہلے رونما ہو جائیں۔

قیامت سے پہلے ظہور حضرت امام مہدی (علیہ السلام)

اس کے ساتھ حضور پاک کی اس حدیث کو سامنے رکھیں کہ آپؐ نے فرمایا اگر قیامت بپا ہونے میں ایک دن باقی رہ گیا تو بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو طولانی کر دے گا اور میرا ہمنام، میرا فرزند، مہدیؑ ظہور فرمائے گا اور ایک دفعہ اللہ کی زمین پر عدالت کا راج قائم کرے گا اور ظلم کا خاتمہ کر دے گا"۔

اس حدیث اور اس مضمون کی اور احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ قیامت کے قیام سے قبل یہ تمام حالات و واقعات ہونگے جن کا اور روایات کے علاوہ اس حدیث نبویؐ میں بھی ذکر ہوا ہے، لیکن اسکے ساتھ ساتھ ان حالات سے اس حدیث کی سند بھی میسر آ گئی کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسی طرح یہ بھی درست ہے کہ ان فتنوں و فساد کی جگہ عدالت کا نفاذ ضرور ہوگا، ظلم، بے انصافی، بدامنی، ہر قسم بحرانوں کا ایک دفعہ ضرور خاتمہ ہوگا، یہ الٰہی وعدہ ہے جو ضرور پورا ہوگا کمزور عوام کو حکومت ملے گی، فرعونیت اور جابر حکمرانوں کا خاتمہ ہوگا، اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام نافذ ہوگا اور یہ ہر صورت ہونا ہے اور یہ سب کچھ قیامت کے بپا ہونے سے پہلے ہونا ہے، ہم اسی نور الٰہی کی صبح کے طلوع کی انتظار میں ہیں، اسی کے طلوع ہونے کے آثار نظر آ رہے ہیں، سب مل کر دعا مانگیں۔

اللھم عجل فرج ولیک الحجۃ بن الحسن العسکری وصل علیہ واحفظہ من بین یدیہ وخلفہ وعن یمینہ ویسارہ.

☆ انسانی تاریخ میں محقق شدہ پیشین گوئیاں

☆ عالم اسلام میں بالخصوص اور اقوام عالم میں بالعموم آخری دور کے بارے حاصل شدہ علامات

طویل تاریخ میں محقق شدہ نشانیاں

ماضی میں پایہ ثبوت کو پہنچنے والی نشانیاں

ظہور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے متعلق تمام نشانیاں اور علامات حقیقت میں ایک طرح کی آئندہ اور مستقبل کے بارے خبریں دینا ہے، آئندہ کے بارے خبر دینا خداوند علام الغیوب کی عنایات سے ہے جو وحی کے وسیلہ سے یا الہام کے ذریعہ یا کوئی دوسرے وسیلہ یا چند اسی قسم کے ذرائع سے کہ جنہیں اسی غرض کیلئے تیار کیا گیا، ایسا ممکن ہے اور ہو بھی سکتا ہے، جیسا کہ پیغمبر اکرمؐ اور آپؐ کے بعد آئمہ معصومین (علیہم السلام) اس خصوصیت کے مالک ہیں، بہر حال اسلامی نقطہ نظر سے یہ ایک تسلیم شدہ عقیدہ ہے کہ خداوند جسے چاہتا ہے اور جس ذریعہ سے چاہتا ہے اپنے غیب پر آگاہ کر دیتا ہے۔ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے۔ (سورۂ جن آیت نمبر ۲۶، ۲۷)

(خداوند) عالم الغیب ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا تنہا انکو مطلع کرتا ہے جو اللہ کے پسندیدہ رسول ہوں اور جن سے خدا راضی ہو

، اس آیت کی رو سے معصومین (علیہم السلام) آئندہ کے حالات سے باخبر ہو سکتے ہیں اور وہ مستقبل کے حالات کو بیان کر سکتے ہیں۔

معصومین (علیہم السلام) نے یہ خبریں رسول اللہؐ سے بھی حاصل کیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہ راست بھی ایسی خبریں ان کو دی گئیں، بہر حال یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آپ حضراتؑ مستقبل کے حالات سے آگاہ تھے اور اس بارے میں آپ نے امت مسلمہ کو آگاہ کیا... جو خبریں آپ حضراتؑ نے بیان کیں وہ بعد میں وقوع پذیر بھی ہوئیں، جس سے آپ کی صداقت ثابت ہوئی اور یہ کہ آپؑ اللہ تعالیٰ کے خواص سے ہیں اور اللہ کے مرتضیٰ بندے ہیں، جنہیں اللہ اپنے غیب سے مطلع فرماتا ہے۔

روایات میں قبل ظہور وقوع پذیر ہونے والے واقعات

روایات میں جن واقعات اور علامات کے ظہور سے پہلے وقوع پذیر ہونے کی خبر دی گئی ہے اور وہ ظہور سے بہت عرصہ پہلے وقوع پذیر بھی ہو چکے ہیں اور یہ سب ہیں ظہور کی علامات سے تو جب ہم ان سب کا جائزہ لیں تو ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ معصومین (علیہم السلام) نے انسانیت کی طولانی زندگی میں جو صدیوں پر محیط ہے، جن بڑے بڑے واقعات وحالات اور حادثات کو انکے واقع ہونے سے پہلے بیان کیا اور وہ سارے واقعات وحالات بعد میں اسی طرح واقع ہوئے جس طرح انہوں نے خبر دی تھی تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ حضراتؑ نے یہ سب کچھ وحی کے وسیلہ سے یا الہام کے ذریعہ یا کسی اور واسطہ سے بیان کیا ہے اور ان کے بارے واقف تھے۔

آپ حضراتؑ نے ان بڑے بڑے حادثات کے رونما ہونے کو ظہور امام مہدی (علیہ السلام) سے مربوط کیا ہے تا کہ جو نسل ان حوادث اور واقعات کے زمانہ میں موجود ہوگی، جب وہ ان بڑے بڑے واقعات کو اپنی آنکھوں سے، اپنی زندگی میں دیکھ لے گی تو اسکے بعد والے واقعات کے بارے میں اطمینان حاصل کر لینا، جو ابھی وقوع پذیر نہیں ہوئے اور انہیں بھی حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور سے قبل وقوع پذیر ہونا ہے تو اسکے متعلق اس دور کے لوگوں کو نسبتاً یقین اور اطمینان حاصل ہو جائے گا کہ جب فلاں خبر جو آئمہؑ نے اس بارے دی ہے وہ صحیح ثابت ہوئی، تو جو کچھ اب تک واقع نہیں ہوا اور اس کی خبر بھی دی گئی تو وہ بھی صحیح اور سچ ہوگا اور اس طرح حضرت امام مہدی (ع) کے ظہور سے پہلے دوسرے واقعات اور حادثات کے پیش آنے اور واقع ہونے کی انتظار میں رہیں گے اور ان سب کے انجام پا جانے پر، حضرت امام مہدی (ع) کے ظہور کو قریب ترین اور یقینی مرحلہ قرار دیں گے۔

آسان تر الفاظ میں یوں سمجھیں کہ حضرت امام مہدی (ع) کے ظہور سے متعلق جتنے واقعات وحالات اور حادثات ہیں اور جتنی پیشین گوئیاں کی گئیں، ان میں سے جتنے واقعات وقوع پذیر ہوتے جائیں گے تو ان کو دیکھنے والے، انکے بارے سننے والے، ان واقعات کی سچائی سے

ان واقعات کی سچائی کو بھی جان لیں گے جو ابھی تک وقوع پذیر نہیں ہوئے اور دوسری جانب اسکا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کی انتظار میں شدت آئے گی اور پورے عشق و محبت سے وصل کے دن گنے جائیں گے اور نئے واقعات کے رونما ہونے کی انتظار میں شدت آجائے گی۔

ظہور سے قبل بلا فاصلہ وقوع پذیر ہونے والی نشانیاں

وہ حادثات اور واقعات جن کے رونما ہونے کے فوراً بعد بلا فاصلہ حضرت امام مہدی (ع) کا ظہور ہو جائے گا...... تو اللہ تعالیٰ نے ان واقعات کو ظہور کی علامت اور نشانی قرار دیا ہے تا کہ لوگ اس امر کی طرف متوجہ ہوں بالخصوص مومنین کی وہ جماعت ظہور کے بارے آگاہ ہو جائے جو حضرتؑ کی آمد کے منتظر ہیں، اسی وجہ سے بعض علائم اور نشانیاں جن کا وقت اور جگہ مختص اور معین ہے وہ ظہور پر دلالت کرنے کے واسطے ہیں اور ظہور کے اعلان سے انکا تعلق ہے...... زیادہ وضاحت کیساتھ یوں سمجھیں کہ معصومین (علیہم السلام) کی بعض خبریں جنہیں محدثین نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے کہ وہ واقعات محبوب کے رخ انور کی زیارت وصل سے پہلے وقوع پذیر ہونگے اور ضمناً ایسے واقعات کے بارے خبر دینے والی روایات حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے وجود ذیجود کو بھی ثابت کر رہی ہیں.... کچھ حادثات، وقائع، حالات جن کے بارے خبر دی گئی کہ وہ ظہور امامؑ سے پہلے رونما ہوں گے اور تاریخ کی کتابوں میں بھی انکا تذکرہ موجود ہے سالہا سال گزرنے کے باوجود وہ ایک تاریخی حقیقت کے عنوان سے ثابت ہو چکے ہیں اور اس کے واقع ہونے کی تصدیق بھی ہو رہی ہے تو ایسی پیشین گوئیاں جو واقع ہو چکی ہیں اور انکے واقع ہونے سے پہلے معصومین (علیہم السلام) نے اور خود پیغمبر اکرمؐ کی زبان سے خبر بھی دی جا چکی تھی اور ایسے واقعات انکی خبر بیان کرنے کے دسیوں بلکہ سینکڑوں سال بعد رونما ہوئے ہیں جو ان خبروں کی صداقت پر دلیل ہیں اور اس بات پر بھی دلیل ہیں کہ ایسی خبریں جو ابھی تک پوری نہیں ہوئیں اور انکا ذکر کتابوں میں موجود ہے تو انکے پورا ہونے کی بھی انتظار کرنی چاہیے وہ بھی سابقہ خبروں کی طرح سچی ثابت

ہونگی۔

پوری ہونے والی نشانیاں

پہلی اور دوسری پیشین گوئی بنی عباس کے انحراف اور فساد کے بارے میں ہے

حضرت پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آئمہ معصومین (علیہم السلام) نے بنی عباس کی حکومت کے بارے، انکے انحراف اور فاسد ہونے کے متعلق، انکے حق سے پلٹ جانے کی خبریں دی ہیں۔

عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرے والد سے اس طرح فرمایا

''اے عباسؓ! تیری اولاد کے ذریعہ میری اولاد پر مصیبت آئے گی...... میرے باپ نے عرض کیا..... کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں اپنی بیویوں کے قریب جانا چھوڑ دوں''؟

حضرت پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا

''ایسا کرنے کا حکم نہیں دے رہا البتہ یہ ایک واقعہ ہے جو رونما ہوگا تمام معاملات کا تعلق اللہ کے علم میں ہے اور تقدیر الٰہی سے ہے، میری اولاد ان حالات سے دوچار ہوگی''۔

مصنف کا تبصرہ

ہم سب تاریخی حوالہ جات سے بخوبی جانتے ہیں کہ بنی عباس کی حکومت میں آئمہ معصومین (علیہم السلام) کے اوپر کیا کیا مظالم نہیں ڈھائے گئے؟ اور فرزندان رسولؐ پر کونسے مصائب اتارے گئے انہیں در بدر کیا گیا، جیلوں میں ڈالا گیا، انکا قتل عام کیا گیا، اس کے بارے مزید تفصیلات اور جزئیات جاننے کیلئے تمام تاریخی کتب موجود ہیں۔

(تاریخ بنی عباس اور (آئمہ علیہم السلام) سادات بنی فاطمہؑ کے حالات زندگی کے بارے میں لکھی جانے والی دیگر کتابوں میں بھی بنی عباس کے رسول اللہ کی آلؑ پر ڈھائے جانے والے مظالم کو دیکھا جا سکتا ہے، یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے، جس کا کسی نے انکار نہیں کیا تاریخ کے تجزیہ

نگاروں نے یہ جملہ کہا ہے کہ آل رسولؐ پر بنی عباس نے اتنے مظالم ڈھائے کہ لوگ بنی امیہ کے مظالم کو بھول گئے)

بنی عباس کی حکومت کے خاتمہ کی خبر

مزید برآں کچھ روایات میں بنی عباس کی حکومت کے خاتمہ کی خبر دی گئی ہے

جیسے حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے ایک حدیث میں بیان فرمایا

"اس کے بعد بنی عباس تخت حکومت پر بیٹھیں گے ہمیشہ خوش وخرم، عیش وعشرت اور خوشحالی میں ہونگے یہاں تک کہ انکے درمیان اختلاف بپا ہوگا، پھر ان کے باہمی اختلافات کے نتیجہ میں انکی حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا"۔

ضروری نکتہ

واضح رہے کہ حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) بنی امیہ کی حکومت میں زندہ تھے اور ان ہی کی حکومت میں درجہ شہادت پر فائز ہوئے آپ کی شہادت کے ۱۸ سال بعد بنی عباس مسلمانوں کی گردنوں پر مسلط ہو گئے۔ (الغیبۃ نعمانی ص ۱۷۵)

(بنی امیہ کی حکومت کے خاتمہ کی خبریں پھر بنی عباس کی حکومت کا قیام، بنی عباس کے درمیان اختلافات اور باہمی چپقلش، بنی عباس کے مظالم کی داستانیں، بنی عباس کے دور میں نئے شہروں کی تعمیرات کی خبریں، بنی عباس کی حکومت کی بعض جزئیات تک کی اطلاع احادیث نبویہؐ اور آئمہ معصومین (علیہم السلام) کی روایات میں موجود ہیں جن کو اسلامی حکمرانوں کی تاریخ کی کتابوں سے پڑھا جا سکتا ہے)

تیسری پیشین گوئی

مشرق اور مغرب کا اختلاف

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے جو حدیث بیان کی گئی ہے یہ جملہ بھی اس کا حصہ ہے

''مشرق اور مغرب والے آپس میں اختلاف کریں گے'' (الغیبۃ نعمانی ص ۱۷۵)

اس اختلاف کے پوری تاریخ میں کئی ایک نمونے دیکھے جاسکتے ہیں۔

۱۔ جیسے اسلامی سرحدات کے تعین پر اختلافات کی داستان تو بہت ہی طولانی ہے۔

یہ اختلاف خود مسلمانوں کے درمیان تھا، اس طرح کہ سرزمین مشرق پر عباسیوں کی حکومت تھی اور مغرب پر یا پورے اندلس (ہسپانیہ) پر امویوں کی حکومت تھی یا شمالی افریقہ (مغرب) میں فاطمیوں کی حکومت قائم ہو چکی تھی دونوں حکومتیں (امویوں اور فاطمیوں کی) ''مغربی حکومتیں تھیں'' اور یہ دونوں حکومتیں مشرق میں عباسیوں کی خلافت سے جدا تھیں لہذا مشرق اور مغرب کے اختلاف سے یہ مراد ہو سکتا ہے جو بات واقع ہو چکی ہے۔

۲۔ اس اختلاف کا اشارہ ہمارے زمانہ میں مشرق اور مغرب کے درمیان جو اختلاف ہے اور دوسری جنگ عظیم سے لیکر اب تک یہ سلسلہ جاری ہے کہ جس میں دو بڑی حکومتیں قائم ہیں، سر زمین مشرق پر جو حکومتیں قائم تھیں وہ کیمونسٹ بلاک کہلائیں اور وہ جمہوریت کے دعویدار اور مدافع تھے دوسری حکومتیں مغرب کی تھیں، سرمایہ دارانہ نظام چلانے والے، بھی جمہوریت کے دعویدار تھے اور وہ بھی ایک دھڑے کی حمایت کر رہے تھے۔

بہر حال ہم اختلاف کے جس معنی کو لیں یہ اختلاف مغرب اور مشرق میں رہا ہے اور اب بھی ہے۔

نیز یہ اختلاف حضرت امام مہدی (ع) کے ظہور کی علامات سے بھی ہے، اس اختلاف کو ہم نے ہمیشہ مشاہدہ کیا ہے، قسم بخدا یہ اختلاف کا واقع ہونا ان معجزات سے ہے جو تحقق ہو چکے ہیں جو اس روایت کی صداقت پر دلیل ہے، اس حدیث میں صاحب بیعت (حضرت امام مہدی (علیہ السلام)) کا ذکر بھی موجود ہے۔

امام مہدی (علیہ السلام) کا قیام طاق سالوں میں ہوگا

غیبت نعمانی کی اسی روایت میں موجود ہے۔

حضرت قائم طاق سالوں میں قیام کریں گے (۱،۳،۵،۷،۹) یعنی ظہور کا سال اعداد کے لحاظ سے طاق ہے گا۔

اس کے بعد فرمایا

جب بنی امیہ کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے گا اور انکی مملکت کا خاتمہ ہو جائے گا، انکے بعد بنی عباس حکومت سنبھالیں گے، انکی حکومت بارونق رہے گی، وہ مسلسل عیش اور خوشحالی میں ہونگے، ہر طرف انکا طوطی بولتا ہوگا، یہاں تک کہ ان کے بھی آپس میں اختلافات ہو جائیں گے اور جب انکے درمیان اختلافات پیدا ہونگے مشرق اور مغرب والوں کے درمیان بھی اختلافات ہونگے، جی ہاں اہل قبلہ (ایک قبلہ والے) بھی آپس میں اختلافات کا شکار ہونگے اور عوام سخت مشکل حالات اور قسما قسم کے بحرانوں سے دوچار ہونگے، ان میں خوف وہراس ہوگا...... کہ اچانک آسمان سے آواز دینے والا نداء دے گا کوچ کرو، کوچ کرو اپنی اپنی جگہ سے نکل کھڑے ہو بیٹھنے کا وقت نہیں۔

خدا کی قسم! میں اسے دیکھ رہا ہوں وہ (حجر اسود) رکن اور مقام (ابراہیم) کے درمیان موجود ہے اور لوگوں سے بیعت لے رہا ہے۔

وقوع پذیر پیشین گوئیاں

یہ تین پیشین گوئیاں ہیں جو تاریخ میں وقوع پذیر ہو چکی ہیں اور وہ بھی حضرتؑ کے بیان کرنے کے بعد وقوع پذیر ہوئیں، اور محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں اسے ذکر کیا ہے ان پیشین گوئیوں کا واقع ہو جانا اس بات کی بہترین دلیل ہے کہ یہ روایت معصومینؑ سے ہی صادر ہوئی ہے۔

چوتھی پیشین گوئی

اسلامی معاشرہ کا منحرف ہو جانا

پیغمبر اکرمؐ نے اپنے بعد اسلامی معاشرہ کی رہبریت میں انحراف کی خبر دی ہے اور اس بات کو بار بار بیان کیا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے حضرت پیغمبر اکرمؐ کے معراج والے بیان میں نقل کیا گیا ہے اوران مطالب کوظہور کی علامات سے بھی شمار کیا گیا ہے آپؐ نے فرمایا

''حکمران کافر بن جائیں گے، مسلمانوں کے اولیاء اور سربراہ فاسق وفاجر ہونگے، بدکردار ہونگے، ان کے معاونین اور حامی حضرات، ظالم وستمکار ہونگے، جو صاحبان رائے ہونگے سفید پوش کہلائیں گے، معاشرہ میں ان کی بات کا اعتبار کیا جائے گا جو فاسق ہونگے۔

اس وقت تین جگہیں زمین میں دھنس جائیں گی۔

۱۔ مشرق میں ۲۔ مغرب میں ۳۔ جزیرۃ العرب میں

اور'' اے ابن عباسؓ' تیری اولاد سے ایک کے ہاتھوں بصرہ کی ویرانی ہوگی، جب کہ زنگی غلام اس کی پیروی میں ہونگے (بشارۃ الاسلام ص ۵)

ایک اور حدیث میں اس طرح آیا ہے

''میرے بعد ایسے آئمہ آئیں گے جو میری دی ہوئی ہدایت وراہنمائی پر گامزن نہیں ہونگے اور نہ ہی وہ میری سنت کی پیروی کرنے والے ہونگے، انکے درمیان ایسے مرد قیام کریں گے کہ جن کے دل شیاطین کے ہونگے جبکہ ان کے بدن انسانوں کے ہونگے'' (تاریخ الغیبۃ الکبریٰ ص ۴۵۰)

یہ وہی واقعہ ہے جو حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد رونما ہوا حکومت ذاتی رائے کی بنیاد پر چلائی گئی اور پھر حکومت موروثی بن گئی اور وراثت کے طور پر ایک کے بعد دوسرے کی طرف منتقل ہوتی گئی، نام نہاد اسلامی حکمرانوں کے محلات میں شراب خوری ایک عام سی بات تھی اور تاریخی حوالوں سے یہ بات ثابت ہے اور اس قسم کے تذکروں سے تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔

متوکل عباسی کا ایک واقعہ

اس بات کی بہترین دلیل متوکل عباسی ملعون سے متعلق ایک واقعہ ہے کہ اس ملعون نے ایک مرتبہ حضرت امام علی الہادی (علیہ السلام) کے گھر اپنے چند ترکی سپاہیوں کو بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ حضرتؑ کے گھر گھس جائیں اور آپؑ کو گرفتار کر کے رات کو ہی میرے محل میں لے آئیں، جب وہ سپاہی حضرتؑ کے گھر وارد ہوئے تو آپؑ قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے، انہوں نے حضرتؑ کو قیدی بنا لیا اور متوکل عباسی ملعون کے پاس لے آئے، جب سپاہی حضرتؑ کو متوکل کے سامنے لے آئے تو متوکل ملعون کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا حضرتؑ کو دیکھتے ہی اس پر ایک طرح کا خوف طاری ہوا اور وہ امامؑ کی ہیبت اور رعب و دبدبہ سے گھبرا گیا، مجبوراً اس نے حضرتؑ کا احترام کیا اور آپؑ کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور اس ملعون کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا جو اس نے حضرتؑ کی طرف بڑھا دیا، حضرتؑ نے اسے دیکھ کر فرمایا اے حاکم! میرے گوشت اور خون میں آج تک شراب کا ایک قطرہ بھی شامل نہیں ہوا، مجھے شراب پینے کی دعوت نہ دو اور نہ ہی تمہیں اسکی پیشکش مجھ سے کرنی چاہیے، میں اس پیش کش کو قبول کرنے سے معذور ہوں، یہ سن کر اس ملعون نے اپنا ارادہ ترک کر دیا ۔ اس واقعہ میں کچھ نکات اور مطالب اور بھی موجود ہیں طوالت کی وجہ سے انہیں اس جگہ بیان نہیں کرتے۔ (تاریخ الغیبۃ الکبریٰ ص ۵۹)

اس ایک نمونہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلامی ممالک پر حکومت کرنے والے کس قدر اسلام، سنت پیغمبرؐ اور ہدایت پیغمبرؐ سے دور تھے؟ ان کے انحراف اور فاسق و فاجر ہونے کی داستانوں سے تاریخ بھری پڑی ہے، جو حضور اکرمؐ کے بیانات کی صداقت پر روشن دلیل ہے متوکل عباسی سے پہلے کے حکمرانوں، بنی امیہ کے دور سے تعلق رکھنے والے حکمرانوں، غرض حضور پاکؐ کے بعد جن کے ہاتھ میں امت مسلمہ کی قیادت و حکومت آئی، ان میں تمام وہ خرابیاں موجود تھیں جن کی طرف حدیث نبوی میں اشارہ کیا گیا ہے، آٹے میں نمک کے برابر اسلامی حکمرانوں میں نسبتاً اچھے حکمرانوں کو دیکھا جا سکتا ہے۔

بہر حال جو کچھ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا بالکل اسی طرح رونما ہوا اور اب تک ہوتا چلا آرہا ہے جس کے ہم خود شاہد ہیں۔

پانچویں پیشین گوئی

صاحب زنج کا حملہ

منجملہ وہ احادیث جن میں اس شخص کا ذکر ہوا ہے جسے صاحب زنج کہا گیا ہے ایک وہی حدیث ہے جسے ہم نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے۔

زنجی سردار کا واقعہ

صاحب زنج اور اسکی قوم کا قصہ تاریخ میں بیان ہوا ہے جو اس طرح ہے، وہ ایک ایسا شخص تھا جس نے ۲۵۵ھ میں قیام کیا، بالکل وہی سال جس میں حضرت امام مہدیؑ کی ولادت باسعادت ہے، اس کا نام علی بن محمد تھا، باوجودیکہ نظریات واعتقادات میں اسکا اہل البیتؑ سے شدید اختلاف تھا، لیکن اس کے باوجود وہ خیال کرتا تھا کہ وہ علویوں سے ہے، اس نے ۱۵ سال کے عرصہ میں ایسا فساد معاشرہ میں بپا کیا جس کی مثال نہیں ملتی، اس نے آخر کار دمشق شہر کو ۲۷۰ھ ق میں خاک وخون میں غلطان کر دیا اور اس شہر میں قتل عام کیا، وہ اپنی نسبت علویوں (سادات) سے دیتا تھا، وہ بنیادی طور پر دعویدار تھا کہ مزدور طبقہ اور غلاموں کا وہ لیڈر ہے، خوشحال طبقات کا وہ مخالف ہے، اسی لئے اسے صاحب زنج کہا جاتا تھا یعنی وہ مزدوروں اور غلاموں کا قائد وسردار تھا اسے زنجی سردار کہا جاتا تھا۔ (تاریخ الغیبۃ الکبریٰ ص ۲۷)

اس نے اسلامی معاشرہ میں بہت زیادہ فساد بپا کر کے اور عباسیوں کی حکومت کیلئے مشکلات کھڑی کیں، اس نے بصرہ اور اسی طرح دوسرے اسلامی شہروں کے رہنے والوں کو فتنہ و فساد سے دوچار کیا اور ان شہروں میں قتل وغارتگری کا بازار گرم کیا، یہ تاریخی واقعہ اس حدیث کی سچائی پر دلیل ہے نیز اس واقعہ کے رونما ہونے سے اڑھائی سو سال قبل جنہوں نے اس واقعہ اور اس شخص کی تفصیلی خبر دی وہ بھی سچے تھے۔

چھٹی پیشین گوئی

علم کا قم میں ظاہر ہونا

منجملہ ان احادیث میں ایک حدیث یہ ہے جس میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) بیان فرماتے ہیں

"عنقریب کوفہ شہر مومنین سے خالی ہو جائے گا اور کوفہ سے علم اس طرح نکل جائے گا جس طرح سانپ اپنی کنج سے نکل جاتا ہے، پھر یہ علم ایک اور شہر میں ظاہر ہوگا اس شہر کو قم کہا جاتا ہوگا، وہ شہر علم وفضیلت کا مرکز بنے گا، یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی ایسا نہیں ہوگا جو دین کے بارے آگاہ نہ ہو، یہاں تک کہ حجلہ عروسی میں بیٹھی دلہنیں بھی دین سے واقف ہو جائیں گی...... یہ واقعہ حضرت قائمؑ کے ظہور کے قریب ہوگا (آخر تک حدیث)

نجف سے علم کا قم منتقل ہونا

ہم نے اس حدیث کو اس جگہ اس لئے ذکر کیا ہے کہ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر صورت میں کوفہ (نجف اشرف) سے علم حضرت قائمؑ کے ظہور سے پہلے قم شہر کی طرف منتقل ہو جائے گا اور یہ اس وجہ سے ہوگا کہ وہاں (عراق) کا حاکم اور بادشاہ متکبر ہوگا، علماء کو اس علمی مرکز سے نکال دے گا، تعلیمی مراکز کو بند کر دے گا۔ یہ سب کچھ ہمارے دور میں ہوا ہے کہ کس طرح صدام ملعون نے نجف اشرف کے علمی مرکز کو ویران کیا اور تمام علمی رونقیں قم کی طرف منتقل ہو گئیں اور قم ہی سے دنیا کے ہر کونے میں علم کی روشنی جانے لگی اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔

بہت ساری پیشین گوئیاں جو وقوع پذیر ہو چکی ہیں

بہت سارے واقعات اور حالات جس کے بارے میں آئمہ معصومین (علیہم السلام) نے بیان کیا ہے کہ وہ حضرت مہدی (علیہ السلام) کے ظہور سے پہلے رونما ہوں گے اور وہ اب تک واقع ہو چکے ہیں اور ہم ان سب کا مشاہدہ کر چکے ہیں ہم ذیل کے بیانات میں ان محقق شدہ پیشین گوئیوں

کو پڑھتے ہیں۔

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) کی جابر جعفیؓ سے گفتگو

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا اے جابرؓ! زمین کو پکڑ لینا اور اپنے ہاتھ اور پاؤں کو بالکل حرکت نہ دینا (یعنی مکمل خاموشی اختیار رکھنا) یہاں تک کہ میں تمہارے لئے کچھ علامات بیان کرتا ہوں اگر تم انکو پالو اور ان علامات والے زمانہ میں موجود رہے تو تم ایسا ہی کرنا جو میں نے آپ کو ہدایت دی ہے۔

۱۔ بنی عباس کا آپس میں اختلاف ہوگا میرا خیال نہیں کہ تم اس زمانہ کو پاسکو لیکن اس بات کو ان کیلئے تم میری طرف سے بیان کر دینا جو تیرے بعد آئیں گے۔

۲۔ آسمان میں ایک آواز دینے والا ندا دے گا۔

۳۔ تمہارے لئے دمشق سے فتح وکامرانی کے اعلان کی آواز آئے گی۔

۴۔ شام کی بستیوں میں سے ایک بستی زمین میں دھنس جائیگی اس بستی کو جابیہ کہا جاتا ہوگا۔

۵۔ مسجد دمشق کی دائیں جانب منہدم ہو جائے گی۔

۶۔ دین سے برگشتہ ترکی کے لوگ شورش بپا کریں گے۔

۷۔ اور انکے پیچھے روم (یورپ) سے فتنہ آئے گا۔

۸۔ ترکیہ والے برادران، اس قدر آگے بڑھیں گے کہ وہ پورے جزیرۃ العرب کا کنٹرول سنبھال لیں گے۔

۹۔ دین سے منحرف لوگ روم (یورپ) کی طرف حرکت کریں گے اور رملہ (فلسطین) تک جا پہنچیں گے۔

اے جابرؓ اس سال مغرب پوری روئے زمین پر بہت زیادہ اختلاف پھیلائے گا اور مغرب زمین کا آغاز شام سے ہے۔ (الغیبۃ النعمانی ص ۱۸۷، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۳۷)

ظہور کی نشانیوں کی فہرست

شیخ مفیدؒ نے اپنی کتاب الارشاد میں ظہور کی نشانیوں کی ایک فہرست دی ہے جو کہ اس طرح ہے، ان میں سے بعض ظاہر ہو چکی ہیں اور بعض کا انتظار ہے اور کچھ نشانیاں ایسی بھی ہیں جو اس وقت ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے قیام کے بارے میں بہت ساری نشانیاں بیان ہوئی ہیں اور آپؑ کے قیام سے پہلے جو حالات اور واقعات رونما ہونگے انکے متعلق ہمیں خبر دی گئی ہے منجملہ ان نشانیوں سے ہم درج ذیل کو بیان کرتے ہیں۔

۱۔ شام میں سفیانی کا خروج ۲۔ حسنی سید کا قتل کیا جانا

۳۔ بادشاہی، سلطنت اور حکومت پر بنی عباس کا اختلاف

۴۔ سورج گرہن ۱۵ رمضان کو لگنا اور پھر اسی ماہ کے آخری دنوں میں چاند گرہن لگنا کہ ہر دو حالتیں طبیعت اور عادی نظام کے برعکس ہوں گی۔

۵۔ صحرا اور بیابان میں لشکر کا دھنس جانا (مدینہ اور مکہ کے درمیان)

۶۔ مشرق میں زمین کا دھنس جانا۔

۷۔ مغرب میں زمین کا دھنس جانا۔

۸۔ سورج کا زوال (ظہر) سے لیکر عصر کے آدھے وقت تک حرکت نہ کرنا۔

۹۔ مغرب سے سورج کا طلوع کرنا۔

۱۰۔ پشت کعبہ پر نفس زکیہ کا قتل کیا جانا۔

۱۱۔ کوفہ ہی میں ستر نیک اور صالحین کا قتل ہونا

۱۲۔ رکن اور مقام کے درمیان سید ہاشمی کا سر قلم کیا جانا

۱۳۔ مسجد کوفہ کی دیوار کا منہدم ہونا، خراب ہو جانا

۱۴۔ خراسان سے سیاہ پرچموں کا ظاہر ہونا

۱۵۔ یمانی سید کا قیام

۱۶۔ مصر میں مغربی شخص کا ظاہر ہونا اور اسکا شام پر حکومت کرنا

۱۷۔ جزیرۃ العرب میں ترکیوں کا اترنا

۱۸۔ رومیوں (یورپی افواج) کا ساحل پر اترنا

۱۹۔ مشرقی ستارہ کا طلوع کرنا جو چاند کی مانند روشن ہوگا اور پھر وہ اس طرح سے جھکے گا جیسے تیر کمان کے سرے آپس میں ملتے ہیں۔

۲۰۔ آسمان میں سرخی ظاہر ہوگی جو پوری فضاء میں پھیل جائے گی

۲۱۔ مشرق میں سخت قسم کی آگ ظاہر ہوگی جو تین یا سات دن تک آسمان پر باقی رہے گی۔

۲۲۔ عربوں پر سختیوں کا خاتمہ اور ان کا شہروں پر حکومت کرنا، اور عجمیوں کے غلبہ سے آزاد ہوجانا (شاید ترکیوں کی حکومت سے آزاد ہونا مراد ہو یا انگلستان اور دیگر یورپین ممالک کے تسلط سے آزاد ہونا مراد ہو جیسا کہ آج کل ہے)

۲۳۔ مصر کے صدر کا خود مصریوں کے ہاتھوں قتل ہونا

۲۴۔ ایسے پرچموں کا ظاہر ہونا جو خراسان کی جانب حرکت کریں گے

۲۵۔ مغرب سے فوج وارد ہوگی تا کہ (عراق میں) حیرت اور سرگردانی سے امن قائم ہو جائے۔

۲۶۔ مشرق سے بھی اسی طرح کے پرچموں کا (عراق میں) وارد ہونا

۲۷۔ فرات کے بند کا ٹوٹنا اس طرح کہ فرات کا پانی کوفہ کی گلی، کوچوں اور گھروں میں داخل ہوجائے گا۔

۲۸۔ ۶۰ نبوت کے جھوٹے دعویداروں کا شورش بپا کرنا

۲۹۔ آل ابی طالبؑ سے بارہ افراد کا شورش بپا کرنا کہ ان میں سے ہر ایک اپنی امامت کا دعویدار ہوگا۔

۳۰۔ جلولاء اور خانقین کے درمیان بنی عباس کا بلند مرتبہ اور شان والے ایک مرد کو جلایا جانا

۳۱۔ اس جگہ پر پل بنانا جو جگہ بغداد اور مدینہ سلام کے درمیان ہے

۳۲۔ دن کے شروع میں سخت سیاہ آندھی کا چلنا

۳۳۔ ایسا زلزلہ آنا کہ جس میں بہت سارے لوگ غرق ہو جائیں گے۔

۳۴۔ ایسا خوف و ہراس جس سے عراق اور بغداد میں رہنے والے مبتلا ہوں گے۔

۳۵۔ اچانک اموات کا ہونا

۳۶۔ معاشی بحران، قحط، اموال کی کمی، کساد بازاری، اسی اثناء میں لوگوں نے اس دوران جو زراعت اور کھیتی باڑی کی ہوگی اس پر ٹڈیوں کا حملہ ہوگا جو پوری کاشت شدہ زمین کو ویران کر دیں گی۔

۳۷۔ عجمیوں کے دو گروہوں کے درمیان اختلافات اور انکا بہت زیادہ خون بہایا جانا

۳۸۔ عوام کی حکمرانوں کے خلاف بغاوت اور انکا قتل عام

۳۹۔ بدعت گزاروں میں سے کچھ کا بندر اور کچھ کا خنزیر کی شکل میں مسخ ہو جانا

۴۰۔ مزارعوں اور ہاریوں کا وڈیروں اور مالکوں کی زمینوں پر قبضہ کر لینا

۴۱۔ آسمان سے ایک آواز کا آنا جسے تمام زمین والے اپنی اپنی زبان میں سمجھ لیں گے

۴۲۔ عوام کیلئے سورج کی قرص (ٹکیہ) میں انسان کی شکل، چہرے اور جسم کا نظر آنا۔

۴۳۔ ایسے مردے جو قبروں سے اس دنیا میں دوبارہ واپس آجائیں گے اور یہ ۲۴ دن مسلسل بارش برسنے کے بعد ہوگا کہ اس طرح زمین مردہ و ویران ہونے کے بعد زندہ اور آباد ہو جائے گی اور اس کی برکات نمایاں ہوں گی۔

شیعوں کیلئے اچھی خبر

ان حالات کے بعد وہ شیعہ جو حق کے معتقد ہوں گے۔ یعنی ان کا اپنے امامؑ پر یقین کامل ہوگا ان سے مصائب اور آلام برطرف ہو جائیں گے اور انہیں حضرت مہدی (علیہ السلام) کے

ظہور کی اطلاع ملے گی کہ آپ نے مکہ میں ظہور فرمایا ہے ان کی مدد اور نصرت کیلئے شیعہ مکہ کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ (الارشاد ج ۲ ص ۳۶۸، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۳۰ نسیارہ الاسلام ص ۱۷۵)

تحقق شدہ واقعات

ان دو روایات میں جو واقعات و حادثات و حالات کا ذکر ہوا ہے اور یہ ظہور سے قبل رونما ہونگے ان میں سے جو وقوع پذیر ہو چکے ہیں وہ کچھ اس طرح ہیں

۱۔ ابو مسلم خراسانی کے قیام سے خراسان سے سیاہ پرچم ظاہر ہونے والی بات پوری ہو چکی ہے۔

۲۔ مصر میں مغربی کا ظہور جو شامات پر حکومت کرے گا تو یہ واقعہ ۲۹۶ھ مغربی فاطمی کے قیام سے پورا ہو چکا ہے جس نے شمالی افریقہ سے اپنی دعوت کا آغاز کیا اور سخت جنگوں کے بعد مصر کے راستہ شام پر حکومت قائم کی۔

۳۔ ترکیوں کا جزیرۃ العرب میں وارد ہونا، جزیرۃ العرب کی سرزمین ۹۴۱ھ سے ۱۳۳۵ھ ق تک حکومت عثمانی ترکی کے زیر کنٹرول رہی، پہلی جنگ عظیم میں برطانیہ کے قبضہ کرنے پر اس کے غلبہ کا خاتمہ ہوا، یہ خبر پوری ہو چکی ہے۔

۴۔ رملہ میں رومیوں کا ورود، آئمہ کی گفتگو میں یورپ کو روم کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے، رملہ ایک جگہ کا نام ہے جو شام میں بھی ہے اور مصر میں بھی ہے، فلسطین میں بھی ہے، تو مصر پر فرانس "نائیلون بناپارٹ" کا قبضہ کرنا اور پھر شام پر بھی فرانس کا قبضہ اور عثمانیوں (ترکیہ) کا شام پر قبضہ اس واقعہ کی تصدیق ہے۔

۵۔ عربوں کا عجمیوں سے آزاد ہونا...... یہ زمانہ جس میں ہم زندگی گزار رہے ہیں کہ اس میں عرب علاقوں پر خود عرب حکمرانی کر رہے ہیں ان پر بظاہر غیر عرب حکمران نہیں ہیں۔

۶۔ مصری صدر کا قتل ہونا...... مصر کے صدر انور سادات مصری شخص خالد اسلامبولی کے ہاتھوں قتل ہوئے۔

۷۔ عجمیوں کے دو گروہوں کے درمیان اختلافات، جنگ عظیم دوم میں یورپ کے درمیان شدید اختلاف ہوا، فرانس، جرمنی، برطانیہ کے درمیان جنگ ہوئی یا پھر ترکیہ اور یونان کے درمیان جنگ ہوئی البتہ اس حدیث کے اس جز کو سمجھنے کیلئے جنگ عظیم اول اور جنگ عظیم دوم کے واقعات وحالات کو پڑھا جائے، جو انیسویں صدی کے پہلے نصف میں ہوئی۔

اسی طرح اور بھی واقعات ہیں جو وقوع پذیر ہو چکے ہیں اور کچھ کی انتظار ہے (جیسے کوفہ میں سید کا قتل اور اس کے ہمراہ ستر صالحین کا قتل تو یہ شہید محمد باقر الصدر پر بھی صادق آتا ہے اور ہو سکتا ہے یہ واقعہ ابھی رونما ہونا ہو، عراق اور بغداد میں خوف و ہراس، قحط، معاشی بحران، کساد بازاری، قتل وغارت گری، اور مغربی افواج کا امن قائم کرنے کے لئے وارد ہونا اور عوام کا اپنے حکمرانوں کے خلاف قیام اور عوام کا قتل عام یہ سب کچھ اس وقت موجودہ حالات میں عراق کے واقعات پر صادق آرہا ہے ''مترجم'') یہ سب کچھ حضرات معصومینؑ کے بیانات کی صداقت کی دلیل ہے، جو کچھ ہو چکا ہے بھی اس بات کو بھی ثابت کر رہا ہے کہ اب تک جو کچھ نہیں ہوا وہ بھی ضرور ہو گا۔

ہماری ذمہ داری

۱۔ اب ہم پر ہے کہ ہم ان حضراتؑ سے اپنا معنوی، روحانی اور دلی ارتباط اور تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کریں اور فقط عقائدی معلومات پر ہی اکتفاء نہ کریں جو لوگ اس قسم کی روایات اور احادیث کے بارے زیادہ آگہی چاہتے ہیں وہ درج ذیل کتابوں کی طرف رجوع کریں۔

الف) الـغـيـبـة النعمانی، یہ کتاب محمد بن ابراہیم بن جعفر نعمانی، جو ابن ابی زینب کے نام سے معروف ہے، نے لکھی ہے آپ تیسری صدی ہجری کے علماء سے ہیں اور آپ ثقۃ الاسلام یعقوب کلینیؒ صاحب الکافی کے شاگردوں سے ہیں، یہ کتاب انتہائی عمدہ اور قیمتی ترین سرمایہ ہے جو اس عنوان پر موجود ہے شیخ مفیدؒ نے اپنی کتاب ''الارشاد'' میں ان کی تعریف کی ہے جو اس کتاب کی اہمیت کو مزید بڑھا دیتی ہے۔

ب) کمال الدین وتمام النعمۃ شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ القمی ''معروف بہ شیخ

صدوقؒ' کی کتاب ہے جو چوتھی صدی ہجری کے علماء سے ہیں، تاریخ وفات ۳۸۱ھ ہے

ج) کتاب الـــــغیبۃ شیخ طوسیؒ شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی تاریخ وفات ۴۲۰ھ کی تالیف ہے۔

انتہائی شیریں لمحات

اب جب کہ اس سارے سلسلے کا انجام انتہائی شیریں اور لذت آور ہے تو بہتر ہے کہ ہم اس کیلئے اپنے دلی جذبات، اپنا روحانی اور معنوی رابطہ حضرتؑ کی ذات کے ساتھ بڑھادیں اور اسے انتہائی بلند اور اعلیٰ حد تک پہنچادیں اور اپنے تمام وجود سے اس انتہائی بھاری ذمہ داری کا احساس کریں جو آئمہ معصومین (علیہم السلام) نے ہمارے لئے بیان کر کے ہماری گردنوں پر ڈال دی ہے...... اس طرح سے کہ اپنی زندگی کے تمام لمحات میں، اپنی تمام حرکات وسکنات میں، خود کو حضرت ولی العصرؑ کے سامنے قرار دیں اور خود کو آنحضرتؑ کی حمایت کے دائرہ کے اندر موجود پائیں اور ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے غافل نہ رہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اَنْصَارِهِ وَمُحِبِّيْهِ وَمَوَالِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ فِيْهِ وَاحْفَظْهُ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

باب دوم

دوران ظہور کے اوصاف وحالات

روایات سے سال ظہور کی تعریف وتوصیف

سال ظہور سے مخصوص علامات

ظہور کے دوران کے اوصاف وحالات

ظہور سے پہلے جو حادثات رونما ہوں گے ان کی طرف کلی اور اجمالی اشارہ

ظہور سے پہلے کی نشانیاں

• وہ احادیث جو ظہور کے نزدیک کے دنوں کی تصویر پیش کرتی ہیں اور اس دورانیے کے حالات کو بیان کرتی ہیں ہم انہیں ذیل میں دیئے گئے چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

ا۔عصر ظہور

کچھ احادیث وہ ہیں جن میں ظہور سے پہلے کے عمومی حالات کو بیان کیا گیا ہے منجملہ ان احادیث میں سے وہ حدیث ہے جسے ابن عباسؓ نے نقل کیا ہے اور حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ نے جناب سلمانؓ سے آخری زمانہ اور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے قیام کے حالات کو بیان کیا ہے کہ جن حالات کے متعلق سلمان کو یقین بھی نہیں آتا تھا کہ ایسا بھی ہوگا اس لئے وہ بار بار ہر حالت کے بیان کئے جانے کے بعد رسول اللہؐ سے مزید تسلی کے لئے حیرانگی کے ساتھ پوچھتے تھے یارسول حق کیا ایسا ہی ہوگا۔ جیسے آپ بیان کررہے ہیں؟

یہ حدیث پوری ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اس میں درج شدہ حالات وواقعات کو عصر ظہور کے بارے قرار دے سکتے ہیں اور یہ عمومی، کلی اور اجمالی صورتحال ہے۔

۲۔عصر ظہور کے سال

وہ احادیث جو ظہور کے سالوں کا جائزہ پیش کرتی ہیں اور ظہور سے قبل کے واقعات، حادثات اور نشانیوں کو زیادہ واضح انداز سے بیان کرتی ہیں اور اس دائرہ کو محدود تر کر کے انہیں مشخص کرتی ہیں اور یہ وہی علامات اور نشانیاں ہیں جنہیں شیخ مفیدؒ نے اپنی کتاب الارشاد میں بیان کیا ہے، ان میں سے کچھ نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں اور کچھ کے ظہور کی انتظار ہے اور احادیث بھی موجود ہیں اور یہ سب کچھ آئمہ کی پیشین گوئیوں سے اور مستقبل کے حالات کے بارے میں

ہے۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

''ایسی حالت ہوگی کہ لوگ عرفات میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے کہ اچانک ان کے پاس ایک سوار تیز رفتار ناقہ پر آئے گا (ناقہ ذعلبہ پر سوار ہوگا) اس کے آتے ہی وہ سب لوگوں کو خلیفہ (حاکم وقت) کے مرنے کی اطلاع دے گا اس کی موت کے وقت فرج آل محمدؐ ہوگی (آل محمد (علیہم السلام) کی حکومت کا قیام ہوگا) اور سارے لوگوں کی مشکلات حل ہوں گی'' (یعنی عادلانہ نظام کے قیام کا آغاز ہوگا) (الغیبۃ النعمانی ص ۱۷۹ بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۴۰ بشارۃ الاسلام ص ۱۳۲)

ایک حاکم حجاز بنام عبداللہ کے مرنے کی خبر

ابو بصیرؓ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے یہ کہتے ہوئے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ جو بھی عبداللہ کے جانے کی ضمانت مجھے دے گا میں اس کے لئے قائم کی (آمد کے لئے) ضمانت دیتا ہوں۔ پھر آپؑ نے فرمایا جب عبداللہ مرے گا تو اس کے بعد عوام کسی ایک شخص پر اکٹھے نہ ہوں گے اور (حجاز کی) حکومت کا سلسلہ متزلزل اور ڈانواں ڈول رہے گا اور آخرکار آپ کے صاحب (حضرت ولی العصرؑ) پر جا کر رکے گا (انشاء اللہ تعالیٰ) (اس کے مرنے سے) ان کی سالوں پر محیط حکومت ختم ہو جائے گی اور نئی قائم ہونے والی حکومت مہینوں اور دنوں کی ہوگی یعنی متعین مہینوں اور دنوں میں تبدیل ہوں گی جب کہ پہلے سالوں میں تبدیل ہوتی تھیں۔

تو میں نے سوال کیا کیا یہ سلسلہ طولانی ہوگا؟ تو آپؑ نے فرمایا'' ہرگز نہیں یہ سلسلہ زیادہ دیر نہیں رہے گا''۔

اس روایت سے واضح ہو رہا ہے کہ عبداللہ نامی شخص حجاز کا آخری بادشاہ ہوگا اس کے مرنے کے بعد شاہزادوں کی حکومت مہینوں اور دنوں میں تقسیم ہو جائے گی بعض روایات میں آیا ہے کہ ۱۵، ۱۵ دنوں میں حکومت بدل جائے گی۔۔ ۔اسی طرف مولاؑ کا اشارہ ہے کہ یہ تبدیلی کا سلسلہ

زیادہ دیر نہیں چلے گا۔
روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ عبداللہ کے مرنے کے بعد یکے بعد دیگرے چند روز نے ذبح ہو گئے،
یہ بات اس بات سے کنایہ ہے کہ حکمران بننے والے شہزادے جلدی جلدی مریں گے۔
حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے روایت ہے کہ "جب فلاں کی اولاد کے درمیان اختلافات ہو جائیں گے تو اس وقت (آل محمدؐ کی حکومت کے قیام) فرج آل محمدؐ کی انتظار کرنا، مومنین کے اس وقت تک حالات سازگار نہ ہوں گے جب تک کہ فلاں کے بیٹوں کے درمیان اختلاف نہ ہو جائے گا جب ان میں اختلاف ہو جائے تو پھر ماہ رمضان میں آواز آنے کی توقع رکھنا اور قائم کے خروج کی امید رکھنا۔
جب ایسا ہو گا تو دوسرے لوگ اس "حکومت" کے بارے میں طمع و لالچ کریں گے ان کا اتحاد ٹوٹ جائے گا، اس کی بات ایک سند ہے کہ سفیانی خروج کرے گا۔
آپؑ نے فرمایا یہ بات بھی حتمی ہے کہ فلاں کی اولاد بادشاہ بنے گی پھر وہ بادشاہت پر اختلاف کریں گے اور ان کی سلطنت بکھر جائے گی، ان کا معاملہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گا۔ "یہ ظہور کے سال کے نزدیک کے واقعات و حالات ہیں۔ (الغیبۃ نعمانی ص ۱۷۱، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۳۹)

۳۔ سال ظہور

اس حصہ کی احادیث میں واقعات و حالات کو بہت ہی محنت کے ساتھ اور حساب اور تاریخ سے بیان کیا گیا ہے بلکہ ظہور کے سال کی دوسری شش ماہی یعنی ظہور امامؑ سے چھ ماہ پہلے کے متعلق یوں بیان ہوا ہے۔

۱۔ رجب میں سفیانی کی شورش شروع ہوگی۔
۲۔ ماہ رمضان میں آسمان سے ندا آئے گی۔
۳۔ 25 ذالحجہ کو نفس زکیہ کا قتل ہوگا۔
۴۔ رجب سے شروع ہونے والا حالات و واقعات کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا اور

اسی سال کے محرم میں اس کا اختتام ہوگا اور اس سال کا عاشورا ہفتہ کے دن ہوگا (دوسری روایات کے مطابق جمعہ کا دن ہوگا) اور اسی دن حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا ظہور پر نور ہوگا۔

اس بارے میں بعض اور روایات جو محرم کے دوران ہونے والے واقعہ کو ذرا تفصیل سے بیان کرتی ہیں ان کی طرف آگے اشارہ ہوگا۔

یہ وہ روایات ہیں جو ظہور پر نور کے بارے حتمی علامات کو بیان کر رہی ہیں اور یہ سب علامات اس بڑے واقعہ سے پہلے رونما ہوں گی، یہ ساری علامات مسلمات سے ہیں، ہمیں ان کے وقوع پذیر ہونے کا یقین ہے، بعض علامات کی تقدیم وتاخیر ان علل واسباب کی وجہ سے ہوسکتی ہے جو اس وقت سے خاص ہیں لیکن ایسا ہونا یقینی بات ہے کہ ان کے وقوع پذیر ہونے میں تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔

مومنین کی ذمہ داری

سب مومنوں پر واجب ہے کہ وہ ان علامات کو اچھی طرح جانتے اور پہچانتے ہوں اور جو لوگ مہدیؑ ہونے کے جھوٹے دعوے کریں گے ان علامات کی روشنی میں پوری قاطعیت کے ساتھ ان کو جھٹلائیں اور کسی جھوٹے دعویدار کے دام میں نہ پھنسیں، ان حتمی علامات کے وقوع پذیر ہو جانے کے بعد مومنین کیلئے خوشحالی آئے گی اور خداوند متعال انکی پریشانیوں کو ختم کردے گا۔

تمام آئمہ (علیہم السلام) کا اتفاق

ہمارے سارے آئمہ جس وقت حضرت مہدیؑ کے بارے میں گفتگو کرتے تھے اور ان کے ظہور کی نشانیاں اور ان کے ظہور کے قریب ہونے کے متعلق بات کرتے تھے اور بعض اوقات اس بات کو بھی یاد دلاتے تھے کہ ان علامات میں سے کچھ علامات ظہور کی حتمی نشانیوں سے ہیں اس طرح سے کہ اگر۔ متحقق نہ ہوئیں تو حضرت مہدی (علیہ السلام) کا ظہور نہ ہوگا (خداوند کی مدد اور توفیق سے) ہم ان پانچ حتمی نشانیوں اور علامات کا تجزیہ کریں گے اور ان کے بارے اس کتاب میں تفصیلی بات چیت بھی کریں گے جن کے ظاہر ہوئے بغیر حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا ظہور نہ

ہوگا۔

۴۔ قیامت بپا ہونے کی نشانیاں

یہ نشانیاں کچھ اس ترتیب سے ہیں۔

۱۔ زمین کے اندر سے ایک رینگنے والا (دابۃ الارض) نکلے گا اور لوگوں سے گفتگو کرے گا۔

۲۔ سورج مغرب سے طلوع کرے گا۔

۳۔ ایک آگ زمین کی گہرائیوں سے نکلے گی اور لوگوں کو میدان محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی..... منجملہ ان روایات سے حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) کی یہی روایت ہے، جس کو آپ نے رسول اللہؐ سے نقل کیا ہے۔

قیامت سے قبل وقوع پذیر ہونے والے واقعات

قیامت بپا ہونے سے پہلے دس علامات کا ہونا ضروری ہے

۱۔ سفیانی کا خروج ۲۔ دجال کا خروج ۳۔ دخان (دھواں) کا پھیل جانا

۴۔ دابۃ الارض کا خروج ۵۔ قائم کا خروج

۶۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ۷۔ حضرت عیسیٰؑ کا فضاء سے اترنا

۸۔ مشرق میں زمین کا دھنسنا ۹۔ جزیرۃ العرب میں زمین کا دھنسنا۔

۱۰۔ عدن شہر کی گہرائیوں سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔

البتہ ان میں بعض کا تعلق حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور سے ہے اور بعض بالکل قیامت بپا ہونے کے قریب قریب واقع ہوں گی جیسے حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے زمین پر آنا مشرق میں زمین کا دھنسنا، جزیرۃ العرب میں زمین کا دھنسنا۔

باب سوم

ظہور والے سال کی مخصوص نشانیاں

سال ظہور کی مخصوص علامات

اس کتاب میں ہماری کوشش ہے کہ ان حادثات وواقعات وحالات اور سانحات کی طرف قارئین کو متوجہ کریں جو حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور پر نور کے سال میں رونما ہوں گے، وہ سال ایسا ہے جس سے پہلے تمام علامات ونشانیاں سامنے آچکی ہوں گی کہ جن کے بعد وہ سال آن پہنچے گا جس سال میں حضرت مہدیؑ کی آمد متوقع ہوگی۔

معصومین (علیہم السلام) کی روایات میں جو کچھ بیان ہوا ہے اسے زمانہ کے حساب سے ترتیب وار لکھا گیا ہے تاکہ مومنین کے اذہان میں ایک کلی تصور حادثات وواقعات کے حوالے سے نقش ہو جائے اور ان علامات سے بھی واقف ہو جائیں جن کا حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی آمد سے قبل واقع ہونا حتمی ہے۔

ضروری وضاحت

یہاں پر مومنین کے لئے یہ وضاحت کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ امام مہدیؑ کا ظہور ایک الٰہی وعدہ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ کسی حالت اور واقعہ کا حتمی طور پر وقوع پذیر ہونا ہے، حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا آخری دور میں تشریف لانا اور اللہ کی زمین پر الٰہی نظام قائم کرنا، یہ سب الٰہی وعدہ سے مربوط ہے جس میں تبدیلی نہیں ہے، جبکہ حتمی علائم ونشانیوں کا معنی یہ ہے کہ ایسا ضرور ہونا ہے البتہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے تحت ان حتمی واقعات کو اعلیٰ مصلحت کے تحت اور اپنی حکمت کے حوالے سے تبدیل بھی کر سکتا ہے لیکن اس تبدیلی کا علم سوائے اللہ کے کسی اور کو نہیں ہے لہٰذا ہمیں تو جو کچھ روایات سے سمجھ آرہا ہے اسی پر ایمان رکھنا ہوگا اور جن علامات کو حتمی قرار دیا گیا ہے انہیں حتمی علامات کے عنوان سے لینا ہوگا اور اس بارے میں بداء اور تبدیلی کا نظریہ نہیں رکھنا ہوگا البتہ اس کی جزئیات میں تبدیلی اور اس کی تفصیلات میں تقدیم وتاخیر ممکن ہے۔

ظہور کے بارے میں حتمی نشانیاں

بہت ساری روایات میں جو کچھ بیان ہوا ہے جب ان کا جائزہ لیتے ہیں تو حتمی علامات پانچ بنتی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ پانچ نشانیاں قائم کے قیام سے پہلے ہیں۔

۱۔ یمانی کا خروج ۲۔ سفیانی کا خروج۔ ۳۔ آسمانی نداء

۴۔ مدینہ اور مکہ کے درمیان، بیداء نامی زمین کا دھنس جانا ۵۔ نفس زکیہ کا قتل ہونا

ظہور کے سال کے واقعات اور حالات بہت زیادہ ہیں، ہم ان واقعات میں سے جو بہت ہی واضح ہیں اور وقوع کے زمانہ کے قریب ہیں، اس بارے روایات سے جو کچھ سمجھا جاسکتا ہے اس کو سامنے رکھ کر بعض علامات اور نشانات کی طرف اشارہ کرتے ہیں...... اصل بحث شروع کرنے سے پہلے ان حالات اور واقعات جن کی طرف اجمالی اشارہ ہو چکا ہے جو کلی اور عمومی طور پر ظہور کے سال پر اور اس سال کی خصوصیات پر دلالت کرتی ہیں...... ان کا جائزہ لیتے ہیں۔

ا۔ ظہور کے سال کا طاق ہونا

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے روایت ہے کہ حضرت قائم آل محمدؐ طاق سال میں ظہور کریں گے (۱،۳،۵،۷،۹) کا عدد ہو سکتا ہے۔

(اعلام الوری ص ۴۳۰، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۹۱ منتخب الاثر ص ۴۶۴)

یہ حدیث ظہور کے سال کو اجمالی طور پر بیان کر رہی ہے لیکن کچھ روایات اور ہیں جو ظہور کے سال کو اس سے زیادہ مشخص اور واضح کر کے بیان کر رہی ہیں۔

ابو بصیرؒ نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے روایت بیان کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا ”حضرت قائمؑ عاشورا کے دن قیام فرمائیں گے اور یہ وہ دن ہے جب حضرت امام حسین (علیہ السلام) بن علی (علیہ السلام) کو قتل کیا گیا... گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ دن ہفتہ کا ہے اور محرم الحرم کا عاشورا ہے، آپؑ رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہیں، جبرائیلؑ آپؑ کے سامنے بیعت کے لئے آواز دے رہے ہوں گے آپؑ کے شیعہ جو زمین کے اطراف میں پھیلے ہوں گے وہ سب کے سب ہر طرف

سے کھنچ کر آپؑ کے گرد جمع ہو جائیں گے، آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پس اللہ تعالی زمین کو آپؑ کے وسیلہ سے عدالت اور انصاف کے ساتھ اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی"۔ (الارشاد ج ۲ ص ۳۷۹، اعلام الوری ص ۴۳۰)

یہ روایات اور اس قسم کی دوسری روایات جو ہمیں یہ بتا رہی ہیں کہ جس سال انشاء اللہ ظہور پر نور ہوگا اس سال کی خصوصیات کو ہم ان روایات کی روشنی میں بیان کر سکتے ہیں، ہم اس سال کو عددی لحاظ سے اور اسلامی کیلنڈر کے اعتبار کو سامنے رکھ کر بیان کر سکتے ہیں اور وہ کچھ اس طرح ہے۔

آپؑ کے ظہور کا سال طاق ہوگا، آخری آفتاب امامت کا طلوع ہفتہ کے دن ہوگا (یا جمعہ کے دن ہوگا) محرم الحرام کی دس تاریخ ہوگی، اور اس سال روز عاشورا ہفتہ کا دن ہوگا یا جمعہ کا دن ہوگا۔

اس سال بارشیں بہت زیادہ ہوں گی

ظہور کے سال کی نشانیوں سے ایک یہ ہے کہ اس سال بارشیں بہت زیادہ ہوں گی ان بارشوں کے نتیجہ میں محصولات، میوہ جات، کھجوریں، خراب ہو جائیں گی کیونکہ بارش بعض اوقات رحمت کا وسیلہ ہے اور بعض اوقات عذاب اور بدبختی کا سبب بن جاتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں

حضرت قائم (علیہ السلام) کے ظہور سے پہلے بہت زیادہ بارشیں ہوں گی، ان بارشوں سے پھل، میوہ جات، محصولات، درختوں پر لگی ہوئی کھجوریں خراب اور فاسد ہو جائیں گی آپ لوگ اس واقعہ کے رونما ہونے کے بارے میں شک مت کرنا۔

سعید بن جبیر نے اس طرح نقل کیا ہے جس سال میں حضرت قائم قیام فرمائیں گے زمین پر ۲۵ بارشیں برسیں گی کہ تم ان بارشوں کے اثرات اور برکات کا مشاہدہ کرو گے۔

اور اس بنیاد پر اس جیسی احادیث کے معانی کو سمجھ سکتے ہیں کہ نمونہ کے طور پر حضرت امام جعفر

صادق (علیہ السلام) سے ایک اور روایت ملاحظہ ہو۔

''کامیابی اور فتح کے دن دریائے فرات اُمڈ پڑے گا، اس کا پانی کوفہ کی گلی کوچوں میں داخل ہو جائے گا''

ان روایات سے یہ بات بڑی واضح ہے کہ حضرت قائمؑ نے جس سال خروج فرمانا ہے اس سال بارشیں بہت ہوں گی، فرات میں بڑا سیلاب آئے گا۔

ظہور کی سرزمین

آپ ان علامات میں ایک بات مشترک پائیں گے کہ حضرتؑ کے قیام سے قبل اور آپؑ کے قیام کرنے والے سال میں جن حالات اور واقعات کا تذکرہ ہے ان کا تعلق اور ان کے وقوع کی جگہ، سرزمین عرب ہے اور یہ شاید اس لئے ہے کہ آپؑ کا ظہور پرنور مکہ میں ہوگا اور پھر آپؑ کے انقلاب کا آغاز بھی اسی جگہ سے ہونا ہے اور عراق کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ فرات کے کنارے کوفہ و نجف و کربلاہی میں آپ کی مرکزی حکومت قائم ہوگی، آپ کی آمد سے قبل جن ممالک میں حالات نے دگرگوں ہونا ہے ان میں شام، مصر، لبنان، حجاز مقدس، عراق، یمن مجموعی طور پر جزیرۃ العرب اور ایران، طالقان، قزوین، شیراز، مسجد سلمان، اصطخر، قم المقدسہ و خراسان کا خصوصی ذکر ہے، البتہ عمومی نشانیوں میں پوری دنیا کے حالات کا ذکر ہے، اس دور کی مادی ترقی، اس دور کے انسانوں کے حالات، جنگیں، بیماریاں، قحط، بدامنی، بے آرامی، بے چینی ... ان سب کا تذکرہ موجود ہے، البتہ ظہور کے سال اور اس کے قریب قریب کے واقعات و حالات کا تعلق مرکز اسلام سے ہے ان روایات میں اس جگہ اور علاقہ، خطہ کے بارے میں ذکر ہے جہاں پر آپؑ کا ظہور ہونا ہے، جہاں سے آپؑ کا عالمی انقلاب شروع ہوگا جس علاقے میں آپ کی حکومت کا ہیڈ کوارٹر ہوگا، پھر ان واقعات میں مخاطب خود مسلمان اور شیعہ حضرات ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے زمانہ کے امامؑ کی انتظار میں ہیں، اور براہ راست یہی لوگ مخاطبین رہے ہیں، اسلئے ان کے ارد گرد کے ماحول میں جو کچھ ہونا ہے اس کا حوالہ ان روایات میں ملتا ہے۔

۳۔ زمین پر زلزلوں، عمومی پریشانیوں، اور فتنوں کا سال

حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ "آپؑ کے ظہور کی علامات سے ہے کہ آپؑ نے جس سال ظہور فرمانا ہے اس سال زلزلے بہت زیادہ ہوں گے، سردی بہت پڑے گی۔

آپ نے فرمایا" میں آپ کو حضرت مہدی (علیہ السلام) کی آمد کے بارے میں بشارت دیتا ہوں کہ اس سال لوگوں میں اختلافات بہت زیادہ ہوں گے، زلزلے ہوں گے، آپؑ کے ظہور سے پہلے ایسا قتل و فساد ہوگا جو رکے گا نہیں یعنی حضرت مہدیؑ کی آمد پر ہی یہ قتل و غارت گری و فتنہ و فساد کا سلسلہ رکے گا"۔

(یوم الخلاص ص ۵۳۳، بیان الائمہ ج ۳ ص ۳۳۳، المہدی من المہدی ص ۳۹، کمال الدین ص ۶۵۵، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۱۷۲)

حضرت قائمؑ سے پہلے دو طرح کی اموات

☆ ایک سرخ موت ہوگی ☆ ایک سفید موت ہوگی

اس طرح سے کہ ہر سات افراد سے پانچ مر جائیں گے۔

(یوم الخلاص ص ۵۳۳، بیان الائمہ ج ۳ ص ۳۳۳، المہدی من المہدی ص ۳۹، کمال الدین ص ۶۵۵، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۱۷۲)

حضرت علی (علیہ السلام) نے فرمایا" حضرت مہدی (علیہ السلام) سے پہلے سرخ اور سفید موت ہوگی، ٹڈیوں کا حملہ ہوگا اور یہ خون کے رنگوں کی مانند ہوں گی، سرخ موت جنگ کے نتیجہ میں ہوگی، سفید موت بیماری طاعون (کینسر) کے نتیجہ میں ہوگی"۔

(الغیبۃ النعمانی ص ۱۸۵، الارشاد ج ۳ ص ۳۷۲) الغیبۃ شیخ الطوسی ص ۲۶۷)

ماہِ صفر سے ماہِ صفر تک جنگ

عبداللہ بن یسار نے بھی حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا" جس وقت اللہ تعالیٰ قائم آل محمدؑ کے ظہور کا ارادہ فرمائے گا تو ماہ صفر سے جنگ کا آغاز ہوگا جو اگلے سال کے ماہ صفر تک رہے گی اور وہی ہمارے قائم کے خروج کا زمانہ ہوگا"۔ (بیان الائمہ ج ۱ ص ۳۳۵)

عراق کی جنگ کا آغاز محرم میں ہوا تھا جو ہنوز (اب تک) جاری ہے

بھوک اور خوف کے ذریعہ آزمائش

جابر جعفیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے اس آیت کے بارے سوال کیا کہ "ولنبلونکم بشئی من الخوف والجوع" (سورہ بقرہ آیت ۱۵۵) "اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کچھ خوف سے اور کچھ بھوک سے" تو آپؑ نے جواب میں فرمایا "اے جابرؓ! یہ خوف اور بھوک دو طرح کی ہے

☆ خاص ☆ عام

خاص قسم کا خوف اور بھوک تو کوفہ میں رونما ہوگی اور یہ آل محمدؐ کے دشمنوں کے واسطے ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ ان کو ہلاک کرے گا۔

عمومی بھوک اور خوف شام میں ہوگا، ایسا خوف ان پر مسلط ہوگا اور ایسی بھوک کا انہیں سامنا ہوگا کہ اس کی مثال پہلے موجود نہ ہوگی..... بھوک تو حضرت قائمؑ کے قیام سے پہلے ہوگی اور خوف حضرت قائمؑ کے قیام کے بعد ہوگا۔

حضرت امام محمد باقرؑ اسی بارے میں مزید فرماتے ہیں

"حضرت قائمؑ جب ظاہر ہوں گے تو ہر گھر میں بہت ہی زیادہ خوف و ہراس ہوگا، لوگ زلزلوں سے دوچار ہوں گے، طاعون (کینسر) کی وباء عام ہوگی، عرب کے درمیان سخت ترین جنگ و جدال ہوگا، لوگوں میں شدید اختلافات ہوں گے، فرقہ واریت ہوگی، دین میں رخنہ ہوگا، دہشت گردی ہوگی، اسلامی دنیا کے حالات دگرگوں ہوں گے، لوگ صبح شام موت کے انتظار میں ہوں گے"۔

آپؑ کا خروج سخت ناامیدی اور مایوسی کے بعد ہوگا پس ان کے ناصران کے لئے خوشخبری ہے اور ان کے مخالفین کے لئے مکمل تباہی و بربادی ہے۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۳۱، الزام الناصب ج ۲ ص ۱۶۲، المهدی ص ۱۹۷)

جناب ابوبصیرؓ نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے بیان کیا ہے کہ آپؑ نے

فرمایا کہ "حضرت قائمؑ" کے قیام سے پہلے ایک ایسا فتنہ ہوگا جس میں لوگ بھوکے مریں گے اور قتل وغارت گری سے سخت خوف میں مبتلا ہوں گے۔

اموال کم ہوجائیں گے، جانیں چلی جائیں گی، محصولات ضائع ہوں گے پھر آپ نے سورۂ بقرہ کی آیت ۱۵۵ کی تلاوت فرمائی "لنبلونکم بشئی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین" اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کچھ تو خوف سے، کچھ بھوک سے کچھ اموال میں کمی سے اور تم صبر کرنے والوں کو بشارت دے دو"۔ (الغیبۃ نعمانی ص ۱۶۸، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۲۹)

بیان شدہ نشانیوں کا نتیجہ

یہ روایات جو ہم نے نمونہ کے طور پر بیان کی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت قائمؑ کے ظہور سے پہلے لوگوں کے اندر خوف وہراس ہوگا، بھوک ہوگی، قحط سالی ہوگی معاشی بدحالی ہوگی، زمین لرزے گی، زلزلے ہوں گے، بے تحاشا بارشیں ہوں گی، فتنہ وفساد ہوں گے، اموال میں کمی ہوگی، جانیں ضائع ہوں گی، قتل، جنگ وجدال ہوگا، آفات وبلیات ہوں گی، کھیت ضائع ہوں گے، سیلاب ہوں گے، بے وقت بارشیں ہوں گی، بے وقت آسمانی اور زمینی آفات ہوں گی، مکڑیوں کا فصلوں پر وقت بے وقت حملہ ہوگا، ان سب پریشانیوں میں، مصائب ومشکلات ہیں، صبر کرنے والوں کے واسطے خوش خبری ہے اس دور کے بارے میں ایک بات جو کہی جاسکتی ہے کہ حضرتؑ کے ظہور سے پہلے کے سالوں میں اور بالخصوص اس سال میں جس میں آپؑ ظہور فرمائیں گے پورا عالم جنگ وجدال، فتنہ وفساد سے کھول رہا ہوگا، امن نہ ہوگا، معاشی بدحالی ہوگی ہر طرف بے چینی اور پریشانی ہوگی، فرقہ واریت ہوگی، دہشت گردی ہوگی، ہر شخص موت کی تمنا کرے گا، بیماریاں ہوں گی، مایوسی ہی مایوسی ہوگی، خوف وہراس ہوگا قحط ہوگا، خیانت ہوگی، بے راہروی ہوگی، امین خائن ہوگا، سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کہا جائے گا، ہر طرف ظلم کی داستانیں ہوں گی، دنیا کے ہر خطہ اور ملک میں رہنے والے لوگ اپنے حکمرانوں سے سخت مایوس ہونگے، رائج

نظاموں سے کسی قسم کے امن بحال ہونے کی توقع بالکل نہ رہے گی ان حالات میں عدالت الٰہی کے تخت پر جلوہ افروز ہونے کے لئے حضرت امام مہدیؑ کا ظہور پرنور ہوگا جن کی آمد سے ظلم کی طویل تاریک رات کا خاتمہ ہوگا اور صبح نور طلوع ہوگی ۔انسانیت کو اپنا اصلی راستہ ملے گا اور ہر شخص خوشحالی کی منزل کو پالے گا۔

"اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَ اِمَامِ زَمَانِنَا وَاجْعَلْنَا مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ بِحَقِّكَ يَاكَرِيْمُ بِحَقِّ حَبِيْبِكَ وَآلِ حَبِيْبِكَ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ۔

باب چہارم

ظہور کے سال کے حالات وواقعات کا کیلنڈر

☆رجب ☆شعبان

☆رمضان ☆شوال

☆ذیقعدہ ☆ذالحجہ

☆محرم الحرام

ظہور کے سال کے حادثات و واقعات کی تقویم

☆ ماہِ رجب　☆ ماہ شعبان　☆ ماہ رمضان　☆ ماہِ شوال

☆ ماہ ذیقعدہ　☆ ماہ ذالحجہ　☆ ماہِ محرم

ماہ رجب کے واقعات و حالات

بارشوں کی کثرت

بارشوں کی کثرت کا سلسلہ رک جائے گا، جس سال حضرت مہدیؑ نے ظہور فرمانا ہے تو اس وقت قحط اور معاشی بحران عمومی سطح پر ہوگا، جیں جمادی الاولیٰ سے شدید بارشوں کا سلسلہ شروع ہوگا ایسی بارشیں ہونگی کہ حضرت آدمؑ کے زمانہ سے لیکر اس وقت تک زمین میں اتنی زیادہ بارشیں نہیں ہوئی ہوں گی، بے مثال اور بے حساب بارشیں ہونگی اور بارشوں کا یہ سلسلہ دس رجب تک باقی رہے گا۔

جمادی الآخر سے رجب تک بارشیں

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے بیان ہوا ہے، جس وقت حضرت قائمؑ (علیہ السلام) کے قیام کا وقت آن پہنچے گا تو لوگوں پر بارشیں برسیں گی، یہ بارشیں جمادی الآخر کے آخر میں ہونگی اور دس رجب تک رہیں گی ایسی بارشیں ہونگی جس کی مثال کسی نے نہ دیکھی ہوگی۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۳۷، الزام الناصب ج ۲ ص ۱۵۹، تاریخ مابعد الظہور ص ۱۳۷)

شیخ مفیدؒ نے الارشاد میں اس طرح بیان کیا ہے، اس کے بعد ۲۴ بارشیں ختم ہونگی زمین ویرانی کے بعد آباد ہوگی اور زمین کی برکات نمایاں ہونگی۔ (الارشاد ج ۲ ص ۳۷۰ تاریخ مابعد الظہور ص ۱۳۷)

بارشوں کا نتیجہ

جیسا کہ ان روایات سے ظاہر ہے کہ حضرت مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کے نزدیک اور

قریب الوقوع علامات سے سخت ترین بارشیں ہیں اور آسمان سے بے تحاشا پانی برسے گا تا کہ ظہور کے زمانہ کیلئے زراعت اور کھیتی باڑی کیلئے پانی کی ضروریات پوری ہوں، قحط سالی کے نتیجہ میں جو فقر و فاقہ کی کیفیت اور معاشی بحران ہوگا، ان بارشوں سے اس کے خاتمہ کے اسباب مہیا ہوں گے ،اسی لئے روایات میں آیا ہے کہ زمین ویرانی کے بعد آباد ہو جائے گی، بارش کا عام حالات میں برسنا کوئی عجیب بات نہیں ہے اور نہ ہی خارق عادت ہے، جو بات لوگوں کیلئے بارشوں کے برسنے سے حیرانگی کا سبب ہوگی وہ بارشوں کا مسلسل کئی دن تک جاری رہنا اور بارشوں کی کثرت ہے، جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی روشنی میں حضرت امیر المومنینؑ کے بیان کی حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا

''جو کچھ جمادی اور رجب کے درمیان وقوع پذیر ہوگا اس سے سخت حیرت ہے اور یہ بہت ہی حیران کن اور تعجب آور واقعہ ہوگا''۔ (الارشاد ج۲ص۳۷۰ تاریخ مابعد الظہور ص۱۳۷)

ان بارشوں کے بارے میں مختلف نظریات بیان ہوئے جناب علامہ علی کورانی اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں

ظہور کے بعد بارشوں کا احتمال

یہ بات دور از خیال نہیں کہ جمادی اور رجب کے دوران جو بارشیں ہوتی ہیں یہ بارشیں حضرت مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کے بعد ہوں کیونکہ ظہور کی علامات کی ایک تعداد عصر ظہور کی گستردگی، وسعت اور پھیلاؤ کے حوالے سے، ان علامات کو بھی ظہور کی نشانیوں سے قرار دے دیا گیا جو ظہور کے فوراً بعد ظہور والے سال میں واقع ہوں گی۔ (الممہدون للمہدی ص۴۰)

لیکن آیت اللہ شہید سید محمد صادق صدر ان بارشوں کو ظہور سے پہلے کی نشانیوں سے شمار کرتے ہیں۔

ہمارے نزدیک ان کا نظریہ زیادہ مناسب ہے انہوں نے اس طرح بیان کیا ہے بارشوں اور پانی کی بہتات اور زیادتی کو بہتر ہے کہ ظہور سے پہلے جانیں کیونکہ اگر ایسی بارشوں اور

پانی کی سیلابی کیفیت کو حضرت مہدیؑ کے ظہور کے بعد جانیں تو اس امر سے، بہت ساری سرگرمیاں اور بہت سارے اقدامات اور اعمال جو حضرت مہدیؑ کے ظہور کے بعد آپ کے ہاتھوں سے ظاہر ہونے ہیں ان میں رکاوٹ آجائے گی پس ان بارشوں کو ظہور پر مقدم جاننا ہوگا اور ایسی بارشوں کا ظہور سے قبل ہونا ایک فائدہ بھی رکھتا ہے، بارشوں کے جو عمومی فوائد ہوتے ہیں وہ تو ہونگے لیکن اس کے ساتھ جو دوسرے فوائد ان کے ساتھ ملا دیئے جائیں تو ان بارشوں کے اثرات دو چند ہو جائیں گے بس بارشوں کی کثرت کو ظہور سے قبل قرار دینا زیادہ مناسب اور حالات کے مطابق ہے۔ (تاریخ مابعد از ظہور ص ۱۳۷)

سفیانی کا شورش بپا کرنا

ظہور کی حتمی نشانیوں سے ہے کہ ایک شخص شام میں شورش کرے گا، اسے سفیانی کہا جائے گا (اسکا نام عثمان بن عنبہ ہوگا وہ یزید بن معاویہ بن ابوسفیان کی نسل سے ہوگا) وہ وادی یابس جو کہ شامات کے (وادی یابس پہاڑوں کے درمیان اس حصہ کو کہتے ہیں جو خشک اور بے آباد ہو) مضافات (درہ دمشق) سے ہے، وہ شخص وہاں سے ظاہر ہوگا، وہ ان نام نہاد اسلامی حکمرانوں سے ہوگا جو بظاہر مسلمانوں کے فرمانروا ہیں لیکن اہل حق سے ہمیشہ انکی جنگ رہی ہے، انحراف کے ساتھ ساتھ اہل البیت (علیہم السلام) اور انکے ماننے والوں سے انکی دشمنی رہی ہے، یا ایسے منحرفین اور دشمنان آل محمدؑ میں سے آخری ہوگا، اس کے بعد انکا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اس کے خروج کا زمانہ اور مہینہ روایات کے مطابق ماہ رجب ہے، اجمالی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ماہ رجب کے آخری عشرہ میں روز جمعہ وہ خروج کرے گا۔ (السفیانی تالیف محمد فقیہ ص ۱۱۸ مہدی منتظر ص ۱۱۸)

سفیانی کے قیام اور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے مکہ کی سرزمین پر ظہور کے درمیان چھ ماہ کا فاصلہ ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے حدیث میں بیان ہوا ہے

''سفیانی کا خروج حتمی ہے اور اسکا خروج ماہ رجب میں ہوگا وہ پانچ شہروں کے اطراف ونواح پر

حکومت کرے گا وہ فقط نو ماہ حکومت کرے گا اسکی حکومت نو مہینوں سے ایک دن بھی زیادہ نہ ہوگی"
(الغیبۃ نعمانی ص ۲۰۲)

سفیانی کے خروج کے بارے میں ضروری وضاحت

اس جگہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سفیانی کے خروج کے چھ ماہ بعد جو محرم الحرام ہوگا، اس میں حضرت امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا، لیکن اس کے اقدامات کا کلی طور پر خاتمہ آپؑ کے ظہور کے تین ماہ بعد تک ہوگا، اس عرصہ میں اس پر جو گزرے گی اس کے بارے "روزگار رہائی" کے مولف نے ج ۲ ص ۱۱۳۵ پر اس طرح سے تحریر فرمایا ہے
اس ضمن میں جو روایات موجود ہیں ان کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت بقیۃ اللہ کی افواج مشرقی فلسطین کے راستہ سے عراق میں داخل ہونگی، بحیرہ طبریہ یا بحیرہ خزر میں سفیانی کی افواج کیساتھ انکا مقابلہ ہوگا، جو عراق سے واپس آرہی ہونگی دونوں افواج کے درمیان سخت جنگ ہوگی، اس جنگ میں سفیانی کو شکست ہوگی، اسکے فوجی اس جگہ جنگ کے دوران بغیر استثناء کے مارے جائیں گے، سفیانی اکیلا بچ جائے گا، حضرت امام زمانہ (ع) کے سپاہیوں میں سے ایک شخص جس کا نام صباح یا صیاح ہوگا وہ اس پر کچھ سپاہیوں کے ہمراہ حملہ کردے گا اور وہ اسے گرفتار کرلیں گے اور اسے قیدی بنا کر امامؑ کے پاس لے آئیں گے، امامؑ اس وقت عشاء کی نماز پڑھ رہے ہونگے، آپؑ نماز تمام کرنے کے بعد سفیانی کی طرف متوجہ ہوں گے تو وہ گفتگو کا آغاز کرے گا۔

سفیانی کا توبہ کرنا اور اسکی توبہ قبول نہ ہونا

سفیانی: اے چچا کے بیٹے! آپ مجھے چھوڑ دیں اور مجھے اپنے مفاد کیلئے محفوظ رکھ لیں تا کہ میں آپ کے ناصران سے ہو جاؤں۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اپنے ساتھیوں سے پوچھیں گے کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ سب یک زبان جواب دیں گے خدا کی قسم! ہم اس کے قتل کردیے جانے سے کمتر کسی بات پر راضی نہ ہونگے، اس نے کتنا زیادہ خون ناحق بہایا ہے؟ لوگوں کا جان و مال ضائع

کیا ہے، لوگوں کی عزت وناموس کو پامال کیا ہے، اب وہ معافی کا منتظر ہے، عجب ہے۔

حضرت امام مہدیؑ فرمائیں گے تم جو چاہتے ہو اس کے بارے کرڈالو۔ ایک گروہ اسے پکڑ کر لے جائیگا اور بحریہ طبریہ کے کنارے ایک بڑے پتھر پر اسے لٹادیں گے اور اسے گوسفند کی مانند ذبح کرڈالیں گے، اسکے ذبح کرنے سے سارے فتنے ختم ہوجائیں گے اور پورے عالم میں سب سے بڑا خونخوار درندہ ختم ہوجائے گا اور ایک بڑی عالمگیر خونی جنگ کا بھی اس طرح خاتمہ ہوگا...... ہم اس امید پر زندہ رہیں کہ یہ روز ان آنکھوں سے دیکھیں اور اس واقعہ کے بعد حضرت امامؑ کی خدمت میں حاضر رہیں۔

حضرت امام باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں

''سفیانی کا خروج اور حضرت قائمؑ کا ظہور ایک ہی سال میں ہوگا''۔ (الغیبۃ نعمانی ص ۱۷۸)

ایک اور حدیث میں ہے سفیانی کا خروج یمنی کا خروج، اور خراسانی کا خروج، ایک ہی سال میں ہوگا، ان کا نظام تسبیح کے دانوں جیسا ہے کہ ایک دوسرے کے بعد بلا فاصلہ پیچھے چلے آتے ہیں۔ (الغیبۃ نعمانی ص ۱۷۱، اعلام الوریٰ ص ۴۲۹، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۳۲)

ایک اور حدیث میں راوی کہتا ہے۔۔ حضرت علیؑ ابن ابی طالب (علیہ السلام) نے مجھ سے اس طرح فرمایا

جب شام میں اسلحہ کی جنگ شروع ہوجائے، نیزے ایک دوسرے سے ٹکرائیں تو یہ بات اللہ کی نشانیوں سے ایک نشانی ہوگی۔

سوال کیا گیا یا امیر المومنین (علیہ السلام) یہ نشانی کس قسم کی ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا شام میں زلزلہ آئے گا جس کے نتیجہ میں ایک لاکھ افراد مارے جائیں گے اللہ تعالیٰ اسے مومنین کیلئے رحمت اور کافروں کیلئے عذاب قرار دے گا، جب ایسا ہوجائے تو تم ایسے سواروں کو دیکھو گے جو سیاہ، تیز رفتار سواریوں پر ہونگے، جن کی دمیں اور کان کٹے ہونگے (یعنی وہ سواریاں دموں اور کانوں کے بغیر ہونگی) اور انکے ہاتھوں میں زرد رنگ کے پرچم ہونگے جو مغرب

سے قتل کا سلسلہ شروع کریں گے، جو شام تک آن پہنچے گا، اس وقت خونی معرکہ ہوگا، بڑا خوف ہوگا، سرخ موت ہوگی، جب ایسا ہوتو آپ لوگ دمشق کے اطراف میں ایک قریہ کے زمین میں دھنسنے کی انتظار کرنا اس بستی کو مرمرسا (زیادہ روایات میں حرستا) کہا جائے گا۔ .. جب یہ سب کچھ ہو جائے گا تو وادی یابس سے جگر خوارہ کا بیٹا (سفیانی) خروج کرے گا اور دمشق کے تحت پر آبرا جمان ہوگا جب ایسا ہوتو اس وقت حضرت مہدیؑ کے خروج کی انتظار کرنا۔

(الغیبۃ نعمانی ص۳۰۶، الغیبۃ شیخ الطوسی ص۲۷۷، بحار الانوار ج۵۲ ص۲۵۳)

سفیانی کے دور کے بارے میں تجزیہ و تحلیل

یہ حدیث...... سفیانی کے آغاز کا پورا نقشہ بیان کررہی ہے، سفیانی کی حرکات، اس کا تجزیہ و تحلیل، اس کے دور میں جو فتنے وفسادات ہونگے، جو خون بہایا جائے گا اور اسلامی امت کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا، اس بارے میں حضرت آیت اللہ شہید محمد صادق صدر نے بہت عمدہ تجزیہ پیش کیا ہے ہم اسے اختصار کے ساتھ اس جگہ بیان کرتے ہیں، دمشق (شام) اس زمانہ میں تین گروہوں کے درمیان داخلی جنگوں کی آماجگاہ بن چکا ہوگا (یہ تین گروہ کچھ اس طرح ہوں گے)

۱۔ ابقع (سیاہ، سفید رنگ والا شخص)

۲۔ اصہب (ایسا شخص جس کے بال سرخ اور سفیدی مائل ہوں)

۳۔ سفیانی (عثمان بن عنبسہ نسل یزید بن معاویہ بن ابی سفیان)

تینوں صراط مستقیم اور راہ حق سے منحرف ہونگے، ہر ایک اپنے لئے حکومت وتخت و سلطنت کا خواہاں ہوگا، روایات میں ان کے تفکرات، افکار، نظریات اور خیالات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

سفیانی کا اپنے حریفوں پر غلبہ

ابقع اپنی افواج کے ساتھ سفیانی کے خلاف جنگ کرے گا ابقع اور انکے ساتھی مارے جائیں گے سفیانی غالب آئے گا۔

سفیانی کی افواج کا اصہب کی افواج سے مقابلہ ہوگا اور اس جنگ میں بھی سفیانی غالب آئے گا، ان جنگوں میں آخری کامیابی سفیانی کو ملے گی اور یہ واقعہ سورہ مریم کی آیت ۳۷ کا مصداق ہے۔

''گروہوں نے اس پر اختلاف کیا جو انکے درمیان تھا (جس پر انکا اتفاق تھا) پس تباہی ہواں کے واسطے جو کچھ قیامت میں انکے سر آئے گا، ان پر پھٹکار ہوگی''۔

سفیانی کی کمان میں لڑنے والی افواج کا مرکز دمشق (شام) میں ہوگا، شام کے لوگ اسکی پیروی کریں گے، بہت تھوڑی تعداد انکے خلاف ہوگی، سفیانی اس دوران ان پانچ مرکزی شہروں پر قبضہ کرلے گا دمشق، حمص، اردن، قنسرین، عراق۔

امام مہدی (عج) کے مخالفین کا کمزور ہو جانا

اردن پر اس کی حکومت قائم ہو جائے گی، جب وہ اس خطہ میں اپنے معاملات کو درست کرے گا تو وہ عراق پر للچائی نظریں ڈالے گا اور عراق کی فتح کے لئے افواج روانہ کرنے کی منصوبہ بندی کرے گا، اسی ہزار کا لشکر اپنی زیر کمان لیکر عراق پر حملہ آور ہوگا، عراق پہنچنے سے پہلے اسکی عراقی افواج کے ساتھ سخت جنگ ہوگی اور قرقیسا (سوریا اور عراق کی سرحد کے درمیان کا علاقہ) کے علاقہ میں یہ معرکہ لڑا جائے گا، ترک (روسی) رومی (یورپی، امریکی، برطانوی) بھی خود کو اس جنگ میں وارد کردیں گے، یہ جنگ طولانی ہوگی اور سخت بھی۔ اس جنگ میں ستمکاروں اور ظالموں کے ایک لاکھ سپاہی قتل ہوں گے، اس طرح اس بڑے معرکے میں بہت ساری افواج جو حضرت مہدیؑ کے ظہور کے بعد آپؑ کے مدمقابل آ کھڑی ہوتیں اور آپ کا مقابلہ کرتیں وہ سب اس معرکہ میں ہلاک ہو جائیں گی یعنی ان کی مین پاور اس جنگ میں تباہ ہو جائے گی۔

اس بڑی جنگ کے نتیجہ میں بہت زیادہ افراد کے مارے جانے کے بعد سفیانی فاتحانہ انداز میں عراق کی سرزمین میں داخل ہوگا، وہاں پر دریائے فرات اور دجلہ کے درمیان ''ارض الجزیرۃ'' میں سفیانی کا مجبور ایمانی کے ساتھ آمنا سامنا ہوگا، سفیانی، یمانی پر بھی غلبہ حاصل کرلے

گا اوران جنگوں کے دوران جو کچھ یمنی افواج نے جن علاقوں پر فتح حاصل کرلی ہوگی اس پر بھی سفیانی قابض ہو جائے گا، اس کے بعد سفیانی کوفہ کا رخ کرے گا، اس جگہ وہ لوگوں کا قتل عام کرے گا، کچھ کو اسیر بنائے گا، کچھ کو پھانسی چڑھائے گا۔

علیؑ مولا کے شیعوں کا کوفہ میں قتل عام

حضور اکرمؐ کی آلؑ کے ناصران اور ان کے شیعوں کو ایک سیدزادے کے ہمراہ شہید کردے گا، اس کے بعد سفیانی کا ڈھنڈورچی کوفہ کی گلیوں میں یہ اعلان کرے گا کہ جو شخص علی مولاؑ کے کسی ایک شیعہ کا سر قلم کر کے لائے گا اسے ایک ہزار درہم انعام دیا جائے گا، اس وجہ سے ہمسایہ اپنے ہمسایہ پر اس عنوان سے حملہ آور ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کے ہم مسلک نہیں ہیں اور یہ کہ یہ شخص بھی ان میں سے ہے اسے پکڑلے گا اور اس کا سر قلم کردے گا اور اس کے سر کو سفیانی کے حوالے کر کے اس سے نقد انعام وصول کرے گا۔

کوفہ میں چھوٹی چھوٹی تحریکیں

کوفہ کے اندر اور اس کے اطراف میں چھوٹی چھوٹی تحریکیں سفیانی کے مظالم کے خلاف سر اٹھائیں گی تا کہ وہ اس شہر کو سفیانی کے شر اور فتنہ سے آزاد کرائیں، اس تحریک کے سربراہ کو کوفہ اور حیرہ کے درمیان شہید کردیا جائے گا اس کے بعد کوفہ کے اندر بہت زیادہ خون ناحق بہایا جائے گا۔

سفیانی کا ایران کی طرف رخ

عراق میں حکومت سنبھالنے اور اس جگہ حالات کو ٹھیک کرنے کے بعد سفیانی کی للچائی ہوئی نگاہیں ایران کی طرف اٹھیں گی اور وہ ایران کا رخ کرے گا اور شیراز کے اطراف میں سید خراسانی کے ساتھ اس کی مڈبھیڑ ہوگی۔

سفیانی کا حجاز کی طرف رخ

اسی اثناء میں سفیانی حجاز کا رخ کرے گا، بنی امیہ کی نسل سے خزیمہ نامی شخص کی سربراہی میں ایک لشکر حجاز کی طرف روانہ کرے گا (اکثر روایات میں یہ بات تاکید سے کہی گئی ہے کہ جو لشکر حجاز مقدس کی طرف روانہ ہوگا اس میں خود سفیانی موجود نہ ہوگا)

سفیانی کا تیار کردہ لشکر پورے جنگی ساز و سامان کے ساتھ مدینہ منورہ کا رخ کرے گا۔

مکہ میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا ظہور

مدینہ پر حملہ ان ایام میں ہوگا کہ حضرت مہدی (علیہ السلام) مکہ کی سرزمین پر ظہور فرما چکے ہوں گے اور سفیانی کے بارے میں اطلاعات کا جائزہ لے رہے ہوں گے اور مسلسل اس کی خبریں آپ کے پاس آرہی ہوں گے (بعض روایات کے مطابق آپ اپنے پیروکاروں سے فرمائیں گے کہ جب تک سفیانی کے لشکر کے بارے میں میرے جد امجد رسول اللہ کی خبر کی تصدیق نہ ہو جائے گی میں مکہ سے باہر نہیں جاؤں گا آپ کا اشارہ مکہ اور مدینہ کے درمیان زمین میں سفیانی کے لشکر کے دھنس جانے کی خبر سے ہوگا)

مدینہ میں اہل البیتؑ کے افراد کا قتل اور سفیانی کا لشکر مکہ کی جانب

سفیانی کی افواج مدینہ میں قتل عام کریں گی، اہل بیت پیغمبرؐ سے منسوب افراد کا قتل ہوگا، خون کے دریا بہا دیئے جائیں گے مدینہ پر قبضہ مکمل ہونے کے بعد اس کا لشکر مکہ کا رخ کرے گا تا کہ مکہ میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ساتھ آخری جنگ لڑے اور مکہ میں حضرت مہدیؑ کے ناصران کا قتل عام کرے، روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کی طرف وہی لشکر روانہ ہوگا جو تین دن تک مدینہ کی تاراجی میں مصروف رہا ہوگا، مسجد النبی کو ویران کیا ہوگا اس کی بے احترامی کی ہوگی مدینہ کی ویرانی کی ہوگی۔

مکہ حرم امن الٰہی

اس لحاظ سے کہ مکہ حرم امن الٰہی ہے جو اس شہر میں پناہ لے اسے کچھ نہ کہا جائے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اپنے ناصران کے ہمراہ آئندہ کی منصوبہ بندی اور اپنی سپاہ کو ترتیب دینے میں مصروف ہوں گے، جب کہ سفیانی کا لشکر حرم نبوی میں تباہی مچانے اور اس کی بے احترامی کرنے کے بعد حرم الٰہی کے امن کو تباہ کرنے اور اللہ کے گھر کی ویرانی کے ارادہ سے مکہ کا رخ کرے گا۔

سفیانی کے نزدیک اسلامی مقدسات کی کوئی اہمیت نہ ہوگی

روایات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سفیانی اور اس کے لشکر والوں کے نزدیک اسلامی مقدسات کا کوئی احترام نہ ہوگا اور نہ ہی انسان کی کوئی قیمت ہوگی، ہوس اقتدار میں وہ ہر برا عمل انجام دیں گے، اس حال میں غضب الٰہی ان پر نازل ہوگا۔

معجزہ الٰہی کا ظہور

دوسری طرف حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی رہبری وقیادت میں پورے عالم کے لئے یوم موعود کا اعلان ہو چکا ہوگا لہٰذا حکمت الٰہی کے تحت یہ معجزہ رونما ہوگا کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفیانی کے پورے لشکر کو زمین اس کے جنگی ساز وسامان سمیت زندہ نگل لے گی۔

سفیانی کے لشکر سے دو آدمیوں کا بچ جانا

اس عذاب الٰہی سے سفیانی کے لشکر سے دو آدمی بچ جائیں گے جنہیں بشیر اور نذیر کا لقب ملے گا، جو دونوں جہینہ قبیلے سے ہوں گے اسی لئے روایات میں ہے کہ یقینی خبر جہینہ قبیلہ سے لینا (یہ اس واقعہ کی خبر دینے والے ان دو آدمیوں کی طرف اشارہ ہے کہ ان کے پاس سفیانی کے غرق زمین ہونے کی یقینی خبر ہوگی) یہ دونوں، لوگوں کو اپنے ساتھیوں کے بارے میں آنکھوں دیکھا حال سنائیں گے۔

سفیانی کی حکومت اور امام مہدی (علیہ السلام) کی افواج کا مقابلہ

سفیانی کے لشکر کے مدینہ اور مکہ کے درمیان زندہ زمین درگور ہونے کے باوجود سفیانی کی حکومت باقی رہے گی کیونکہ اردن، سوریا، عراق، فلسطین اور جزیرۃ العرب کے وسیع علاقہ پر اس کی حکومت قائم ہو چکی ہوگی، لہٰذا اس حادثہ کے رونما ہونے کے باوجود اس کی حکومت باقی رہے گی اور اس کی افواج کا آخری معرکہ حضرت امام مہدیؑ کی افواج سے ہوگا اور اس معرکہ میں آخری فتح حضرت امام مہدیؑ اور آپ کی افواج کو حاصل ہوگی۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی مکہ سے روانگی اور رملہ کے مقام پر سخت جنگ

سفیانی کی افواج کے مدینہ اور مکہ کے درمیان زمین بوس ہو جانے کے تھوڑے عرصہ بعد حضرت امام مہدی (علیہ السلام) مکہ سے نکلیں گے اور آپ کی افواج سفیانی کے بقیہ لشکر کا پیچھا کریں گی، رملہ (رام اللہ) کے مقام پر سخت جنگ ہوگی حضرت امام مہدیؑ کی افواج غالب آئیں گی اور جتنے شہر سفیانی کے قبضہ میں آ چکے ہوں گے ان کو آزاد کرا لیں گے، سفیانی کی حکومت کے مکمل خاتمہ کے بعد حضرت امام مہدیؑ کی عالمی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں حالات سازگار ہو جائیں گے اور آپؑ اس کا باقاعدہ اعلان فرمائیں گے۔

(بشارۃ الاسلام ص ۳۱، یوم الخلاص ص ۲۹۳، تاریخ مابعد الظہور ص ۱۶۵ تا ۱۶۷)

احادیث کی روشنی میں سفیانی کا خروج

ہم اس جگہ چند احادیث کو مختصراً بیان کرتے ہیں جس میں سفیانی کے خروج اور اس کے اقدامات، مظالم اور قتل و غارت گری اور پھر اس کی شکست حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ہاتھوں ہوتا ہے اسے بیان کرتے ہیں۔

سفیانی کا شناخت نامہ

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

"جگر چبانے والی کی اولاد سے ایک شخص وادی یابس (دمشق) سے خروج کرے گا جس کا قد درمیانہ ہوگا وہ غیر مہذب اور بدشکل ہوگا، اس کے چہرے پر چیچک کے داغ ہوں گے، جب تم اسے دیکھو گے تو وہ کانا لگے گا، اس کا نام عثمان اس کے باپ کا نام عنبسہ ہوگا، وہ ابوسفیان کی نسل سے ہوگا، وہ چشموں والی سرسبز وشاداب زمین پر آئے گا (اس سے مراد دمشق ہے) اور اس کے منبر (تخت) پر براجمان ہوگا"۔ (کمال الدین ص ۶۵۱، بشارۃ الاسلام ص ۴۶)

خراسانی اور سفیانی کا خروج

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے ایک طولانی حدیث میں آیا ہے کہ

"فلاں کی حکومت کا قائم ہونا حتمی بات ہے، جب وہ حکمران ہو جائیں گے تو پھر ان کے درمیان اختلافات پیدا ہو جائیں گے اور ان کا نظام اختلافات کے نتیجہ میں درہم برہم ہو جائے گا یہاں تک کہ اس پر خراسانی اور سفیانی خروج کریں گے، ایک مغرب سے ہوگا، دوسرا مشرق سے ہوگا، مقابلہ میں دوڑنے والے دو گھوڑوں کی مانند دونوں کوفہ کی جانب سے بڑھیں گے، ایک جانب سے سفیانی بڑھے گا اور دوسری جانب سے خراسانی بڑھے گا فلاں کی اولاد کی ہلاکت ان دونوں کے ہاتھوں ہوگی لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ ان دونوں میں سے ایک بھی نہیں بچے گا (البتہ دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خراسانی، اور یمانی کی افواج کوفہ کے مظلوموں کی مدد کریں گی اور سفیانی کی افواج کو کوفہ سے باہر دھکیل دیں گی اور پھر سفیانی کا پیچھا کرتے ہوئے اردن اور فلسطین تک جا پہنچیں گے جہاں پر حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی افواج اور سفیانی کی افواج کے درمیان آخری معرکہ لڑا جاتا ہے) (الغیبۃ نعمانی ص ۱۷۱، بحارالانوار ج ۵۲ ص ۲۳۲، الزام الناصب ج ۲ ص ۱۳۰)

سفیانی کی حکومت کا قیام

جناب جابر جعفی نے حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے ایک طویل حدیث میں اس طرح بیان کیا ہے

"منادی دینے والا آسمان سے آواز دے گا یہ رجب میں جو تین آوازیں آتی ہیں (تین اعلانات

فضاء سے ہونے ہیں) اس کی طرف اشارہ ہے، آپ کے پاس ایک آواز دمشق کی جانب سے سفیانی دے گا کہ وہ کامیاب ہو گئے ہیں اور شام کی جابیہ نامی بستی زمین میں دھنس جائے گی۔

دمشق کی مسجد اموی کی دائیں جانب منہدم ہو جائے گی، ترک قبائل سے ملت اسلامیہ سے نکلا ہوا ایک فرقہ (خارجی گروہ) اٹھ کھڑا ہوگا، ان کے پیچھے روم کا لشکر ہوگا ترک اقوام آگے بڑھیں گی اور جزیرۃ العرب میں اتریں گی روم (مغرب کی اتحادی افواج) کے فسادی اور باغی آگے بڑھیں گے اور رملہ میں اتریں گے۔

سفیانی کے خروج والے سال کے حالات

اے جابرؓ! اس سال مغرب (مغربی افواج، مغربی حکمران) کی جانب سے پوری روئے زمین پر شدید اختلافات رونما ہوں گے اور مغربی سرزمین کا آغاز شام کی سرزمین سے ہے، شام میں حالت یہ ہوگی کہ اس سرزمین میں تین گروہوں میں اختلاف رونما ہوں گے، ہر ایک گروہ کا اپنا پرچم ہوگا اور ہر ایک اپنی حکومت قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہوگا۔

۱۔ اصہب کا پرچم (زرد اور سفید پرچم)

۲۔ ابقع کا پرچم (سرخ اور سفید سبز پرچم)

۳۔ سفیانی کا پرچم

سفیانی کی پہلے ابقع سے جنگ ہوگی، ابقع شکست کھا جائے گا اور مارا جائے گا اور پھر اصہب سے سفیانی کی جنگ ہوگی، اصہب بھی مارا جائے گا اس کامیابی کے بعد سفیانی اپنی حکومت بنانے لگے گا اور عراق کی طرف رخ کرے گا۔

قرقیسا کا معرکہ

سفیانی کا عراق جاتے ہوئے قرقیسا کے مقام پر عراق سے آنے والی افواج کے ساتھ آمنا سامنا ہوگا، اس معرکہ میں ایک لاکھ جابروں کا قتل ہوگا، سفیانی کامیابی سے آگے بڑھے گا اور کوفہ میں داخل ہوگا وہ کوفہ میں قتل عام کرے گا، غارت گری کرے گا کوفہ کی طرف جانے والے

سفیانی کے لشکر میں ستر ہزار سپاہی ہوں گے۔

خراسانی کی کوفہ میں آمد

سفیانی کا لشکر کوفہ میں لوٹ مار اور قتل و غارت میں مصروف ہوگا کہ خراسان سے پرچم اٹھائے افواج کوفہ کی طرف آئیں گی۔ ان کے واسطے فاصلے تیزی سے کم ہوتے جائیں گے، زمین ان کے پیروں تلے لپٹتی جائے گی وہ تیزی سے کوفہ پہنچیں گے ان کے ساتھ حضرت قائمؑ کے کچھ اصحاب بھی ہوں گے۔

کوفہ میں سفیانی کے خلاف قیام

کوفہ کے محروم طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد سے ایک شخص سفیانی کے خلاف اپنی تھوڑی سی فوج کے ہمراہ قیام کرے گا سخت لڑائی ہوگی، سفیانی افواج کا کمانڈر حیرہ اور کوفہ کے درمیان اسے قتل کردے گا۔ اور کوفہ میں محروموں کی اٹھنے والی تحریک دم توڑ جائے گی۔

کوفہ کا کنٹرول اور مدینہ کی طرف روانگی

کوفہ کا مکمل کنٹرول حاصل کرنے کے بعد سفیانی ایک فوج مدینہ کی طرف بھیجے گا، مدینہ کے بعد وہاں سے اپنی افواج حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے تعاقب میں مکہ کی طرف بھیجے گا کیونکہ سفیانی کی افواج کے کمانڈر کو اطلاع ملے گی کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) مدینہ سے نکل کر مکہ کی جانب چلے گئے ہیں، وہ ان کے پیچھے اپنے سپاہی بھیجے گا لیکن وہ اسے نہیں ملیں گے اور نامراد واپس مدینہ آجائیں گے۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) مکہ میں حضرت موسیٰؑ بن عمرانؑ کی طرح خوف کی حالت میں داخل ہوں گے اور اللہ کی مدد کے منتظر ہوں گے۔ (سورۂ قصص ص ۱۸، ۲۱)

وادی بیداء میں سفیانی کا لشکر

مدینہ سے سفیانی کا لشکر اپنے کمانڈر کے ہمراہ مکہ کی جانب بڑھے گا اور بیداء میں ان کی

افواج پڑاؤ ڈالیں گی کہ اسی کے کنارے آسمان سے ایک نداء آئے گی" اے وادی بیداء! اس پورے لشکر کو نگل جا" زمین پھٹے گی اور اس لشکر کو زندہ نگل لے گی، اس لشکر سے صرف دو آدمی بچ جائیں گے جن کے چہرے پیچھے کی طرف مڑ جائیں گے ان کا تعلق قبیلہ کلب سے ہوگا، سورۂ نساء کی آیت ۴۷ اسی واقعہ کو بیان کر رہی ہے۔

"اے اہل کتاب! جو کچھ ہم نے نازل فرمایا ہے، جو اس کی بھی تصدیق کرنے والا ہے جو تمہارے پاس ہے، اس پر ایمان لاؤ اس سے پہلے کے ہم چہرے بگاڑ دیں اور انہیں لوٹا کر پیٹھ کی طرف کر دیں یا ان پر لعنت بھیجیں جیسا ہم نے ہفتہ کے دن والوں پر لعنت کی اور اللہ کا کام تو کیا ہوا ہے" (اس نے ہونا ہے)

سفیانی کا پانچ شہروں پر قبضہ

جب سفیانی پانچ اہم شہروں پر قبضہ کرے گا، اس کی حکومت کیلئے گن کر ۹ ماہ کا حساب کر لینا۔ ہشام کے خیال میں وہ پانچ شہر ، دمشق، فلسطین، ماردن، حمص، اور حلب ہیں جبکہ بعض روایات میں قنسرین کا ذکر ہوا ہے۔

سفیانی کی خون آشامیاں اور مومنین کی حفاظت کا انتظام

جب ایسا ہوگا تو اس وقت سفیانی خروج کرے گا اور نو ماہ کے برابر حکومت کرے گا، شام سے اس کا خروج ہوگا، شام کے لوگ اس کی اطاعت میں آ جائیں گے، تھوڑے سے لوگ جو حق پر ہوں گے وہ سفیانی کی اطاعت میں نہیں آئیں گے اور خداوند سفیانی کے شر سے ان کی حفاظت فرمائے گا، سفیانی ایک بڑا لشکر لے کر مدینہ پر چڑھائی کر دے گا اور جب مدینہ کی تاراجی کے بعد وہاں سے (مکہ کی جانب) نکلے گا تو وادی بیداء میں سفیانی کا پورا لشکر زمین میں زندہ غرق ہو جائے گا۔

اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ سباء کی آیت ۵۱ میں جو فرمایا ہے وہ اسی طرف اشارہ ہے۔

"بیچارگی کے عالم میں اگر تم ان کو دیکھو تو بغیر کسی وقفہ اور فاصلہ کے عذاب میں مبتلاء ہو چکے ہوں

گے،ان کے لئے نجات نہیں ہے بڑی ہی قریب جگہ سے انہیں اچک لیا جائے گا"۔

(الغیبۃ شیخ الطوسی ص ۲۷۳، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۳۹)

سفیانی کی کوفہ پر چڑھائی اور ایک نقاب پوش کا جاسوسی کرنا

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

گویا کہ وہ سفیانی یا سفیانی کا ساتھی ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں اس نے آکر آپ کے شہر (کوفہ) میں پڑاؤ ڈال دیا ہے، کوفہ کے اندر اس کا ڈھنڈورچی آواز دے رہا ہے جو بھی حضرت علی کے شیعہ کا سر قلم کر کے لائے گا اسے ایک ہزار درہم انعام دیا جائے گا، ہمسایہ اپنے ہمسایہ پر ٹوٹ پڑے گا اور وہ جا کر بتائے گا کہ یہ علیؑ کا شیعہ ہے بس اس کی گردن اڑا دی جائے گی اور وہ اس کے بدلے میں ایک ہزار درہم لے لے گا ان ایام میں تمہاری حکمرانی زنازادوں کے ہاتھ میں ہوگی، میں ایک برقع والے (نقاب پوش، عربوں کا مخصوص سر پر باندھا جانے والا رومال) کو دیکھ رہا ہوں پوچھا گیا کہ یہ صاحب برقع کون ہوگا؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ آپ ہی سے ایک شخص ہوگا، تمہارے جیسی بات کرتا ہوگا، برقع پہنے ہوگا یعنی اپنا منہ چھپائے گا تا کہ اسے کوئی پہچان نہ لے، پس وہ تمہارے پاس آئے گا اگر وہ تمہیں اپنی پہچان کروائے گا تو تم اسے پہچان لوگے اور وہ تمہیں پہچانتا ہوگا اور تم میں سے ایک ایک کی طرف وہ اشارہ کرے گا یعنی وہ تمہاری جاسوسی کرے گا اور تمہارے بارے دشمن کو نشاندہی کرے گا کیونکہ وہ زنازادہ ہوگا۔

(الغیبۃ الطوسی ص ۲۷۳، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۵۱، بشارۃ الاسلام ص ۱۲۳)

سفیانی کے بارے میں بیان شدہ مطالب کا ایک جائزہ

روایات کی روشنی میں ہم نے سفیانی کے انقلاب کے بارے میں تمام خدوخال واضح کرنے کی کوشش کی ہے، اس انقلاب کے بارے میں کثرت سے ذکر موجود ہے بعض قرآنی آیات کی تاویل بھی اس انقلاب سے مربوط بعض واقعات کے حوالے سے ہوئی ہے۔

جو بات ان سب واقعات وحالات سے واضح طور پر کہی جاسکتی ہے کہ سفیانی کا

انقلاب بہت تیزی سے پھیلے گا،عرب ممالک کے اہم ترین حصوں پراس کا کنٹرول بہت جلد ہو جائے گا،اس کی طاقت اورقدرت روز بروز مستحکم اور مضبوط تر ہوتی جائے گی اور وہ ہر فتح وکامیابی کے بعد اگلی جگہ کا رخ کرے گا،اس کی حکمرانی کا دائرہ شام، لبنان، فلسطین، اردن، عراق، حمص، قنسرین،اور مدینہ تک پھیلا ہوگا،ایران کے بھی بعض شہروں کی طرف اس کی افواج پیش قدمی کریں گی لیکن وہاں پرانہیں خاص کامیابی حاصل نہ ہوگی جس وجہ سے وہاں سے اس کی افواج واپس آجائیں گی اور عرب دنیا پر اپنے اقتدار کو مستحکم کرنے پر توجہ دیں گی گویا اس کی حکومت عرب دنیا کے اکثر حصہ پر ہو جائے گی۔

سفیانی کی شکست کا آغاز

سفیانی کے لشکر کا زور اس وقت ٹوٹنا شروع ہوگا اور اس کی بڑی تیزی سے پھیلنے والی حکومت کا زوال شروع ہوگا۔

۱۔ جب فضاؤں سے ایک آواز گونجے گی جسے ہر شخص سنے گا۔

۲۔ مدینہ اور مکہ کے درمیان وادی بیداء میں سفیانی کے ہزاروں فوجی اپنے تمام جنگی سازوسامان سمیت زندہ غرق ہو جائیں گے اور یہ خبر بھی چاردانگ پھیل جائے گی۔

البتہ کچھ نشانیوں کا تعلق خود اس کی اپنی ذات کے بارے میں ہے اور کچھ واقعات کا تعلق اس کی افواج کے بارے میں ہے آخری معرکہ رملہ (رام اللہ) کے مقام پر لڑا جاتا ہے اور اس کے بعد ہی اس کی ہلاکت واقع ہوگی اور اسکے شر کا خاتمہ ہوگا۔ (السفیانی ص۱۰۶)

سفیانی کا انقلاب حتمی ہے

یہ بات مسلمات سے ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور سے پہلے سفیانی کا انقلاب حتمی ہے اور سفیانی کے انقلاب کا آغاز شام میں ایک بستی کے زمین میں دھنسنے سے ہوگا اور اس کے خاتمہ کا آغاز سفیانی کے لشکر کے مدینہ اور مکہ کے درمیان وادی بیداء میں زمین دھنسنے سے ہوگا۔

سفیانی کا خروج خبر متواتر ہے

عصر ظہور میں شیخ علی کورانی نے سفیانی کے متعلق روایات میں بیان شدہ مطالب کی روشنی میں اس واقعہ کو خبر متواتر کا نام دیا ہے کہ جس کے جھوٹ کا احتمال نہیں دیا جاسکتا، اس طرح سفیانی کی ابقع اور اصہب نامی کمانڈروں سے جنگ کا ہونا بھی ہے اور قرقیسا کا معرکہ بھی اسی انقلاب کا حصہ ہے، عراق میں فتنہ وفساد کا بپا کرنا، بغداد اور کوفہ میں قتل وغارت گری اور خراسانی کا انقلاب، اسی طرح یمانی کا انقلاب بھی سفیانی کے انقلاب کی طرح حتمی ہے اور ان کا بھی سفیانی کے انقلاب سے تعلق ہے، جو کچھ ہمارے پاس روایات سے ثابت ہے وہ تو یہی ہے...... البتہ خداوند حقائق کا خود ہی عالم ہے اور اپنی کسی اعلیٰ مصلحت وحکمت کے تحت وہ کسی حالت میں تغیر بھی لاسکتا ہے جس کا علم ہمیں بالکل نہیں ہے

آل ابی سفیان اور آل رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ٹکراؤ

اس حصہ کا اختتام حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی اس حدیث پر کرتے ہیں جس میں آپؑ نے فرمایا

''ہم (اہل بیت) اور ابوسفیان کی اولاد ......، ہم دو گھرانے ہیں جنہوں نے خداوند کی خاطر ایک دوسرے سے دشمنی کی، ہم نے کہا کہ اللہ نے سچ کہا ہے جب کہ انہوں نے (اولاد ابی سفیان) نے کہا کہ اللہ نے جھوٹ بولا ہے، ابوسفیان نے رسول اللہؐ سے جنگ لڑی، ... نے علی بن ابی طالبؑ سے جنگ لڑی، یزید بن معاویہ نے حضرت امام حسین بن علیؑ سے جنگ لڑی، اور سفیانی (عثمان بن عنبسہ) حضرت قائم آل محمدؑ (خاتم الاوصیاء) سے جنگ کرے گا''

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۱۹۰، الزام الناصب ج ۲ ص ۱۳۶، السفیانی ص ۱۲۵، یوم الخلاص ص ۲۹۲، عصر ظہور (عربی) ص ۱۱۵)

یمنی کا انقلاب، ظہور کی حتمی علامت ہے

ہمارے ہاں احادیث میں اس انقلاب کو ہدایت اور حق کے انقلاب کے نام سے یاد کیا گیا ہے کہ جب سفیانی کا انقلاب شام میں آجائے گا تو اسی دوران یمنی کا انقلاب، یمن میں آئے

گا اور یمنی لوگوں کو حق اور حقیقت کی طرف دعوت دے گا، روایات میں بیان ہوا ہے اس کی دعوت کو قبول کرنا اور اس کا ساتھ دینا واجبات سے ہے، یہ شخص یمن سے عراق کی جانب اور پھر شام کی طرف جائے گا اور خراسانی سے اس کی ملاقات عراق ہی میں ہوگی اور خراسانی اس کی مدد کرے گا، یمانی حضرت زید بن علی زین العابدین (علیہ السلام) کی اولاد سے ہوگا۔

سفیانی، یمانی اور خراسانی کے قیام کا زمانہ

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے روایت ہے کہ

''سفیانی، یمانی اور خراسانی کا قیام ایک ہی سال میں، ایک ہی مہینہ میں اور ایک ہی دن ہوگا یعنی تینوں انقلابات ایک ہی سال میں ہوں گے البتہ ہر ایک کی جگہ علیحدہ علیحدہ ہوگی، تسبیح کی لڑی میں پروئے ہوئے دانوں کی طرح یہ انقلابات ایک دوسرے کے پیچھے آئیں گے، ہر طرف جنگ ہوگی، اس دور میں سختی اور مشکل عام ہوگی، عوام تباہی سے دوچار ہوں گے، اس دوران حق کا ساتھ دینے والوں اور باطل کے خلاف افراد پر مصیبت کے پہاڑ توڑے جائیں گے اور ان پرچموں میں سب سے زیادہ ہدایت پر یمنی کا پرچم ہوگا، کیونکہ وہ تمہارا ہی صاحب اور ساتھی ہوگا اور تمہارا کمانڈر ہوگا پس جب یمانی کا قیام ہو جائے تو پھر مخالفین پر اسلحہ فروخت کرنا حرام ہوگا، یمانی کے قیام کے بعد تم اس کی طرف جانا کیونکہ اس کا پرچم ہدایت کا پرچم ہوگا کسی مسلمان پر جائز نہیں کہ وہ اس سے (یمنی کی دعوت سے) پیٹھ پھیرے، جو اس سے سر پھیرے گا اور اس کا ساتھ نہ دے گا وہ جہنمی ہوگا کیونکہ وہ حق اور راہ مستقیم کی طرف دعوت دے گا'' (الغیبۃ نعمانی ص ۱۷۱، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۳۲)

سفیانی، یمانی اور خراسانی کے انقلابات کے وقت عالمی حالات

اس دوران عالمی حالات دگرگوں ہوں گے، بہت بڑے پیمانے پر ثقافتی، تہذیبی، اقتصادی اور بالادستی کی جنگیں چھڑ چکی ہوں گی، ہر طرف بدامنی اور فساد ہوگا، عالمی سطح پر امن تباہ ہو جائے گا جنگ وجدال کی کیفیت ہوگی، پوری دنیا ایک خونی جنگ کی لپیٹ میں ہوگی، اس وقت فلسطین، شام، عراق، ایران اور حجاز مقدس میدان جنگ بنا ہوا ہوگا یہ پورا علاقہ عالمی طاقتوں کی

آ ماچکا ہوگا۔

بنیادی طور پر جنگ دو گروہوں اور دو جماعتوں کے درمیان لڑی جارہی ہوگی۔

ا۔ حضرت امام مہدیؑ کے حامی اور ناصران

۲۔ حضرت امام مہدیؑ کے مخالفین

پہلا گروہ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی عالمی حکومت کے واسطے زمین ہموار کر رہا ہوگا، جب کہ سفیانی کا انقلاب اور اس کے مغربی اتحادی۔ ...روایات میں سفیانی کے مددگاروں کو رومیوں اور یہودیوں کے ناموں سے یاد کیا گیا ہے، روم کے عنوان میں یورپ، امریکہ، برطانیہ سمیت پورا یورپ و مغرب آ جاتا ہے جب کہ یہودیوں میں باقی ممالک اور بالخصوص اس دور میں یہودیوں کی غاصبانہ حکومت جو کہ سرزمین فلسطین پر قائم ہے... مراد ہے انکی مخالفت میں سرگرم عمل ہونگے خلاصہ یہ ہے کہ ظہور کے سال میں مختلف تہذیبوں اور دنیا میں بسنے والی اقوام کے درمیان جنگ کا میدان گرم ہوگا یہ سال بحرانوں فتنوں اور بدامنی کا سال ہوگا۔

حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی تحریک کا پہلا ہدف

ایسا نہیں کہ جس وقت حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کا ظہور ہوگا تو وہ آپؑ کی پہلی تحریک ہوگی جس کا مکہ المکرمہ سے آغاز ہوگا اور اس کا ہدف اور نشانہ فلسطین میں مسجد الاقصیٰ ہوگا اور یہی ظلم کے خلاف اٹھنے والی پہلی تحریک ہوگی بلکہ ظلم کے خلاف تحریکیں پہلے سے متعدد جگہوں پر شروع ہو چکی ہوں گی، ان سب تحریکوں کی سید و سردار حضرت امام مہدیؑ کی تحریک ہوگی جو حق کی تحریکوں کو یکجا کر دیں گے اور وہ تمام گروہ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے حامی ہوں گے اور یہ سب تحریکیں تیزی سے قدس کی طرف بڑھیں گی۔

آزادی قدس

حقیقت یہ ہے کہ قدس کی آزادی کے واسطے تحریک کا آغاز ایران سے سید خراسانی کی قیادت میں ہوگا اور یمن سے اٹھنے والی تحریک اس کی مددگار رہے گی، روایات میں یمانی کی تحریک کو

ہدایت کا ماڈل اور نمونہ قرار دیا گیا ہے، یمانی کی تحریک اور اس کا انقلاب خراسانی کے انقلاب سے زیادہ ہدایت کے قریب ہوگا۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ناصران

خراسان سے آنے والے پرچم بردار لشکر سید خراسانی کی قیادت میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ناصران بھی موجود ہوں گے

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) کی ایک طولانی حدیث

''سفیانی ایک بڑا لشکر کوفہ کی طرف بھیجے گا جس کی تعداد ستر ہزار ہوگی جو کوفہ والوں کا قتل عام کریں گے، انہیں لوٹیں گے، قیدی بنائیں گے، وہ اسی طرح مصروف ہوں گے کہ اسی اثناء میں خراسان سے خراسانی کی قیادت میں پرچم آن پہنچیں گے پھر وہ بڑی تیزی سے کوفہ کی طرف بڑھیں گے ان کے درمیان حضرت امام مہدیؑ کے بعض ناصران بھی موجود ہوں گے''۔

ایک اور حدیث میں فرمایا''ایک اور جماعت اور گروہ ہوگا جو مشرقی زمین پر قیام کرے گا، جو حق کا مطالبہ کریں گے جو انہیں نہیں دیا جائے گا، پھر وہ حق مانگیں گے پھر بھی انہیں حق نہ دیا جائے گا، تیسری مرتبہ وہ حق مانگیں گے پھر بھی انہیں حق نہ دیا جائے گا۔۔ ۔۔۔، جب وہ ایسا دیکھیں گے تو وہ اپنی تلواریں، اسلحہ ان کی (مخالفین کی) گردنوں پر رکھ دیں گے تو انہیں وہ کچھ دے دیا جائے گا جس کا وہ مطالبہ کرتے ہوں گے تو اس وقت وہ مخالفین کی اس پیش کش کو قبول نہ کریں گے یہاں تک کہ وہ قیام کریں گے اور اپنے اس انقلاب کو جاری رکھیں گے اور اسے اپنے کمانڈر (حضرت امام مہدی (علیہ اسلام)) کے سپرد کریں گے ان کے لشکر سے قتل ہونے والے شہداء ہیں''۔

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں

اگر میں اس دور کو پالوں تو میں اپنی جان کو اس امر کے مالک (حضرت امام مہدیؑ) کے لئے محفوظ کر رکھوں (یعنی اپنی حفاظت کروں گا تا کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے قدموں میں اپنی جان لٹا سکوں اور ان کا فدیہ بنوں)

جب امام معصومؑ کا یہ جذبہ ہوتو ہمارا جذبہ کیسا ہونا چاہیے؟ ہر شخص اس حدیث پر خود غور کرے اور اپنے بارے میں سوچے۔

انتظار فرج

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں

جب تین حالتیں تمہارے سامنے رونما ہو جائیں تو اس وقت فتح و نصرت اور کامیابی کی انتظار کرنا وہ تین حالتیں یہ ہیں۔

۱۔ شام والوں کا اقتدار کی خاطر آپس میں اختلافات کرنا۔

۲۔ خراسان سے سیاہ پرچموں کا ظہور (خراسان کہہ کر تقریباً پورا ایران مراد لیا گیا)

۳۔ ماہ رمضان میں لوگوں کے درمیان خوف و ہراس و پریشانی۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۲۹، یوم الخلاص ص ۶۲۵)

خراسانی حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی تلاش میں

جب سفیانی کا لشکر کوفہ کی طرف بڑھے گا تو اس کے ساتھ ہی سفیانی، خراسانی کے پیچھے بھی اپنا لشکر روانہ کرے گا جب کہ خراسان والے حضرت امام مہدیؑ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے (اس سے مراد یہ ہے کہ وہ شدت سے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے منتظر ہوں گے اس وقت تک حضرتؑ کے ظہور کی کافی ساری نشانیاں ظاہر ہو چکی ہوں گی اور وہ بڑی شدت سے اپنے امامؑ کی طلب میں ہوں گے اور اس آواز کے منتظر ہوں گے جس میں حضرت کے ظہور کا فوراً اعلان ہوگا) سفیانی اور خراسان سے آنے والی افواج کے کمانڈر ہاشمی یا خراسانی، کی سفیانی کے ساتھ ٹکر ہوگی (روایات میں خراسانی اور ہاشمی دو نام ذکر ہوتے ہیں، ہوسکتا ہے یہ دو ہوں، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ ایک ہی کے لئے دو نام ہوں) خراسان سے آنے والی افواج کی کمان شعیب بن صالح کے پاس ہوگی (لشکر خراسانی یا ہاشمی کا ہوگا جب کہ ان کی افواج کے کمانڈر شعیب ہوں گے) شعیب بن صالح اور سفیانی کے درمیان آمنا سامنا اصطخر کے دروازہ پر ہوگا (یہ جگہ شیراز کے علاقہ میں

ہے جو خلیج فارس کے گرنے کے مقام کے بالکل مد مقابل واقع ہے) ان کے درمیان شدید اور تباہ کن جنگ ہوگی، سیاہ جھنڈوں والے فتح یاب ہوں گے اور وہاں سے سفیانی بھاگ کھڑا ہوگا، ان حالات میں لوگ امام مہدی (علیہ السلام) کی تمنا کر رہے ہوں گے اور ان کی تلاش میں نکلیں گے پس حضرت امام مہدیؑ مکہ سے خروج کریں گے آپؑ کے ہمراہ رسول اللہ کا پرچم ہوگا، جب کہ لوگ آپؑ کے خروج اور ظہور کے متعلق مایوس ہو چکے ہوں گے اس کی وجہ وہ مصائب اور مشکلات ہوں گی جن سے لوگ دوچار ہوں گے، اور ان مشکلات کی مدت طولانی ہو چکی ہوگی (کہ اچانک آپ کے ظہور کا اعلان ہو جائے گا) (بشارۃ الاسلام ص ۱۸۴، یوم الخلاص ص ۶۵۱، السفیانی ص ۷۷)

خراسان سے آمدہ افواج کی خصوصیات

بعض روایات میں خراسان سے آمدہ افواج میں موجود بعض کمانڈروں کے اوصاف کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ سید خراسانی ان کے رہبر ہوں گے، ان کے دائیں ہاتھ پر خال (تل یا کوئی اور خاص علامت ہوگی) ہوگی وہ قائد کبیر اور سید بزرگوار اور محترم المقام ہستی ہوں گے، تحریک اسلام کے پرچموں پر ان کا نام منقوش ہوگا، شعیب بن صالح گندمی رنگت کا جوان، ذہین، تیز فہم، ہونہار اور سمجھدار ہوگا، اہل تہران سے ہوگا، وہ ان ہی افواج کا کمانڈر ہوگا، طالقان کے خزانے (تہران کے اطراف میں وسیع پہاڑی سلسلہ کو طالقان کا نام دیا جاتا ہے) کے جوان ہیں جو کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے اصحاب ہیں، روایات میں ان کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ انہیں الٰہی خزانہ سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ جوان جنگجو، بہادر، قاریان وحافظان قرآن، فولادی عزم کے مالک ہوں گے۔

ایرانیوں کی صورتحال

روایات میں اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ ایرانیوں کی جنگ اپنے دشمنوں کے ساتھ طولانی ہو جانے کی وجہ سے ایرانی، ہاشمی خراسانی سید کے ہاتھ پر بیعت کریں گے جنہوں نے شعیب بن صالح کو اپنی افواج کا کمانڈر انچیف مقرر کیا ہوگا، ایرانیوں کا اپنے دشمنوں سے جنگ کا

میدان، ایران سے باہر یعنی عراق، شام، فلسطین بیان کیا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایران داخلی طور پر مضبوط ہوگا فقط تھوڑے عرصہ کے لئے ایران کے اندر قرقیسا کے معرکہ کے حوالہ سے کچھ مسئلہ اٹھے گا البتہ اس اعتبار سے کہ یہ جنگ قرقیسا کے مقام پر بنیادی طور پر سفیانی، اتراک کچھ مغربی اقوام اور عراق کی کچھ افواج کے درمیان ہوگی اس جنگ کے میدان سے ایرانیوں کا زیادہ فاصلہ نہ ہوگا وہ بھی فیصلہ کریں گے کہ اس جنگ میں کود پڑیں لیکن داخلی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے وہ اس سے صرف نظر کریں گے اور راستہ ہی سے اپنے ملک واپس آجائیں گے اور قرقیسا کے معرکہ میں سفیانی کی کامیابی کے بعد سفیانی کے ساتھ مقابلہ کے لئے خود کو آمادہ اور تیار کریں گے۔

ایرانی انقلاب کا اصل ہدف

ایرانیوں کے انقلاب کا اصل ہدف آزادی قدس ہوگا کہ وہ اسے عراق سے گزر کر ہی آزاد کرائیں گے، احادیث میں عوامی حرکت...... (شاید اس فوج سے مراد رضا کاروں کی وہ دو کروڑ افواج مراد ہوں جن کو "بسیج" بلا تنخواہ رضا کار کہا جاتا ہے اور ایران میں انہیں آزادی قدس کے لئے ترتیب دیا گیا ہے، روایات میں ہے یہ ملی، قومی اور عوامی تحریک قدس کی جانب بڑھنے کے لئے ہوگی) کی بات موجود ہے جو اصطخر کے علاقہ سے شروع ہوگی اور یہ حرکت حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے مکہ میں خروج اور حجاز مقدس کے ہونے والے واقعات سے ہوگی، اہل مشرق (غیر عرب مومنین جن میں سرفہرست ایرانی ہوں گے) حضرت امام مہدیؑ کا استقبال کرنے کے لئے عراق کے راستہ سے مکہ کے راہی ہوں گے کہ ان کی ملاقات حضرت امام مہدی (علیہ السلام) سے اصطخر کے مقام پر ہو جائے گی اور یہ سب وہیں پر ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور پھر حضرت امام مہدیؑ کی کمان میں سفیانی کے خلاف بڑے معرکے میں شریک ہوں گے۔

(الممہدون للمہدیؑ ص ۵۲ تالیف علی الکورانی......، اس کتاب میں خراسانی سید اور ایرانیوں کے بارے معلومات حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کے باب سوئم کا مطالعہ کریں "عصر ظہور" ترجمہ سید افتخار حسین میں بھی تفصیلات پڑھ سکتے ہیں)

سورج کے وسط میں ایک مرد کا سر اور سینہ باہر نظر آئے گا۔

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام)، سورۃ الشعرا آیت ۴ کے ذیل میں فرماتے ہیں آیت یہ ہے۔

ترجمہ. اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان کے لئے نشانی ان پر اتاریں تو اس وقت وہ اس کے سامنے اپنی گردنیں جھکا دیں گے"۔

آپؑ نے فرمایا" خداوند ان کے ساتھ ایسا ہی کرے گا"۔

راوی: وہ کون لوگ ہیں؟

آپؑ نے فرمایا" بنی امیہ اور ان کے پیروکار ہیں، اس سے مراد سفیانی اور اس کے حامی ہیں"

(الارشاد ج ۲ ص ۳۷۴، اعلام الوری ص ۴۲۸، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۲۱، المہدی الموعود ص ۵۳، یوم الخلاص ص ۵۱۷، السفیانی ص ۱۲۱)

راوی: میں نے سوال کیا وہ نشانی کیا ہوگی؟۔

امام (علیہ السلام): زوال کے وقت سے لے کر عصر کے وقت تک سورج ایک جگہ ٹھہر جائے گا، سورج کے بالکل وسط میں ایک آدمی کا سر اور سینہ نظر آئے گا جس کے حسب ونسب کا لوگوں کو علم ہوگا اور یہ معجزہ سفیانی کے دور میں ہوگا اس واقعہ کے بعد سفیانی اور اس کی قوم کے لئے ہلاکت ہوگی، ہلاکت ہوگی۔

نتیجہ

یہ حدیث واضح طور پر بیان کر رہی ہے کہ علامت اور نشانی سفیانی کے انقلاب کے بعد ظاہر ہوگی جیسا کہ بیان ہوا ہے سفیانی کا انقلاب ماہ رجب میں شروع ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی حدیث میں بیان ہوا ہے کہ یہ نشانی ماہ رجب میں ظاہر ہوگی آپ (علیہ السلام) فرماتے ہیں! وہ سال جس میں فضاؤں سے آواز گونجے گی اس سے پہلے رجب میں ایک نشانی ہوگی۔

راوی: میں نے عرض کیا وہ نشانی کیا ہے؟

امامؑ: ایک چہرہ جو چاند میں ظاہر ہوگا، ایک روایت کے مطابق سورج میں چہرہ ظاہر ہوگا چہرے.

کیساتھ واضح ہاتھ بھی نظر آئے گا۔ (الغیبۃ نعمانی ص۲۴۹، ۱۷۰، بحار الانوار ج۵۲ ص۲۳۲، بشارۃ الاسلام ص۹۲)

یہ مکمل بدن (سینہ اور چہرے سمیت) اسی کی جانب سے ہے جو ماہ رجب نے تین آوازیں دیں گے۔

حضرت امام رضا (علیہ السلام) سے ایک طولانی حدیث میں بیان ہوا ہے۔

اور تیسری آواز اس طرح ہوگی کہ لوگ وسط سورج میں ایک واضح بدن کو دیکھیں گے (اور اس کی جانب سے آواز آئے گی)۔ (یوم الخلاص ص۵۱۹، بحار الانوار ج۵۲ ص۲۳۲)

امیر المومنین (علیہ السلام) کا بدن اطہر

کچھ علماء کا عقیدہ یہ ہے کہ جو بدن اور چہرہ سورج کے وسط میں نظر آئے گا وہ حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) کا بدن و چہرہ ہوگا کہ لوگ انہیں پہچان لیں گے۔

شیخ محمد نجفی نے بیان الائمہ کی ج۳ ص۴۸ میں اسی نظریہ کو لیا ہے اور شیخ علی الکورانی نے اپنی کتاب الممہدون للمہدی ص۳۷ پر فرمایا ہے کہ یہ نظریہ زیادہ قابل قبول ہے۔

آسمان میں ہاتھ کا ظاہر ہونا

فضا میں ایک ہاتھ ظاہر ہوگا جو ہاتھ اشارہ کر کے کہے گا یہ برحق ہے، یہ برحق ہے بعض روایات میں اس نشانی کو حتمی علامات سے قرار دیا گیا ہے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے ایک طولانی حدیث میں بیان فرمایا ہے "فضاء (آسمان) میں ہاتھ کا ظاہر ہونا حتمی امر ہے"۔

(الغیبۃ نعمانی ص۱۲۰، الغیبۃ شیخ طوسی ص۲۶۸، بحار الانوار ج۵۲ ص۲۸۹، بشارۃ الاسلام ص۱۶)

یوم موعود کی علامت

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) یوم موعود کی علامت بیان کرتے ہوئے اس طرح بیان فرماتے ہیں "اس دن کی علامت یہ ہے کہ آسمان (فضاء) میں ایک ہاتھ ظاہر ہوگا جو راہنمائی دینے والا ہوگا اور سب لوگ اس ہاتھ کی طرف دیکھیں گے"۔ (الغیبۃ نعمانی ص۱۶۹، یوم الخلاص ص۵۴۱)

آئمہؑ کی عظمت

ہمارے آئمہؑ کس قدر عظیم المرتبت ہیں جنھوں نے سینکڑوں سال قبل ہمیں ان واقعات سے آگاہ کیا ہے، بدن اور ہاتھ کا آسمان پر ظاہر ہونا اللہ کا معجزہ ہے، آج کے انسان نے جدید تحقیقات اور الیکٹرانک میڈیا کو ترقی دینے کے بعد سائنس کے حیرت انگیز انکشافات سے یہ بات ثابت کردی ہے کہ چاند سے زمین کی طرف بات منتقل کی جاسکتی ہے خداوند جو انسانوں کا خالق ہے وہ تو انسان سے کروڑوں مرتبہ بہتر اور موثر انداز میں اپنی قدرت کا اظہار کرسکتا ہے اور ظاہر ہے ایسا انداز ہوگا جو انسان کی اپنی تحقیقات سے آگے ہوگا اور انسان اس معجزہ کو دیکھ کر سر تسلیم خم کرے گا کہ یہ اس طاقت کی جانب سے ہے جو غیب کا مالک ہے جو ساری کائنات کا خالق ہے۔

آج کی حیرت انگیز ترقی اور فضاؤں پر انسان کے کنٹرول نے سب کچھ ممکن بنادیا ہے ماضی کا انسان اس کے بارے میں سوچ نہ سکتا تھا اور شاید جسے محال عادی خیال کرتا تھا وہ سب کچھ ہوچکا ہے لہذا فضاء میں ہاتھ کا بلند ہونا، سورج کی قرص (وسط سورج) میں آدمی کے چہرے اور سینے کا نظر آنا، سورج کا حرکت سے رک جانا، فضاء میں زوردار آواز کا گونجنا یہ سب کچھ ہوتا ہے اور ضرور ہونا ہے (آج کے دور میں فضاؤں سے انسانوں کی تصاویر اور ان کے پیغامات بلکہ کائناتی اشیاء کا زمینی خزانوں کا، سب کا ٹی وی اور ونڈو کی سکرین پر آجانا اس بات کو قابل قبول بناتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی عبد خاص کا دیدار فضاؤں سے اپنی قدرت اور عظمت کے اظہار واسطے دکھا دے یہ سب کچھ ممکن ہے اور قابل حیرت بھی نہیں)۔

تین آوازوں کا فضاء سے سنائی دینا

ماہ رجب میں آسمان (فضا) سے تین آوازیں سنائی دیں گی۔

☆ پہلی آواز

"الالعنة الله علی القوم الظالمین"

آ گاہ ہو جاؤ! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے"۔

☆ دوسری آواز

"یامعاشر الناس ازفت الازفه" (سورۂ النجم آیت ۵۸) "اے مومنو! قیامت کا وقت قریب ہو چکا ہے" (علامہ مجلسی نے تین کتابچے حضرت حجۃ ابن الحسن العسکریؑ کے بارے میں تحریر فرمائے ہیں ص ۱۵۸ پر ہے کہ قرآن مجید میں آزفۃ قیامت کے لئے آیا ہے لیکن اس کلمہ سے مراد حضرت امام مہدیؑ کا ظہور مراد ہے)

☆ تیسری نداء

ایک بدن ظاہر ہوگا جو اس طرح آواز دے گا "الاان الله بعث مهدی آل محمدؐ للقصاء علی الظالمین" "آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ظالموں کے خاتمہ کے واسطے مہدیؑ آل محمدؐ کو بھیج دیا ہے"۔

حضرت امام علی رضاؑ نے ایک طولانی حدیث میں اس طرح بیان کیا ہے "ان کو آواز دی جائے گی اور آواز..... جو دور ہوگا وہ بھی قریب والوں کی طرح سنے گا، یہ آواز مومنین کے واسطے رحمت اور کافروں کے واسطے عذاب ہوگی۔

راوی: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہو جائیں یہ آواز کیا آئے گی؟۔

امام (علیہ السلام): تین آوازیں آئیں گی

۱۔ الالعنة الله علی الظالمین

۲۔ ازفت الازفة یامعشر المومنین

۳۔ سورج کی قرص (درمیان کی ٹکیہ میں) میں ایک بدن ظاہر ہوگا جو آواز دے گا لوگو! آگاہ ہو جاؤ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے، وہ ظالموں کی ہلاکت کے واسطے بھیجے گئے ہیں۔

پس اس وقت مومنوں کے لئے خوشحالی اور کامیابی ہوگی، ان کے سینوں میں ٹھنڈک پہنچے گی ان کے دلوں کا غم و غصہ جاتا رہے گا۔ (سورۂ شعراء ص ۴)

اس مضمون کے قریب قریب حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل شدہ حدیث میں ہے، آپؑ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ جس وقت ان نشانیوں کو لائے گا تو اس وقت منکرین مبہوت اور متحیر ہو جائیں گے''۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں ''وہ سال جس میں فضاء سے آواز گونجتی ہے زوردار آواز آئے گی تو اس سے پہلے رجب میں ایک نشانی ہے۔

راوی: وہ نشانی کیا ہوگی؟۔

آپؑ نے فرمایا! ''ایک چہرہ جو چاند میں ظاہر ہوگا اس کا ایک ہاتھ نمایاں ہوگا جو اشارہ کر رہا ہوگا آسمان (فضاء) سے آواز آئے گی جسے زمین والے سارے لوگ سنیں گے اور ہر زبان والے اپنی اپنی زبان میں اس آواز کو سمجھیں گے۔'' (الغیبۃ نعمانی ص ۱۶۹، یوم الخلاص ص ۵۴۱)

نداء اور صیحہ کے درمیان فاصلہ

روایات میں دو لفظ ہیں

۱۔ نداء، پکار، آواز

۲۔ صیحہ، چیخ، زوردار آواز، اچانک دہلا دینے والی آواز کا آنا۔

جو کچھ روایات میں ملتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ صیحہ ماہ رمضان میں ہوگا اور یہ جبرائیلؑ کی آواز ہوگی جب کہ تین ندائیں ماہ رجب میں ہوں گی اور چوتھی نداء ماہ محرم میں ہوگی جو حضرت کے ظہور کے دن کی نداء ہوگی۔

رجب اور محرم کی نداؤں کے برخلاف ماہ رمضان کا جو صیحہ (اچانک زوردار چیخنے کی آواز، دہلا دینے والی آواز) ہے اسے حتمی نشانیوں سے شمار کیا گیا ہے۔

سورج کا ٹھہر جانا اور وسط مہینہ میں چاند گرہن لگنا

ظہور کے سال کی غیر حتمی نشانیوں سے سورج کا ٹھہر جانا، زوال سے عصر تک حرکت نہ کرنا، جو کہ رجب کے دنوں میں کسی دن ہوگا، اسی طرح اس مہینہ کی پندرہویں رات چاند گرہن کا لگنا بھی ہے۔

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سورۂ شعراء کی آیت ۴ کی تفسیر میں فرماتے ہیں
''سورج زوال سے عصر تک ایک حالت میں ٹھہر جائے گا اور یہ سفیانی کے زمانہ میں ہوگا اس کے بعد وہ اور اس کی قوم ہلاک ہوں گے''۔

سفیانی کے خروج کی نشاندہی

یہ واقعہ بڑی وضاحت سے بیان کر رہا ہے کہ سفیانی کا انقلاب ماہ رجب میں ہوگا کیونکہ یہ نشانی اسی کے زمانہ میں ظاہر ہوگی، سورج اگرچہ تھوڑی دیر ہی کے لئے کیوں نہ ٹھہرے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حیرت انگیز معجزہ ہوگا۔ سارے لوگ دیکھیں گے کہ دن معمول سے طولانی تر اور معمول سے زیادہ گرمی بڑھنے لگی ہے، اور زمین پر سورج کی زیادہ حدت اور دھوپ کے پڑنے کی وجہ سے وہ سب اس بات سے واقف ہو جائیں گے (ایسا لگتا ہے وقت حرکت سے رک جائے گا، گھڑیوں کی سوئیاں ٹھہر جائیں گی) ماہ رجب میں اس نشانی کا ظاہر ہونا بتائے گا کہ سفیانی، اس کے حامی اور افواج شکست سے دوچار ہوں گے۔ ماہ رجب میں سورج کا حرکت سے ٹھہر جانا، سورج کے قرص میں آدمی کے سر و سینہ سمیت ظاہر ہونا، سفیانی کے انقلاب کے ہمراہ ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں، ماہ رجب کے دیگر واقعات میں پندرہویں رات چاند گرہن کا لگنا ہے۔

ام سعید نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا یا ابن رسول اللہؐ! میں آپؐ پر قربان جاؤں حضرت امام مہدیؑ کے خروج کی کوئی نشانی بیان فرمائیں۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے جواب میں فرمایا! اے ام سعید'' جب رجب کی پندرہویں شب میں چاند گرہن لگ جائے اور اسکے بعد چاند کے نیچے سے ایک مرد ظاہر ہو تو اس وقت حضرت قائم کا خروج ہوگا''۔ (دلائل الائمہ ص ۲۵۹، بیان الائمہ ج ۲ ص ۲۹۵)

پہلے ہم بیان کر آئے ہیں کہ ایک آدمی کا چہرہ و سینہ سورج کی قرص میں ظاہر ہوگا اور اس کے بعد ماہ رمضان میں آسمانی صیحہ سنائی دے گا۔

ماہ شعبان کے واقعات

اس مہینہ میں عالم اسلام میں خوف وہراس، ملی جلی ایک آمادگی کی کیفیت پیدا ہوجائے گی، سیاسی حالات وواقعات جو رجب میں رونما ہو چکے ہوں گے، باہمی جنگوں کا آغاز ہو چکا ہوگا بعض غیر معمولی نشانیاں بھی ظاہر ہو چکی ہوں گی، ان تمام حالات کے تناظر میں عالم اسلام خوف و ہراس میں ہوگا، دوسری طرف حضرت امام مہدیؑ کے انصار اور حامی خود کو منظم کرنے میں مصروف ہوں گے یمانی، یمن میں اور خراسانی، ایران میں اپنی افواج کو مجتمع کر رہا ہوگا، یہ بات ایک طرح امید کی نشانی ہوگی سفیانی اپنے حریفوں ابقع اور اصہب پر غلبہ پا چکا ہوگا، وہ اس فتح کے بعد رومیوں (یورپین ممالک) اور یہودیوں کے ساتھ معاہدہ کر چکا ہوگا۔

ماہ شعبان میں رونما ہونے والے واقعات ایک دوسرے سے جدا جدا ہو چکے ہوں گے، ہر ایک واقعہ اپنی سمت اور اپنے شناخت کو واضح کر چکا ہوگا، اسی حوالے سے احادیث میں ظہور کی جو نشانیاں ذکر ہوئی ہیں اور جو حادثات اس دوران واقع ہونے ہیں ان میں مشرق وسطیٰ کو میدان جنگ ظاہر کیا گیا ہے، اس میں بہت زیادہ قتل وغارت گری ہونا ہے، اس خطہ کی آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہوگی، یہ سب مصائب ومشکلات اور بحرانوں سے دوچار ہوں گے، سیاسی عدم استحکام ہوگا اور ان حالات کے سبب عالمی جنگ کی کیفیت پیدا ہوگی۔

حضرت امام جعفر صادقؑ کی حدیث

ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا "ماہ رجب ایک ایسا مہینہ ہے جس کا احترام زمانہ جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے اور اسے "الشہر الاصم" (بہرا مہینہ) کہتے تھے۔

ابو بصیرؒ: ماہ شعبان کیسا مہینہ ہے؟

امامؑ: اس مہینہ میں سارے معاملات مکمل اور طے پا جائیں گے۔

ابوبصیرؒ: ماہ رمضان کیسا ہے؟۔

امامؑ: اللہ کا مہینہ ہے، اس مہینہ میں آپ کے کمانڈر و سربراہ کے نام کو ان کے باپ کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔

ابوبصیرؒ: شوال کے بارے بتائیں؟

امامؑ: اس مہینہ میں قوم (امت مسلمہ) کے معاملات میں جوش آجائے گا۔

ابوبصیرؒ: ذوالقعدہ کے بارے بتائیں؟

امامؑ: وہ لوگ اس مہینہ میں بیٹھ جائیں گے۔

ابوبصیرؒ: ذوالحجہ میں کیا ہوگا؟

امامؑ: یہ خون اور جنگ کا مہینہ ہے۔

ابوبصیرؒ: محرم کے بارے بتائیں؟

امامؑ: اس میں حلال حرام ہو جائے گا، حرام حلال ہو جائے گا۔

ابوبصیرؒ: ماہ صفر، ربیع کے بارے بتائیں؟

امامؑ: اس میں بہت ہی برائی اور رسوائی ہوگی اور بڑا واقعہ ہوگا۔

ابوبصیرؒ: جمادی کے بارے بیان کریں؟

امامؑ: اس میں اول سے آخر تک کامیابی ہی کامیابی ہے۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۷۲، بشارۃ الاسلام ص ۱۴۲، بیان الائمہؑ ج ۳ ص ۲۸۶)

مکہ امن کی جگہ

جناب ابوحمزہ ثمالیؒ حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ "جب تم شام والوں کے بارے آپس میں اختلافات کی خبر سنو تو شام سے بھاگ کھڑے ہونا کیونکہ اس میں فساد اور فتنہ ہوگا۔

ابوحمزہ ثمالیؒ: اس وقت کس شہر میں پناہ لی جائے؟

امامؑ: مکہ کی طرف چلے جانا کیونکہ یہ بہترین شہروں سے ہے جس کی طرف جا کر لوگ پناہ لیں گے۔ (بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۷۱، السفیانی ص ۱۲۳)

ظہور سے قبل لوگوں کی ذمہ داریاں

روضۃ الکافی میں روایت ہے جس میں غیبت کے دوران کے حالات و واقعات بیان ہوئے ہیں جس میں اس زمانہ کے حوالے سے اور ان شرائط میں لوگوں کے فرائض و ذمہ داریاں بیان کی گئی ہیں۔ جب رجب آجائے تو اللہ کا نام لے کر نکل کھڑے ہونا اور اگر شعبان تک تاخیر کر لو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر چاہو تو اپنے گھر والوں کے ساتھ روزے رکھنا (یعنی ماہ رمضان گھر پر رہنا) ہو سکتا ہے ایسا کرنا آپ کے لئے زیادہ قوت کا سبب بنے اور سفیانی کا انقلاب تمہارے لئے ایک علامت و نشانی ہے۔

اس روایت میں اجازت دی گئی ہے کہ ماہ رمضان تک سفر کرنے میں جلدی نہ کی جائے۔

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے ایک طولانی حدیث میں اس طرح بیان ہوا ہے "سفیانی آپؑ کے دشمنوں کو اذیت دینے اور ان سے انتقام لینے کے لئے کافی ہے"۔

سفیانی کا انقلاب آپؑ کے لئے نشانیوں سے ہے (ظہور کے قرب کو جاننے کے لئے) کیونکہ جس وقت فاسق خروج کرے گا اس کے خروج کے بعد ایک ماہ یا دو ماہ ٹھہرو گے آپ کو اس جگہ سے حرکت نہیں کرنا چاہیے جہاں پر اس کا انقلاب آئے گا "تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے گی یہاں تک کہ وہ تمہارے مخالفین کی کثیر تعداد کو قتل کر دے گا (یہ معرکہ قرقیسا کی طرف اشارہ ہے)

بعض اصحاب نے آپؑ سے سوال کیا جب ایسا ہو تو پھر اہل و عیال کے بارے میں کیا کیا جائے؟ آپؑ نے فرمایا کہ! "مردوں کو چاہیے کہ وہ خود کو سفیانی سے غائب کر لیں کیونکہ وہ دل میں شیعوں کے خلاف بغض و کینہ رکھتا ہو گا لیکن خواتین کو (انشاء اللہ) کچھ نہیں ہو گا"۔ پھر سوال کیا گیا کہ مرد کس طرف فرار کر جائیں اور کہاں پناہ لیں؟ کیا اس وقت مدینہ یا مکہ چلا جائے یا کسی اور شہر میں چلا جائے۔

آپؑ نے فرمایا: ''مدینہ جا کر کیا کرو گے کیونکہ وہ فاسق (سفیانی) تو مدینہ پر چڑھائی کرے گا آپ کو مکہ کا رخ کرنا چاہیے کیونکہ مکہ ہی تمہارے اکٹھا ہونے کی جگہ ہے اسکا (سفیانی) فتنہ نو مہینے کے برابر ہوگا اس سے بالکل زیادہ نہ ہوگا''۔ (الغیبۃ نعمانی ص ۳۰۲، السفیانی ص ۱۲۲)

ماہ رمضان کے واقعات

ان دنوں امت اسلامی جنگوں، فتنوں اور قتل و غارت گری، بدامنی، دہشت گردوں کی وجہ سے سیاسی طور پر بہت کمزور ہو چکی ہوگی، اجنبی افواج (مغربیوں کی فوجیں) یورپی افواج (رومیوں کی افواج) مسلمان ممالک میں داخل ہو چکی ہوں گی، آسمان (فضاء) سے علامات و نشانیاں مسلسل ظاہر ہو رہی ہوں گی، مومنین کے دل پرامید ہوں گے ان واقعات کے بعد پورے عالم کے افکار حضرت امام مہدیؑ کی طرف متوجہ ہو چکے ہوں گے اور ان کے ظہور کیلئے دن گن رہے ہوں گے۔

ماہ رمضان میں کچھ اور نشانیاں ظاہر ہوں گی اور یہ علامات ایسی ہوں گی کہ دنیا کے مبصرین، دانشور، سیاست دان ان سب کو نظر انداز نہ کرسکیں گے۔

۱۔ بے وقت سورج گرہن اور چاند گرہن لگنا

قدرت الٰہی کے مظاہر سے معجزات الٰہی کا ہونا مخلص مومنین جو کہ حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کی وقت شماری کر رہے ہوں گے ان کے واسطے غیر معمولی واقعات خوشخبری بنیں گے، ماہ رمضان کی تیرہ یا چودہ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا جب کہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ ماہ رمضان کو چاند گرہن ہوگا (مہدی منتظر ص ۲۹۱)

ظہور سے پہلے ان علامتوں کا ظاہر ہونا معمول سے ہٹ کر ہوگا حضرت آدمؑ کی خلقت سے لے کر اس دم تک ایسا واقعہ رونما نہ ہوا ہوگا اور یہ اس لئے ہوگا تا کہ تمام مسلمانوں کے اذہان میں نظریہ مہدویت راسخ ہو جائے اور حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے بارے مسلمانوں کے اندر آمادگی پیدا ہو اور ان علامات کے ظاہر ہونے سے مسلمانوں کے عقائد میں پختگی آجائے گی اور

وہ اس طرح کہ حضرت نبی اکرمؐ اور آئمہ معصومین (علیہم السلام) جو کچھ صدیوں پہلے بتا گئے وہ سب کچھ دیکھا جا رہا ہوگا، جس وجہ سے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کے بارے اور آپ کا تمام عالمی طاقتوں پر غلبہ حاصل کر لینے والی پیشین گوئیوں کے بارے میں یقین کامل ہو جائے گا، اگرچہ عالمی حالات مسلمانوں کے خلاف ہوں گے مایوس کن حالات میں ان نشانیوں کا ظہور مسلمانوں کے ایمان کو بچانے کا وسیلہ ہوگا۔

۲۔ مخلص مومنوں کے لئے خبر ہوگی کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کا وقت بالکل قریب ہے۔

ثعلبہ ازدی نے حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے بیان نقل کیا ہے "جو نشانیاں حضرت قائم کے قیام سے پہلے ظاہر ہوں گی ان میں ۱۵ رمضان میں سورج گرہن اور ماہ رمضان کے آخری حصہ میں چاند گرہن کا لگنا ہے۔

ثعلبہ: مولا! آخری حصہ میں سورج گرہن اور نصف رمضان میں چاند گرہن ہوگا؟۔

امامؑ: میں بہتر جانتا ہوں کہ کیا ہوگا؟ تحقیق یہ دو ایسی نشانیاں ہیں جو حضرت آدمؑ سے لے کر اس دم تک پہلے کبھی واقع نہیں ہوئی ہوں گی (الارشاد ج ۲ ص ۳۷۴، الغیبۃ نعمانی ص ۱۸۱، اعلام الوری ص ۴۲۹، الغیبۃ شیخ الطوسی ص ۲۷۰، بشارۃ الاسلام ص ۹۶، یوم الخلاص ص ۵۱۶، تاریخ مابعد از الظہور ص ۱۸۸)

جناب کمیت اسدیؒ کے بھائی ورد بن زید اسدیؒ نے بھی حضرتؑ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ تحقیق اس امر (ظہور) سے پہلے چاند گرہن ہے، مہینہ ختم ہونے سے پانچ دن پہلے چاند گرہن اور ۱۵ کو سورج گرہن ہے اور یہ ماہ رمضان میں ہوگا، جب ایسا ہوگا تو نجومیوں (فلکیات و موسمیات کے ماہرین) کے سارے حسابات فیل ہو جائیں گے (الغیبۃ نعمانی ص ۱۷۹)

جناب ابو بصیرؒ نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے اس طرح نقل کیا ہے کہ "حضرت امام مہدیؑ کے خروج کی نشانیاں ۱۳ یا ۱۴ رمضان کو سورج گرہن کا لگنا ہے"۔

(الغیبۃ نعمانی ص ۱۸۹، بشارۃ الاسلام ص ۹۷، تاریخ الغیبۃ الکبریٰ ص ۴۷۹، یوم الخلاص ص ۵۱۷)

سورج گرہن اور چاند گرہن کی کیفیت

چاند گرہن لگنے کی صورت اس طرح ہوتی ہے کہ زمین سورج اور چاند کے درمیان آجاتی ہے اور اس وقت عام طور پر قمری مہینوں میں مہینہ کا درمیانی حصہ ہوتا ہے اور سورج گرہن اس وقت ہوتا ہے جب چاند زمین اور سورج کے درمیان آجاتا ہے اور اس کا وقت عام طور پر قمری مہینوں کے آخری ایام میں ہوتا ہے، ایسا واقعہ جو عادی اسباب کے برعکس ہوگا اور معمول سے ہٹ کر ہوگا تو روایت کی روشنی میں اس بارے میں یہ احتمالات دیئے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ ہر ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ یہ کس طرح ہوگا؟ اس کا عملی اور سائنسی جواز کیا بنتا ہے؟ ابھی یہ واقعہ نہیں ہوا ہم اس بارے میں درج ذیل احتمالات بیان کرسکتے ہیں ویسے ایسا ہونا قدرت الٰہی کا کرشمہ ہے جس کے بارے میں کسی کے بات کرنے کی گنجائش نہ رہے گی۔

پہلا احتمال

یہ واقعہ معجزہ کی مانند ہوگا اور ایسے اسباب سے وقوع پذیر ہوگا جو عام قواعد سے ہٹ کر ہوں گے، اب یہ معجزہ کیسے رونما ہوگا؟ اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ اس کے بارے ہم نہیں جانتے، ہمیں تو روایات سے اتنا معلوم ہے کہ ایسا ضرور ہونا ہے، اس کی جزئیات کا ہمیں علم نہیں ہے اور یہ واقعہ فلکیات اور ماہرین موسمیات کے قوانین وضوابط سے جدا ہوگا اور یہ معجزہ ہوگا کہ جب سے حضرت آدمؑ زمین پر اترے اس وقت سے لے کر اس کے وقوع پذیر ہونے تک ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا ہوگا۔

معجزہ کی حقیقت

معجزہ اس واقعہ کو کہتے ہیں کہ جس کے وقوع پذیر ہونے کے اسباب کا علم نہیں ہوتا اور عادی اسباب جو عام طور پر مشاہدہ میں ہوتے ہیں اس سے ہٹ کر ہوتا ہے، لیکن طبیعت کے قوانین کے تابع ضرور ہوتا ہے اور ایسا واقعہ ہونا ممکنات سے ہوتا ہے کوئی امر محال نہیں ہوتا لیکن

اس کے اسباب کا عام طور پر عادی ذرائع کے تحت علم نہیں ہوتا البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ اس معجزہ کے رونما ہونے کے وقت اس زمانہ میں اس کے علل واسباب کا علم نہ ہو لیکن اس کے بعد اس کا سبب معلوم ہو جائے اور ایسا ہونا اس کے معجزہ ہونے کو نقصان بھی نہیں دیتا کیونکہ جن شرائط اور اسباب و حالات میں جس پہلے شخص کے ہاتھ پر وہ واقعہ رونما ہوا اس وقت وہ واقعہ معجزہ تھا لہٰذا بعد میں اس واقعہ کے علل واسباب کا پتہ چل جانے سے اس کے معجزہ ہونے کا کچھ نقصان نہ ہوگا۔

معجزہ کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ جس کے ہاتھ پر وہ ظاہر ہو رہا ہے اس کی نیت رائج قوانین کو چیلنج کرنا ہو اگر چیلنج نہ ہو تو اسے کرامات سے شمار کریں گے مگر عوام الناس میں تو ہر کرامت اور غیر معمولی واقعہ کو معجزہ ہی کہا جاتا ہے اگرچہ اصطلاحی لحاظ سے اسے معجزہ نہ کہا جائے۔

دوسرا احتمال

ایسا بھی ممکن ہے کہ فضاء کے اندر کروڑوں چھوٹی بڑی اشیاء حرکت میں ہیں کچھ ہمارے سورج سے کئی گنا بڑی ہیں اسی طرح زمین اور چاند سے بھی بڑی ہیں بلکہ ہمارے پورے نظام شمسی سے وہ چیزیں بڑی ہیں، ان ہی فضائی سیاروں سے ایک سیارہ سورج کے سامنے اپنے نظام حرکت کے تحت پہنچ جائے اور زمین تک سورج کی شعاؤں کے پہنچنے میں مانع ہو، اور اس طرح سورج گرہن واقع ہو جائے اور یہ واقعہ ماہ رمضان کے وسط میں ہو اور اس کی خبر آئمہ معصومینؑ نے دی ہے، اسی طرح آخری ماہ قمری میں جب کہ چاند ہلالی شکل میں نظر آتا ہے اس وقت بھی کوئی سیارہ چاند کے سامنے آجائے جو چاند کے نظر نہ آنے کا سبب بنے اور چاند نظر نہ آسکے اور تاریکی چھا جائے، اور اس بات کو ظہور کی نشانیوں سے قرار دیا گیا ہے اور یہ مطلب اس بات سے غیر مربوط نہیں جس میں یہ کہا گیا ہے کہ سورج اپنے طلوع کے بعد 2/3 وقت کے لئے رک جائے گا اور یہ اس لئے ہوگا کہ کوئی سیارہ زمین اور سورج کے درمیان حائل ہو جائے گا اور دن کے 2/3 حصہ میں سورج کے زمین تک پہنچنے میں مانع ہوگا ظاہر ہے کہ کسوف (سورج گرہن) جو ایک گھنٹہ سے تین گھنٹہ تک ہوتا ہے اس سے مختلف ہے۔ (المہدی المہدی ص ۳۷)

تیسرا احتمال

خود سورج کے اندرونی تغیرات سے ایسا واقعہ ہوگا اور اس بات کی سائنسی تحقیقات کی روشنی میں توجیہہ اس طرح کی جا سکتی ہے کہ سورج کے اندر فیزیکل طور پر بڑے بڑے دھماکے مسلسل رونما ہوتے ہیں کہ جس وجہ سے کچھ مدت تک سورج کی شعائیں اطراف میں نہ پھیلیں یا اس قسم کے اندرونی دھماکے ماہ رمضان کے وسط تک سورج گرہن کا موجب بنیں اور مہینہ کے آخر میں چاند ہلال کی مانند ہوتا ہے ان ہی دھماکوں کے نتیجہ میں چاند گرہن بھی واقع ہو یہ احتمال قریب ترین احتمالات سے ہے خاص کر ان دو نشانیوں کو "جن کا تعلق آسمان سے ہے" ان آسمانی علامات سے ملا کر دیکھیں جو ماہ رجب میں رونما ہوں گی تو اس کی توجیہہ آسانی سے کی جا سکتی ہے۔

ماہ رجب میں سفیانی کے انقلاب کے وقت سورج کا ٹھہر جانا ممکن ہے ایسا اندرونی انفجارات اور دھماکوں کی وجہ سے ہو یا آہستہ حرکت کرنا جیسے ایک عمل سے واپسی ہوتی ہے، دو تین گھنٹے لگ جائیں یا سورج کے قرص میں آدمی کے بدن کا ظاہر ہونا کیونکہ ممکن ہے کہ جب سورج کے اندر کوئی بہت ہی بڑا دھماکہ ہو کہ جس کا اثر سورج کے وسط میں ایک چہرہ اور سینہ کی شکل میں بن کر ظاہر ہو جائے، موجودہ جدید سائنسی دور کے فزکس کے ماہرین فزیالوجسٹ اس قسم کے احتمال دیتے ہیں اور حدیث میں بھی اس قسم کے مطلب پر تاکید ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) نے ایک طولانی حدیث میں فرمایا ہے کہ آپؑ نے آسمانی ندا اور رمضان میں صیحہ آسمانی کے بعد (جو ۲۳ رمضان کو آئے گی) فرمایا ہے "طلوع آفتاب سے ظہر تک سورج رنگ برنگا ہوگا ... زردی مائل ہوگا پھر سخت تاریک اور سیاہ ہو جائے گا" (بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۷۵، بشارۃ الاسلام ص ۵۹، ص ۷۰)

سورج کا تاریک ہو جانا خود اس بات کی نشانی ہے کہ ماہ رمضان کی ۲۵ تاریخ کو چاند گرہن لگے گا یہ توجیہہ سائنسی تفسیر کے طور پر بیان کی جا سکتی ہے اور یہ احتمال واقعیت کے نزدیک ترین ہے کہ کسی نے اس سے پہلے اس کی طرف اشارہ نہیں دیا بس ان نشانیوں کے بارے گہرائی

سے فکر کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ضروری نہیں کہ یہ معجزہ ہوں بلکہ فزیالوجی کے قوانین کے تحت بھی ایسا ہونا ممکن ہے۔

بہر حال ایک ماہ کے وسط میں سورج گرہن اور آخر میں چاند گرہن کے بارے تین احتمال دیئے جاسکتے ہیں یقینی بات یہ ہے کہ یہ قدرت کے اپنے نظام کے تحت ہونا ہے اور اس نے بلاسبب اور بغیر علت اور قانون وقاعدہ کے نہیں ہونا۔

اس کی تفصیلات کے بتائے بغیر سب کچھ کو ممکنات سے جانتے ہیں اور ایسا ہونا بھی محالات اور ناممکنات سے نہیں ہے اور اگر ان نشانیوں کو جدید سائنس کی کسوٹی پر دیکھا جائے تو وہ بھی اس کے وقوع پذیر ہونے کی نفی نہیں کرسکتی۔

آسمانی صیحہ حتمی نشانیوں سے ہے

یہ ظہور کی حتمی نشانیوں سے تیسری نشانی ہے صیحہ کا لفظ نداء اور یکدم اچانک زوردار آواز کے معنی میں ہے، اس جگہ اس سے مراد وہ آواز ہے جو ۲۳ رمضان المبارک کی رات فضاء سے سنائی دے گی جو کہ شب قدر ہے اور دنیا کے تمام حصوں میں ہر آبادی اپنی اپنی زبان میں اسے سنیں گے، یہ آواز سن کر سارے لوگ حیران اور پریشان ہو جائیں گے، سویا ہوا شخص یہ آواز سن کر بیدار ہو جائے گا بیٹھا ہوا اٹھ کھڑا ہوگا اور کھڑا ہوا شخص زمین پر بیٹھ جائے گا، نئے بیاہتا جوڑے اس آواز کے خوف سے اپنے حجلہ عروسی سے باہر دوڑ پڑیں گے...... یہ آواز جبرائیلؑ امین کی ہوگی وہ واضح انداز میں اس طرح آواز دے گا۔ "صبح قریب ہوگئی ہے ...... یہ بات سب لوگ جان لو کہ حق امام مہدیؑ اور ان کے شیعوں کے ساتھ ہے"۔ (بحارالانوار ج ۵۲ ص ۲۷۴)

اس آواز کے بعد، دوسرے دن، بعد از ظہر مغرب کے نزدیک شیطان ملعون زمین اور آسمان کے درمیان اس طرح آواز دے گا "تمام لوگ آگاہ ہو جائیں حق عثمان اور اس کے پیروکاروں کے ساتھ ہے"۔ (ہوسکتا ہے اس شیطان سے مراد بڑا شیطان ہو اور پہلی آسمانی نداء کے اثرات کو ختم کرنے کے لئے دوسرے دن پورے عالمی میڈیا پر بڑے شیطان کی وساطت سے

سفیانی اوراس کے حامیوں کے حق میں آواز بلند ہواور عالم اسلام کو مہدیؑ آل محمدؐ سے برگشتہ کرنے کے لئے ضروری اقدامات بڑے شیطان کی طرف سے اٹھائے جائیں، یہ بات آج سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ میڈیا پر بڑے شیطان اور یہودیوں کا کنٹرول ہے جس کی چاہیں حمایت، جس کی چاہیں مخالفت کردیں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر پیش کرنا ان کے بائیں ہاتھ کا کام ہے)۔

بظاہر اور قرائن سے اس عثمان سے مراد عثمان بن عنبسہ سفیانی ہے جس کا انقلاب ماہ رجب سے شروع ہو چکا ہوگا اور وہ مسلسل کامیابیاں حاصل کررہا ہوگا۔

سفیانی کے انقلاب کے بارے میں سوال

جناب ابوحمزہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کیا سفیانی کا انقلاب ظہور کی حتمی نشانیوں سے ہے؟

امامؑ نے فرمایا جی ہاں! آواز کا فضاء سے آنا بھی حتمی نشانیوں سے ہے۔

ابوحمزہ نے سوال کیا کہ یہ نداء کس قسم کی ہوگی؟ اور اس کے الفاظ کیا ہوں گے؟

امامؑ نے فرمایا دن کے آغاز میں (ہوسکتا ہے ۲۳ رات کے آخری حصہ میں جب کہ طلوع فجر ہو چکا ہو پہلی آواز ہے اس وقت دن کا آغاز ہو چکا ہوتا ہے) آسمان سے آواز دینے والا آواز دے گا لوگو! آگاہ ہو جاؤ حق علی (علیہ السلام) کے ساتھ ہے اور علی (علیہ السلام) کے شیعوں کے ساتھ ہے، پھر دن کے آخری حصہ میں ابلیس آواز دے گا کہ حق عثمان (عثمان بن عنبسہ سفیانی) کے اور اس کے حامیوں کے ساتھ ہے اس وقت باطل پرست جو ہیں وہ شک میں پڑ جائیں گے۔

(الارشاد ج ۲ ص ۳۷۱، الغیبۃ شیخ طوسی ص ۲۶۶، اعلام الوری ص ۴۲۹)

آسمان سے آواز آنے کی وجہ

آسمان سے آواز آنے کی وجہ کچھ اس طرح بیان کی جاسکتی ہے

الف: لوگوں کو متوجہ کرنا مقصود ہوگا کہ حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کا وقت قریب ہوگیا ہے۔

ب: مخلص مومنین کے درمیان داخلی طور پر آمادگی اور تیاری کے لئے حالات سازگار کرنا

مقصود ہوگا۔

یہ نشانی بافضیلت ترین دن اور بافضیلت ترین رات میں ظاہر ہوگی کہ جس میں مسلمانوں کی توجہ عبادت اور اللہ سے راز و نیاز اور مناجات میں ہوتی ہے یہ بات اس واقعہ کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) کا فرمان

ابو بصیرؒ نے حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے روایت کی ہے کہ اچانک آسمانی آواز نے ماہ رمضان میں آنا ہے کیونکہ رمضان اللہ کا مہینہ ہے اور یہ جبرائیلؑ کی آواز ہوگی مخلوق خدا کے واسطے یہ ایک اعلان ہوگا جسے جبرائیلؑ، اللہ کی طرف سے بندگان خدا تک پہنچائیں گے۔

پھر فرمایا "نداء دینے والا آسمان سے قائم (ع) کے نام کی آواز دے گا جو مشرق یا مغرب میں ہوگا ہر ایک اس آواز کو سنے گا، ہر سوتا ہوا جاگ اٹھے گا اس آواز کے سنتے ہی خوف کے مارے کھڑا ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا شخص کھڑا ہو جائے گا، خدا کی رحمت ہو ان پر جو اس آواز سے سوچ بچار میں پڑ جائے گا اور اس سے عبرت حاصل کرے گا"۔

آپؑ نے فرمایا کہ "یہ آواز حضرت جبرائیلؑ کی ہوگی ماہ رمضان میں یہ آواز آئے گی اور ۲۳ کی رات کو ہوگی اور وہ رات شب جمعہ ہوگی، اس میں تم شک نہ کرنا تم سب اس کو غور سے سننا اور اس کی اطاعت کرنا اور دن کے آخری حصہ میں شیطان (روایت میں لفظ شیطان بیان ہوا ہے جو کہ قابل غور ہے؟) کی آواز آئے گی وہ ملعون آواز دے گا۔

کہ فلاں شخص مظلومانہ انداز میں قتل کر دیا گیا ہے... اور وہ یہ خبر اس لئے پھیلائے گا تا کہ لوگ شک میں پڑ جائیں وہ انہیں دھوکا میں ڈال دے گا کتنے زیادہ لوگ ایسے اس دن ہوں گے کہ جو شک میں پڑ جائیں گے، حیران ہوں گے اور آتش جہنم میں جا گریں گے پس جب تم یہ آواز ماہ رمضان میں سن لو تو شک میں نہ پڑنا کیونکہ یہ آواز حضرت جبرائیلؑ کی ہوگی اور وہ حضرت قائمؑ کا نام لے گا اور ان کے والد کا نام بھی ساتھ لے گا یہ آواز ایسی واضح ہوگی اور ہر جگہ پہنچنے والی

ہوگی کہ گھونگھٹ میں بیٹھی جوان لڑکی بھی سن لے گی اور وہ اپنے باپ اور بھائی سے درخواست کرے گی کہ اسے گھر سے باہر نکلنے دیں"۔

امامؑ نے فرمایا کہ "یہ دو آوازیں حضرت قائمؑ کے خروج سے پہلے آئیں گی۔

۱۔ ایک آواز حضرت جبرائیلؑ کی ہوگی جس میں صاحب الامر (ع) کا نام لیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے والدؑ کا نام بھی لیا جائے گا یہ آواز آسمان سے آئے گی۔

۲۔ دوسری آواز زمین سے اٹھے گی اور وہ شیطان ملعون کی آواز ہوگی وہ فلاں شخص کا نام لے کر خبر دے گا کہ فلاں شخص ظلم وجور سے قتل کر دیا گیا ہے۔

وہ اس اعلان سے مسلمانوں کے درمیان فتنہ وفساد بھڑکانا چاہے گا۔ پس تم سب پہلی آواز کی پیروی کرنا خبردار! تم دوسری آواز کے دھوکہ میں نہ آجانا"۔ پھر آپؑ نے ایک طویل حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا "جب فلاں کی اولاد کا آپس میں اختلاف ہو جائے تو اس وقت تم فرج (فتح وکامرانی) کی انتظار میں رہنا اس وقت جب فلاں کی اولاد کا آپس میں اختلاف پیدا ہو جائے گا تو پھر اس سال کے ماہ رمضان میں آسمانی آواز کی انتظار کرنا اور حضرت قائمؑ کے خروج کے منتظر رہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے، وہ انجام دیتا ہے"۔

(الغیبۃ نعمانی ص ۱۷۰، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۳۱، النجم الثاقب ج ۱ ص ۱۲۶، تاریخ مابعد از ظہور ص ۱۲۵)

اہل سنت کا اعتراض اور اس کا جواب

جناب عبد الصمد بن بشیر بیان کرتے ہیں میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے پاس موجود تھا، میں نے سنا کہ حضرتؑ کے پاس ہمدان شہر کا ایک آدمی آیا ہے اس نے حضرتؑ سے عرض کیا کہ ہمارے علاقہ میں اہل سنت ہمیں سرزنش کرتے ہیں اور ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ تم لوگوں کا خیال یہ ہے کہ آسمان سے صاحب الامر (ع) کے نام کی آواز آئے گی؟ تم لوگ یہ بات عجیب کرتے ہو بھلا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟

راوی کہتا ہے کہ حضرتؑ تکیہ لگائے بیٹھے تھے یہ سن کر فوراً تھوڑا آگے کی طرف آگئے، غصہ آپؑ کے

چہرے پر نمایاں تھا، پھر آپؑ نے فرمایا

''تم لوگ مجھ سے روایت بیان نہ کرنا بلکہ یہ روایت میرے باپ کے حوالے سے بیان کرنا، میں گواہی دے کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنے بابا سے یہ سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا'' خدا کی قسم یہ بات تو قرآن مجید میں ہے اور اللہ نے اسے بیان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کا سورۂ شعراء آیت ۴ میں ارشاد ہے

''اگر ہم چاہیں تو اس پر آسمان سے نشانی کو اتار دیں اور وہ سب یہ دیکھ کر ہی حیرانگی کے عالم میں اپنی گردنیں اس انسان کے سامنے جھکا دیں'' اس وقت زمین پر کوئی بھی نہیں بچے گا جو اس نشانی کے سامنے سر نہ جھکا دے گا سب زمین والے اسے تسلیم کرلیں گے اس بات پر ایمان لے آئیں گے کوئی بھی اس آواز کا انکار نہ کر سکے گا آسمان سے جو آواز آئے گی وہ اس طرح ہوگی

لوگو! آگاہ ہو جاؤ حق علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ ہے اور ان کے شیعوں کے ساتھ ہے، اس آواز کے بعد جب دوسرا دن ہوگا تو ابلیس زمین سے چھپ جائے گا اور فضاء میں جا کر آواز بلند کرے گا۔

لوگو!'' آگاہ ہو جاؤ حق عثمان...... اور اس کے شیعوں کے ساتھ ہے وہ مظلومانہ قتل کر دیئے گئے ہیں'' ان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے اٹھ کھڑے ہو...... بس جو لوگ ایمان والے ہوں گے وہ اپنی بات پر قائم و ثابت قدم رہیں گے (سورۂ ابراہیم آیت ۲۷) وہ حق کو نہ چھوڑیں گے اور پہلی آواز ہی برحق ہوگی اور جن کے دل بیمار ہوں گے اور دل کی بیماری خدا کی قسم! ہماری دشمنی ہے، بس جن کے دلوں میں ہمارا بغض اور ہماری دشمنی ہوگی وہ ہم سے بیزاری کا اعلان کر دیں گے اور وہ ایکدوسرے تک یہ خبر پھیلائیں گے کہ پہلی آواز اہل البیتؑ کی جادوگری ہے۔ ... اس بیان کے بعد حضرت ابوعبداللہ جعفر صادقؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ سورۂ قمر آیت ۲'' اور اگر وہ جو نشانی کو دیکھ لیں تو اس سے منہ موڑ لیں گے اور وہ کہیں گے یہ تو انکا ہمیشہ سے جاری اور سابقہ جادو ہے''۔

زرارۃ بن اعینؒ نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے روایت بیان کی ہے کہ آسمان سے

منادی آواز دے گا کہ بتحقیق (اس وقت ایک) ضدی ہٹ دھرم شخص تم پر امیر حاکم ہے۔

اور ایک اور نداء آئے گی وہ یہ ہوگی کہ حق حضرت علی (علیہ السلام) اور حضرت علی (علیہ السلام) کے شیعوں کے ساتھ ہے اور وہی کامیاب ہیں۔

راوی: اس کے بعد حضرت امام مہدی کے ساتھ کون جنگ کرے گا؟

امامؑ: بنی امیہ کا ایک شخص ہوگا اور شیطان اعلان کرے گا کہ فلاں شخص (یعنی عثمان بن عنبسہ سفیانی) اور اس کے شیعوں کے ساتھ حق ہے اور وہی کامیاب ہیں۔

راوی: سچے کو جھوٹے سے کیسے پہچانا جائے گا؟۔

امامؑ: وہ پہچان جائیں جو ہماری حدیث روایت کرتے ہیں اور وہ سب یہ کہتے ہوں گے کہ ایسا تو ہونے سے بھی پہلے ہو جائے اور وہ یہ جانتے ہوں گے کہ وہی حق پر ہیں اور وہ ہی سچے ہیں۔

(الغیبۃ نعمانی ص ۲۶۷، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۹۵)

آسمانی ندا قرآنی آیت کی مصداق ہے

یہ ندا جو آسمان سے آئے گی وہ سورۂ یونس کی آیت ۳۵ کی مصداق ہے

''کیا وہ شخص جو حق کی طرف راہنمائی دیتا ہے وہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو خود ہدایت کا محتاج ہے وہ حق رکھتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے... پس تمہیں کیا ہوا ہے اور تم کس طرح کا حکم لگاتے ہو''۔

اعجازی پہلو

اس آسمانی ندا آنے کا اعجازی پہلو یہ ہے کہ یہ آواز غیر متوقع طور پر اچانک آئے گی اور یہ اس دنیا کا ایک بڑا واقعہ ہوگا جو سب کو حیران اور پریشان کردے گا، دشمنوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ ڈر اور خوف ڈال دے گا جب کہ مومنین کے واسطے یہ بشارت ہوگی اور ان میں اس خبر سے خوشی کی لہر دوڑ جائے گی جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے یہ واقعہ سورۂ شعراء آیت ۴ اور سورۂ ق آیت ۴۱، ۴۲ کا مصداق ہوگا۔

آسمانی ندا آنے کے بعد مومنین کی ذمہ داریاں

اہل البیتؑ کی احادیث میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ آسمانی آواز کے بعد جو مشکلات، مسائل، حیرت اور سرگردانی ہوگی اس سے راہ نجات کیا ہے؟ ارشاد ہوتا ہے

''اس آواز کے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا اور روز جمعہ شکرانے کے نوافل پڑھنا اور نماز جمعہ پڑھنے کے بعد گھروں کو چلے جانا، اور اپنے دروازے بند کرلینا حتیٰ کہ کھڑکیوں اور روشن دانوں کو بھی بند کردینا اور خود کو کسی ایسی جگہ پر چھپالینا کہ اس دوسری آواز کو نہ سن سکو اور اپنے کانوں کو بند کرلینا۔

حدیث میں ہے کہ دوسری جو آواز آئے گی، اس سے ستر ہزار افراد بہرے اور اتنے ہی گونگے ہو جائیں گے۔ ... جب تم آواز کو سنو تو سجدہ میں گرجانا اور یہ کہنا ''سبحان ربنا القدوس'' ''ہمارا پروردگار مقدس ہے'' جو بھی ایسا کرے گا وہ نجات پا جائے گا اور جو اس عمل سے روگردانی کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ (یوم الخلاص ص ۵۴۴)

یہ بات ایسے موارد سے ہے کہ خداوند تعالیٰ جس کو توفیق دے اور وہ اس بابرکت وقت کو پالے تو اس پر واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس بڑی نعمت پر شکر بجالائے۔

غذائی ضروریات جمع کرلینا

ایک سال کے لئے اپنے واسطے اور اپنے اہل وعیال کے لئے غذائی اجناس ذخیرہ کرلینا

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) کا فرمان ہے کہ ''ماہ رمضان کے حوادث لوگوں کے درمیان اختلافات رونما ہونے کے بعد آسمان میں نشانی کا ظاہر ہونا ہے اور جب تم اس حالت کو پالو تو غذائی اجناس زیادہ جمع کرلینا، آسمانی آواز سننے کے بعد داخلی جنگوں سے قرقیسا میں ہونے والے بڑے معرکے سے قحط سالی پیدا ہوگی کساد بازاری ہوگی، اشیاء خوردنی ناپید ہو جائیں گی۔ اسی وجہ سے آئمہؑ اپنے شیعوں اور مسلمانوں کے لئے تجویز فرماتے ہیں کہ ان واقعات کے رونما ہونے کے ساتھ ہی غذائی اجناس ایک سال کی مدت کے لئے جمع کرلینا تاکہ بعد میں پریشانیوں سے خود

کو بچا سکیں۔

آئمہ معصومین (علیہم السلام) کی امت سے ہمدردی

ذرا آپ سوچیں! ہمارے آئمہ کس قدر حالات سے آگاہ تھے اور کس قدر اپنے ماننے والوں کے ہمدرد ہیں اور ان سے محبت کرتے ہیں کہ انہیں ہر پیش آنے والی مشکل سے آگاہ بھی کر رہے ہیں اور اس کا حل بھی بتا رہے ہیں اب ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم نے اپنے آئمہ کو اس محبت اور ہمدردی کا جواب کس طرح دیا ہے؟ کیا ہم بھی انہیں اتنا دوست رکھتے ہیں جتنا کہ وہ ہم سے پیار کرتے ہیں اور ہمارا خیال رکھتے ہیں جو بھی ان سے محبت رکھتا ہے، ان سے عشق کرتا ہے وہ اس پر فخر و مباہات کرے اور اس بڑی نعمت پر خدا کا شکر بجالائے۔

بنی کلبؔ کے تیس ہزار افراد کا سفیانی کے ہاتھ پر بیعت کرنا

سفیانی کا انقلاب ماہ رجب میں شروع ہوگا، جنگیں لڑی جائیں گی سیاسی جوڑ توڑ ہوگا، وہ اپنے دائرہ اقتدار کو وسیع کرنے کی تگ و دو کرے گا، مختلف قبائل، اقوام کو اپنے ساتھ ملائے گا۔

اس بارے پیغمبر اکرمؐ نے یوں فرمایا "سفیانی کے انقلاب کا آغاز تین سو ساٹھ افراد سے ہوگا وہ دمشق میں رہے گا، ماہ رمضان آنے سے پہلے کلب قبیلہ کے تیس ہزار افراد اس کی حمایت کا اعلان کریں گے اور اس کی فرمانروائی میں آجائیں گے بنی کلبؔ کے لوگ سفیانی کے چچازاد ہوں گے... یہ دروز قبائل ہیں، دروزی فرقہ سوریا اور لبنان میں ہے ان کا اپنا ایک طریقہ اور مسلک ہے دروزی کی صرف ان کی نسبت ہے ان کا اصلی طریقہ تو حید پرستی تھا اور یہ خود کو موحدون کہتے تھے، ان کے عقیدہ کی بنیاد حلول روح اور تناسخ ارواح کا عقیدہ ہے۔ شروع میں یہ لوگ فاطمی خلیفہ کے پیرو تھے، چھٹے فاطمی خلیفہ کے دور میں نشتگین دروزی کی دعوت پر باطنیہ فرقہ کے ساتھ ملحق ہو گئے دروزی فرقہ کا قائد الحاکم باللہ قتل ہو گیا، اس کے بعد انہوں نے توقف کرلیا اور کہتے ہیں کہ وہ غائب ہے اور آسمان کی طرف چلا گیا ہے وہ دوبارہ لوگوں میں آئیں گے۔ (شیعہ در اسلام ص ۲۲۸ طبع طہرانی

بنی کلبؔ والے معاویہ کے زمانہ میں نصرانی تھے، یزید ملعون جو امام حسینؑ کا قاتل ہے

اس کی ماں اسی قبیلہ سے تھی، سفیانی، یزید بن معاویہ کی اولاد سے ہوگا اس کا نام عثمان ہوگا عتبہ کی اولاد سے ہوگا، دروز نظریہ کے لوگ اس وقت رملہ میں موجود ہیں ...... جو وادی برہوت کا علاقہ ہے، یہ علاقہ فلسطین کے مشرق اور اردن کے مغرب میں ہے اور سوریا کے جنوب مغرب میں یہ لوگ رملہ علاقہ کے کئی کلومیٹر رقبہ پر آباد ہیں۔ لبنان میں دروزی فرقہ مشہور ہے، باطنیہ خیالات رکھنے کی وجہ سے ان کے عقائد و نظریات کی تفصیلات منظر عام پر نہیں۔

ماہ شوال کے واقعات

جو واقعات اس ماہ سے پہلے عالم اسلام میں رونما ہو چکے ہوں گے وہ جاری و ساری رہیں گے البتہ اس ماہ میں کچھ اور واقعات بھی رونما ہوں گے جیسا کہ بعد میں ذکر ہوگا۔

عالمی سطح پر لوگوں کی توجہ کا مرکز سفیانی ہوگا کیونکہ اسے مسلسل اور پے در پے کامیابیاں حاصل ہو رہی ہوں گی، اس طرح پوری دنیا میں عالم اسلام کو ایک خاص اہمیت حاصل ہو چکی ہوگی، کیونکہ عالم اسلام کے حالات و واقعات پوری دنیا کی سیاست پر اثر انداز ہو رہے ہوں گے۔

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اس ماہ کے واقعات کچھ اس طرح ہوں گے۔

۱۔ ماہ شوال میں ایک بہت بڑی آبادی سفیانی اور اس کے حامیوں میں شامل ہو جائے گی۔ (منتخب الاثر ص ۴۵۱، یوم الخلاص ۵۵۷، بیان الائمہ ج ۲ ص ۳۳۵)

۲۔ اس ماہ میں داخلی طور پر کچھ اور انقلابات بپا ہوں گے لوگ ایک دوسرے سے جدا ہوں گے، نئی سیاسی دھڑے بندیاں وجود میں آئیں گی، عوام میں بے چینی بڑھے گی، مسائل بہت ہی گھمبیر ہو جائیں گے، اپنے حکمرانوں سے عوام سخت آشفتہ اور بے چین ہوں گے دہشت گردی بڑھ جائے گی، ہر شخص خوفزدہ ہوگا، اور اپنے آئندہ کے بارے فکر مند و پریشان ہوگا۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۷۲، بشارۃ الاسلام ص ۱۲۲، یوم الخلاص ص ۷۰۵)

۳۔ ماہ شوال میں آفات و بلیات بڑھ جائیں گی، جنگوں، فتنوں، قتل و غارتگری کے نتیجہ میں لوگ مصائب و مشکلات، آفات و بلیات سے دوچار ہوں گے اس ماہ میں ان ساری مشکلات سے بڑھ

کر ایک نئی مصیبت میں لوگ گرفتار ہو نگے جسکی تفصیل معلوم نہیں البتہ اتنا ذکر ملتا ہے کہ سابقہ مصائب ومشکلات کیساتھ ساتھ ایک نئی صورتحال کا سامنا ہوگا جس سے لوگوں کی پریشانیوں میں اوراضافہ ہوجائیگا (منتخب الاثر ص ۴۵۱، یوم الخلاص ص ۵۵۷ بیان الائمہ ج ۲ ص ۳۳۵)

۴۔ شوال میں ایک نئی جنگ چھڑے گی، سہل بن حوشب نے حضرت رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ "ماہ رمضان میں آسمانی آواز آئے گی جب کہ ماہ شوال میں ایک جنگ بپا ہوگی (اور لڑنے کے لیئے فوجوں کا اجتماع ہوگا)" (منتخب الاثر ص ۴۵۱، یوم الخلاص ص ۵۵۷ بیان الائمہ ج ۲ ص ۳۳۵)

ابن مسعودؓ نے بھی حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت بیان کی ہے "جب ماہ رمضان میں آواز آچکے گی تو شوال میں مختلف افواج جنگ کے واسطے جمع ہوجائیں گی، قبائل ایک دوسرے سے الگ ہوجائیں گے یعنی اپنے لئے علیحدہ محاذ تبدیل کرلیں گے اور ماہ ذیقعدہ میں باہمی جنگ لڑیں گے"۔

اس روایت سے ہم یہ نتیجہ لے سکتے ہیں کہ ماہ شوال میں سیاسی دھڑے بندیاں ہوں گی، فوجوں کو اکٹھا کیا جائے گا اور اس تیاری کے بعد نئے محاذوں پر ماہ ذیقعدہ میں جنگ ہوگی۔

(منتخب الاثر ص ۴۵۱، یوم الخلاص ص ۵۵۷ بیان الائمہ ج ۲ ص ۳۳۵)

ماہ شوال کی جنگ

ماہ شوال میں جس جنگ کی طرف اشارہ ملتا ہے، ہوسکتا ہے اس سے قرقیسا کا معرکہ مراد ہو کیونکہ لوگوں میں خوف وہراس ہوگا مغربی اتحادی افواج سفیانی کی حمایت کریں گی اور عراق سے اٹھنے والی تحریک جو کہ اتحادی افواج کے خلاف ہوگی سفیانی کے ساتھ مقابلہ میں شکست کھا جائے گی اور بڑا معرکہ سوریا اور عراق کی سرحد پر قرقیسا کے مقام پر لڑا جائے گا جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے کہ ایک لاکھ مسلح افراد اس جنگ میں مارے جائیں گے..... البتہ واضح رہے کہ ان جنگجوؤں میں حضرت امام مہدیؑ کے حامی شامل نہیں ہوں گے اسی لئے بیان ہوچکا ہے کہ قرقیسا کا معرکہ حضرت امام مہدیؑ کے بڑے دشمنوں کے خاتمہ میں مددگار ثابت ہوگا۔

معرکہ قرقیسا

قرقیسا سوریا کے شمال میں ایک وسیع علاقہ ہے جو دریائے فرات اور خابور نام کے پہاڑی نالہ کے چشمہ کے درمیان ہے، اس کا فاصلہ عراقی حدود سے ایک سو کلومیٹر ہے اور ترکیہ کی حدود سے اس کا فاصلہ ۲ سو کلومیٹر ہے اور اس علاقہ کے قریب شہر کا نام "شہر دیر الزور" ہے، مستقبل قریب میں اس جگہ ایک بڑا خزانہ دریافت ہوگا، سونے یا چاندی کا پہاڑ ہوگا یا تیل (طلاء سیاہ) کا خزانہ ہوگا جیسا کہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ دریائے فرات کے پانی میں سے یہ پہاڑ نمایاں ہوگا، اس خزانہ پر اتنی جنگ ہوگی کہ ہر نو افراد سے سات افراد مارے جائیں گے اس جنگ میں مختلف اقوام وارد ہوں گی جو کچھ اس طرح ہیں۔

۱۔ اتراک اس جزیرہ میں اپنی مسلح قوتیں اتار دیں گے (السفیانی ص ۳۱)

۲۔ رومی، یہودی، اور مغربی قوتیں جو کہ فلسطین میں وارد ہو چکی ہوں گی آج کی اصطلاح اتحادی افواج جو کہ امریکہ سمیت یورپین ممالک کی افواج پر مشتمل ہوں گی اس میدان میں وارد ہوں گی۔

۳۔ سفیانی اس زمانہ میں سوریا پر اپنی حکومت بنا چکا ہوگا۔

۴۔ عبداللہ نامی شخص بھی اپنی افواج اس جنگ میں لے آئے گا جس کے بارے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مغربیوں کے ساتھ ہم پیمان ہوگا۔

۵۔ قیس جس کے پاس مصری افواج کی کمان ہوگی۔

۶۔ عباسی خاندان کا فرد جو کہ عراق سے اپنی افواج کے ساتھ اس معرکہ میں داخل ہوگا۔

(روزگار رہائی ج ۲ ص ۹۹۸، ۱۰۰۹، یوم الخلاص ص ۲۹۸)

قرقیسا میں لڑی جانے والی جنگ کا نتیجہ

اس جنگ کے نتیجہ میں بہت زیادہ خونریزی ہوگی، اس جنگ کے خاتمہ تک ایک لاکھ افراد اور بعض روایات میں چار لاکھ افراد تک مارے جا چکے ہونگے یہ جنگ حیوانات حتیٰ کے زراعت پر بھی اپنے

ندے اثرات چھوڑے گی ہوسکتا ہے کہ یہ جدید ہتھیاروں کے استعمال کی طرف اشارہ ہو اور اس جنگ میں ایٹم بم، کیمیائی ہتھیار اور اسی قسم کے دوسرے ہتھیاروں کا استعمال کیا جائیگا، اس جنگ میں استعمال ہونے والے جدید ہتھیاروں کیوجہ سے بڑی تباہی ہوگی یہ جنگ حضرت امام مہدی کے ظہور سے پہلے ایک سابقہ عالمی جنگ کا منظر پیش کرے گی کہ جس میں بڑی بڑی طاقتیں شامل ہونگی اس قسم کی جنگ اس کے بعد کبھی نہ ہوگی، اس جنگ کے نتیجہ میں سفیانی کے ہم پیمان اور حمایتی و اتحادی کامیاب ہونگے۔

جناب عمار یاسرؓ کی روایت

ہماری روایات میں اس واقعہ کی طرف بڑا واضح اشارہ ملتا ہے، جناب عمارؓ بن یاسرؓ سے اس طرح روایت بیان ہوئی ہے:

مغربی افواج مصر کی طرف پیش قدمی کریں گے ان کا مصر آنے کا مطلب سفیانی کے غلبہ کی نشانی ہوگا اس سے قبل ایک شخص انقلاب بپا کرے گا جو آل محمد کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا اتراک حیر (کوفہ کے اطراف میں) میں وارد ہوں گے اور رومی (اتحادی فوج) فلسطین میں داخل ہوں گے، عبداللہ ان سے پہلے آگے بڑھ چکا ہوگا... ، یہاں تک کہ اس دریا کے کنارے ان کی افواج کا آمنا سامنا ہوگا، بڑی جنگ ہوگی، مغربی کا اتحادی بھی اس جنگ میں شامل ہونے کیلئے اپنی جگہ سے چل پڑے گا مردوں کا قتل کریں گے. عورتوں کو قیدی بنائیں گے. . اس کے بعد قیس ... حیرہ کی طرف پلٹ جائیں گے یہاں تک کہ وہ حیرہ میں وارد ہوگا اور یمانی تیزی سے اس طرف بڑھے گا جبکہ سفیانی لشکر اکٹھا کر چکا ہوگا وہ اس کے ساتھ کوفہ کی طرف نکل کھڑا ہوگا اس روایت میں مختلف چھوٹی چھوٹی جنگوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے دوسری روایات کو سامنے رکھ کر اس روایت کے اشارات کو سمجھا جاسکتا ہے۔

(الغیبۃ نعمانی ص ۱۸۷، بشارۃ الاسلام ص ۱۰۲، السفیانی ص ۱۰۸، یوم الخلاص ص ۶۹۸، الممہدون للمہدی ص ۱۱۲)

جابر جعفیؒ کی روایت

جابر جعفیؒ نے حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے ایک طولانی حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ ''ترکوں سے ایک امت کا باغی گروہ قیام کرے گا روم (مغربی اتحادی افواج) کے فسادی انکے پیچھے پیچھے آئیں گے، ترک ان کا استقبال کریں گے، یہ جزیرہ نما میں آکر اتریں گے اور روم کے فسادی قریب آجائیں گے اور وہ رملہ میں جا اتریں گے۔

اے جابرؓ! یہ ایسا سال ہوگا کہ اس سال میں بہت زیادہ اختلافات ہوں گے، ہر زمین اختلافات کی لپیٹ میں ہوگی اور یہ اختلافات مغرب کی جانب سے آئیں گے اور مغربیوں کی پہلی سرزمین شام ہوگی...... اس وقت شام والے تین پرچموں میں تقسیم ہو جائیں گے۔

۱۔ الاصہب کا پرچم ابو مصعب الزرقاوی

۲۔ الابقع کا پرچم

۳۔ سفیانی کا پرچم

سفیانی کا ٹکراؤ ابقع سے ہوگا، باہمی جنگ ہوگی، سفیانی اسے قتل کردے گا اور جو اس کے ساتھی ہوں گے ان کو بھی قتل کردے گا الاصہب کو بھی قتل کردے گا پھر اس کی خواہش عراق سے جنگ کرنا ہوگی اس کا لشکر قرقیسا سے گذرے گا اور جابروں سے ایک لاکھ افراد کو مار دے گا پھر سفیانی اپنی فوج کو کوفہ کی جانب روانہ کردے گا۔

(الغیبۃ نعمانی ص ۱۸۷، بشارۃ الاسلام ص ۱۰۲، السفیانی ص ۱۰۸، یوم الخلاص ص ۶۹۸، الممہدون للمہدیؑ ص ۱۱۲)

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں

عبداللہؓ بن ابی یعفورؓ نے کہا ہے کہ حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا کہ ''بنی عباس اور بنی مروان کے درمیان قرقیسا میں جنگ ہوگی یہ ایسی تباہ کن جنگ ہوگی کہ طاقتور جوان بوڑھے ہو جائیں گے خداوند تعالیٰ ان سے فتح و کامیابی کو اٹھالے گا اور وہ شکست کھا جائیں گے، اس جنگ کے بعد آسمان کے گوشت خور پرندوں اور زمینی درندوں کو حکم ملے گا کہ وہ ان جابروں کی لاشوں سے اپنے پیٹ بھر لیں اس کے بعد سفیانی اپنی شورش کو تیز کردے گا''۔

سفیانی

حذیفہؓ کی روایت

حذیفہ بن منصور نے بھی حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ "بتحقیق اللہ کا ایک دستر خوان ہے جو کہ قرقیسیا میں ہے۔ خبروں کا مالک آسمان سے خبر دے گا.... بعد از آں آئے گی جو دوسروں کو آگاہ کرے گا اے آسمان کے پرندگان اور اے زمین کے درندگان خود سیر کرنے کے لئے جباروں کے بدن کے گوشت پر ٹوٹ پڑو"۔

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) کی حدیث

محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ

"کیا تم اس بات کو نہیں دیکھتے ہو کہ تمہارے دشمن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے قتل ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کو قتل کر دیں گے اور یہ دنیادار ایک دوسرے کو ماریں گے اور تم اپنے گھروں میں امن اور سکون میں ہو گے، ان سے تم جدا ہو گے۔ سفیانی بھی تمہارے واسطے تمہارے دشمنوں سے انتقام لینے کے لئے کافی ہے اور یہ تمہارے لئے علامات ہیں باوجودیکہ فاسق (سفیانی) جب خروج کرے گا تو وہ رجب میں نکلے گا اس کے خروج اور انقلاب کے تم ایک یا دو ماہ ٹھہرو گے تو پھر تمہارے لئے کوئی نقصان نہ ہو گا یہاں تک کہ بہت ساری مخلوق تمہارے علاوہ ماری جائے گی۔

بہر حال قرقیسیا کے معرکہ کے بعد عالمی عسکری طاقتیں کافی حد تک کمزور ہو جائیں گی، حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کے بعد جن جن طاقتوں نے حضرتؑ کے خلاف محاذ لگانے تھے وہ طاقتیں پہلے ہی آپس میں لڑ لڑ کر کمزور ہو جائیں گی۔ اور یہ بھی اللہ کی طرف سے ایک طرح کی اپنے ولی کے واسطے غیبی مدد ہوتی۔

ماہ ذیقعدہ کے واقعات

قرقیسیا کے معرکہ سے فصلیں تباہ ہو جائیں گی کافی بربادی اور ویرانی ہو چکی ہوگی،

غذائی قلت کا سامنا ہوگا، اسی جنگ میں کم از کم ایک لاکھ افراد مارے جائیں گے جب کہ روایات میں چار لاکھ تک کی تعداد کا ذکر موجود ہے، غذائی اجناس آلودہ ہو جائیں گی، پانی آلودگی کی وجہ سے صحت کے لئے نقصان دہ ہو جائے گا، بے روزگاری عام ہوگی، بظاہر ہلاک کرنے والی گیسوں اور کیمیائی ہتھیاروں کے بے دریغ استعمال کی وجہ سے ایسا ہوگا، خشک سالی آئے گی۔

عرب خطہ کی حساسیت اور اہمیت

البتہ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے انقلاب کا آغاز مکہ سے ہونا ہے اور براہ راست عرب علاقے اور قریبی مسلمان ممالک ہی اس سے متاثر ہوں گے اور پوری دنیا اسی خطہ کی حساسیت کے پیش نظر اس کی طرف متوجہ ہوگی بلکہ عالمی سیاست میں تغیر و تبدل اسی خطہ میں رونما ہونے والے حالات و واقعات سے ہوگا اس لئے ظہور سے قبل رونما ہونے والے علائم کے بارے میں جو بھی بیان ہو رہا ہے وہ ان ہی علاقوں سے متعلق ہے جبکہ عالمی سطح پر جو عمومی نشانیاں ہیں وہ ظہور کے سال سے قبل ہی ظاہر ہو چکی ہوں گی خصوصی علائم اور ظہور کے سال کے واقعات کا محور و مرکز یہی علاقہ ہوگا جس کا تذکرہ روایات میں آیا ہے اور اس کی وجہ بھی قابل فہم ہے۔

قحط سالی کے پیش نظر لوگ ادھر ادھر دوڑیں گے، اپنے لئے غذائی اجناس جمع کریں گے بھوک و افلاس سے... مگر تو ژ گرانی ہوگی اس وقت اپنے معاشی حالات کی بہتری کے واسطہ ہر شخص ادھر ادھر دوڑ رہا ہوگا جس سے حرص، لالچ ڈاکے، چوریاں، لوٹ مار بھی عام ہوگی داخلی جنگیں، قبائلی لڑائیاں، خاندانوں میں لڑائیاں... سب اسی خونی معرکے کے نتائج سے ہوگا۔

حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا

''جب ماہ رمضان میں اچانک آسمانی آواز (صیحہ) آجائے گی تو اس کے بعد شوال کے مہینہ میں (قرقیسیا کا معرکہ) بڑی جنگ ہوگی جب کہ ذی قعدہ میں قبائلی اور علاقائی جنگیں چھڑ جائیں گی ذالحجہ میں حاجیوں کو لوٹ لیا جائے گا اور خون بہائے جائیں گے''۔

(بشارۃ الاسلام ص ۲۳۰، منتخب الاثر ص ۴۵۱، بیان الائمہ ج ۳ ص ۲۳۶، مج ۲ ص ۲۵۴، یوم الخلاص ص ۳۱۰)

روایت میں آیا ہے کہ اس بڑی خونی معرکہ کے بعد ماہ ذی قعدہ میں "تمیز القبائل" قبائل خوراک مہیا کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوں گے، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبائل ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف کوچ کریں گے تاکہ دوسرے شہر سے غذائی اجناس خرید کر اپنے شہر لے آئیں اور ایک سال کے لئے اپنی ضروریات کا ذخیرہ کرلیں یہ کنجوسی، قحط، مہنگائی، غذاؤں کے آلودہ اور مضر صحت ہو جانے کی وجہ سے، جنگوں اور لڑائیوں کے خوف سے اور اجتماعی ہلاک کر دینے والے اسلحہ کی بہتات کی خاطر، ایسا ہوگا، ہر شخص اپنی فکر میں ہوگا"۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کا فرمان

جناب محمد بن مسلم نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے اس طرح نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام سے سنا کہ حضرت قائم (عج) کی آمد سے پہلے علامات اور نشانیاں ہوں گی یہ اللہ کی طرف سے مومنین کے واسطے امتحان اور آزمائش ہوگا۔

راوی: میں آپ پر قربان جاؤں یہ علامات کون سی ہیں؟۔

امام: اللہ تعالیٰ کا مومنین کو خطاب ہے" سورۂ بقرہ ص ۱۵۵" کہ تحقیق ہم ضرور... تمہیں (مومنین کو) آزمائیں گے یعنی حضرت قائمؑ کے ظہور سے پہلے کچھ ڈر ہوگا، کچھ بھوک ہوگی، اموال میں کمی سے، جانوں کے چلے جانے سے، ثمرات اور میوہ جات کے ضائع ہونے سے، صبر کرنے والوں کے لئے بشارت اور خوش خبری ہے۔(اعلام الوری ص ۴۲۷)

قبائل ماہ ذی قعدہ میں غذائیں اکٹھی کرنے میں مصروف ہو جائیں گے اور اسی پر جنگیں اور لڑائیاں ہوں گی یعنی معاشی بحران باہمی لڑائیوں کا سبب بنے گا جیسا کہ حدیث میں اس بارے تاکید وارد ہوئی ہے ماہ ذوالحجہ میں حجاج کرام کو لوٹ لیا جائے گا ان کے مال ومتاع کو غارت کرلیا جائے گا۔

حضرت رسول اکرم کی حدیث

فیروز دیلمی حضرت رسول اللہؐ سے نقل کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ" آواز ماہ رمضان میں ہوگی، جنگ ماہ شوال میں ہوگی، ذالقعدہ میں قبائل غذاؤں کی جمع آوری میں مصروف ہو جائیں گے، ذالحجہ میں حجاج کولوٹا جائے گا، ان کے اموال غارت ہوں گے اور محرم ۔ تو تمہیں کیا معلوم کہ محرم کیا ہے؟ اس کا آغاز میری امت پر مصیبت اور پریشانی سے ہے اور اس کا انجام میری امت کے لئے فتح ونصرت پر ہے، یہ سب حالات ایک دوسرے کے بعد یکے بعد دیگرے آئیں گے اس کے بعد ایک سائبان والا اونٹ آئے گا (نجات دہندہ آئے گا) جس کے ذریعہ مومنین نجات پائیں گے اور وہ ہلاکت سے بچ جائیں گے وہ ایسا اونٹ ہوگا جو ہلاکت سے دور بھگا کرلے جاسکے گا اور وہ خزانہ سے بہتر ہوگا کہ جس میں ایک لاکھ افراد پناہ لے سکیں گے۔

"دسکرہ" کے معنی

روایت میں لفظ دسکرہ ہے اور راحلۃ کا ذکر ہے، راحلہ سواری کے جانور کو کہتے ہیں اس سے اونٹ مراد لیا جاتا ہے اور اس دور میں اس سے بڑا جہاز مراد لے سکتے ہیں "دسکرہ" اس راحلہ کا وصف بیان کیا گیا ہے، دسکرہ ذخیرہ کرنے کی جگہ کو بھی کہتے ہیں، روایت کہہ رہی ہے کہ وہ سواری اور نجات دہندہ اس ذخیرہ کے مرکز سے بہتر ہے جس میں ایک لاکھ افراد کی گنجائش موجود ہو اس کا ایک معنی یہ بھی ہو سکتا ہے، راحلہ اشارہ اور کنایہ ہو حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے ظہور سے کہ اس دوران یعنی محرم الحرام میں حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی مدد کے لئے ان کی طرف روانہ ہو جانا غلہ ذخیرہ کرنے کی اس جگہ سے زیادہ فائدہ مند ہوگا جس میں ایک لاکھ افراد کی گنجائش موجود ہو، دسکرہ ایسی بڑی عمارت، ....جس میں بہت زیادہ اجناس کو ذخیرہ کیا جاسکے، جیسا کہ آج کل بڑے بڑے کولڈ سٹوریج بنے ہوئے ہیں جو ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد کے لئے غذائی اجناس کو اپنے اندر جگہ دے دیتے ہیں۔

اس عبارت کا بہتر ترجمہ ہم اسی طرح کر سکتے ہیں کہ ایسی سواری جس کے اوپر سائبان ہوگا اور ایک باایمان شخص اس کے ذریعہ ہلاکت کے میدان سے گریز کر سکے گا تو ایسی سواری بہتر

ہوگی اس بڑے محل سے جس کے ایک لاکھ نگہبان اور محافظ ہوں بہر حال اس حدیث میں اس وقت کے حالات کو بیان کیا گیا ہے کہ غذائی اجناس کا ذخیرہ سودمند نہ ہوگا اس وقت فائدہ مند صرف حضرت امام مہدیؑ کے لشکر میں شامل ہو جانا ہوگا۔ اور ذخیرہ کرنے کی جگہ کا تذکرہ اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ ایسا دور ہوگا کہ ہر شخص غذا کی تلاش میں ہوگا اور جس میں اتنی بڑی مقدار میں غذائی مواد ذخیرہ کرنے کی جگہ ہو تو مادی حوالے سے ایسا شخص اس دور میں بہت ہی بڑا مالدار ہوگا تو اسی تناظر میں کہا جا رہا ہے کہ اس زمانہ میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی مدد کی غرض سے نکل پڑنا اتنے بڑے غذائی مواد کے ذخیرہ سے بہتر ہے کہ جس کے وسیلے سے اربوں روپے کا فائدہ ہو سکے۔

آئمہ اطہار (علیہم السلام) کا اپنے پیروکاروں پر احسان

ہم اس سے پہلے بھی بیان کر آئے ہیں کہ آئمہ معصومینؑ نے اپنے پیروکاروں پر احسان اور مہربانی کرتے ہوئے ان کو سمجھا دیا کہ جب تم ماہ رمضان میں آسمانی آواز کو سنو تو پھر گھروں میں بیٹھ جانا، ایک سال کے لئے غذائی اجناس ذخیرہ کر لینا، اس کا مطلب یہ ہے کہ قرقیسیا اور دوسری جنگوں کے نتیجہ میں پورے علاقہ کے لوگ جس بڑے قحط سے دو چار ہونے والے ہیں اس سے پہلے آئمہ اطہار (علیہم السلام) کی طرف سے اپنے پیروکاروں کو خبردار کیا جا رہا ہے اور آپ حضراتؑ اپنے شیعوں کو سمجھا رہے ہیں کہ ماہ رمضان میں عمومی قحط شروع ہونے کے درمیان دو ماہ کا عرصہ باقی ہوگا تو اس مشکل وقت کے لئے پہلے ہی سے انتظام کر لو کیونکہ ان جنگوں کے بعد غذائی اجناس ناپید ہو جائیں گی، غذائی قلت کا سامنا ہوگا اور پھر کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال کی وجہ سے ہر شئے مضر صحت ہو جائے گی، پانی تک آلودہ اور زہریلا ہو جائے گا، فصلیں تباہ اور ناقابل استعمال ہو جائیں گی اگر مومنین نے اس زمانہ میں اپنے آئمہؑ کی طرف سے بیان کردہ ہدایات کے مطابق عمل کیا تو اس دور کے مشکل حالات کا مقابلہ کرنا ان کے واسطے آسان ہوگا۔

سفیانی کی پہلی وحشیانہ قتل گاہ...... بغداد

قرقیسیا کے معرکہ کے بعد اور عراق میں سیاسی بحران اور کمزور حکومت، سیاسی عدم استحکام اور اس معرکہ میں سفیانی کی کامیابی...... یہ سب کچھ سبب بنے گا جس سے سفیانی کی ہمت بڑھے گی اور وہ عراق پر قبضہ کرنے کے لئے آگے بڑھے گا۔

۲۱،۲۲ ذیقعدہ کو بغداد میں سفیانی عراقیوں کا قتل عام کرے گا اور پھر بغداد سے کوفہ میں داخل ہوگا، اسی طرح عراق کے دوسرے شہروں میں بھی اس کی وحشیانہ اور ظالمانہ کارروائیاں جاری رہیں گی اور اس کا یہ غیر انسانی رویہ اور عراقیوں پر ظلم و بربریت کی یہ داستان جاری رہے گی یہاں تک کہ سید خراسانی کی رہبریت میں ایرانی افواج عراقیوں کی مدد کے لئے آئیں گی اور سفیانی کو شکست سے دوچار کریں گی۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی حدیث

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے ایک طولانی حدیث میں فرمایا ہے کہ ''عراق میں سخت خوف و ہراس ہوگا، اور امن و سکون نہ ہوگا جب سفیانی کا لشکر بغداد میں وارد ہوگا تو تیزی سے موت وہاں آئے گی، تیس دن تک ان کا قتل عام روا رکھا جائے گا، بغداد میں ساٹھ ہزار بعض روایات میں ستر ہزار افراد کا قتل ہوگا، اس شہر کے گھر ویران ہو جائیں گے پھر وہ اس شہر میں ۱۸ دن قیام کرے گا اور ان کے اموال کو آپس میں تقسیم کرلیں گے اور بغداد میں سب سے محفوظ جگہ اس ''خونی معرکہ'' میں کرخ کا علاقہ ہوگا۔

ابن رہب اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حضرتؑ نے اس جگہ ابن ابی عقیب کے اس شعر کو پڑھا

وینحر بالزوراء منهم لدی

ثمانون الف مثل ما تنحر البدن

بعداد میں حیوانوں کی طرح اسی ہزار افراد کو ذبح کر دیا جائے گا اور اسی افراد فلاں کی اولاد سے ہوں گے، سب کے سب خلافت اور حکومت کرنے کے حقدار ہوں گے (ہوسکتا ہے کہ وہ ایسے افراد ہوں

جو وزراء یا حکومت کے اہل کار ہوں گے)"۔

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) کی حدیث

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) نے بھی ایک طولانی حدیث میں بیان فرمایا ہے
"بغداد کا حاکم پانچ ہزار جلادوں کے ہمراہ نکلے گا، ستر ہزار افراد بغداد کے پل پر قتل کرے گا، اتنا قتل ہوگا کہ لوگ تین دن تک ان لاشوں کی بدبو اور تعفن کی وجہ سے دریائے دجلہ پر نہ جا سکیں گے
(روایت میں لفظ فرات آیا ہے البتہ قرائن سے واضح ہے کہ دریائے دجلہ مراد ہے)
(بشارۃ الاسلام ص ۱۵۳، یوم الخلاص ص ۲۵۷، الزام الناصب ج ۲ ص ۱۱۹، بشارۃ الاسلام ص ۵۸)

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی حدیث

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا "بنی عباس کی ایک بڑی شخصیت کو دریا کے اس سمت و جانب پر جلایا جائے گا جو کرخ کی طرح سے بغداد کی طرف ہے۔
(بشارۃ الاسلام ص ۱۵۳، یوم الخلاص ص ۲۵۷، الزام الناصب ج ۲ ص ۱۱۹، بشارۃ الاسلام ص ۵۸)

حضرت امام حسین (علیہ السلام) کی حدیث

حضرت سید الشہداء امام حسین نے بھی ایک طولانی حدیث میں بیان فرمایا ہے کہ
"سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر بغداد بھیجے گا تین دن تک اسکے پل پر ستر ہزار افراد قتل کر دیئے جائیں گے اور بارہ ہزار لڑکیوں کی عصمت دری کی جائیگی دجلہ دریا کا پانی ان لاشوں کے خون سے رنگین ہوگا اور بدبودار ہوگا"۔ (یوم الخلاص ص ۶۵۸، بیان الائمہ ج ۲ ص ۳۶۵)

الزوراء سے مراد اور سفیانی کا قتل عام

روایات میں لفظ "الزوراء" آیا ہے اس سے مراد بغداد ہی ہے، اس شہر کو منصور دوانیقی عباسی نے بنایا تھا، ہماری روایات میں پل کا بہت ذکر آتا ہے تو اس پل سے مراد وہ پل ہے جو کرخ کی جانب سے محلہ جعفریہ سے بغداد کو ملاتا ہے اور مدینۃ الطب دجلہ کے اس پار ہے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان

کی گئی احادیث میں پڑھا ہے، سفیانی اپنی وحشیانہ کاروائیوں کو اسی پل پر انجام دے گا اس جگہ ستر ہزار فوجی اور سویلین کا قتل کرے گا، اتنا خون بہے گا کہ دجلہ کا پانی اس خون سے سرخ ہو جائے گا اور اس کی بدبو سے لوگ دجلہ کے نزدیک نہ آسکیں گے اور دجلہ کا رنگ سرخ ہو جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی حدیث

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کا فرمان ہے کہ "زرد پرچم والوں، مغربی اتحادیوں، اور سفیانی کے لشکریوں سے بغداد کے لئے بدقسمتی ہے"۔ (بشارۃ الاسلام ص ۱۳۳، یوم الخلاص ص ۷۰۱)

مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ سے سوال کیا اس زمانہ میں بغداد کی صورتحال کیسی ہوگی؟

بغداد اللہ کے عذاب کے اترنے کی جگہ

امامؑ نے جواب فرمایا "بغداد اللہ کے عذاب کی جگہ ہوگا، جو زرد پرچم والوں کی جانب سے جو نزدو دور سے اس شہر میں وارد ہوں گے... بغداد کے لئے بربادی ہے..... خدا کی قسم! اس شہر پر قسم قسم کے عذاب اتریں گے کہ ایسے عذاب اول دھر سے لے کر اس وقت تک کسی نے بھی نہ دیکھے ہوں گے، نہ سنے ہوں گے، جتنی سرکش اقوام گزری ہیں ان سب سے زیادہ عذاب ان پر ہوگا، اس شہر میں سیلاب کی آفت آئے گی، پانی کا طوفان ہوگا، سیلاب کی تباہ کاریاں دیدنی ہوں گی، بدبختی ہے اس کے لئے جو بغداد کو اپنا مسکن بنائے، خدا کی قسم! بغداد کی ایسی عالیشان عمارتیں تعمیر ہوں گی کہ دیکھنے والا کہے گا کہ ساری دنیا ہی بغداد شہر ہے، اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے اور یہ خیال کیا جائے گا کہ بغداد کی لڑکیاں حور العین ہیں اور ان کی اولاد جنتی لڑکے ہیں اور اس شہر میں اللہ پر جھوٹ اور بہتان باندھا جائے گا، ناحق فیصلے ہوں گے، غیر قانونی حکومت ہوگی، جھوٹی گواہیاں دی جائیں گی، شراب عام ہوگی، زنا عام ہوگا، حرام مال کھایا جائے گا، ناحق خون بہایا جائے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس شہر سے فتنے ابھارے گا، ان کی فوجوں کے ذریعہ جو پل سے اس شہر میں وارد ہوں گی...... اس حد تک ویرانی ہوگی کہ اس شہر میں سے گزرنے والا سوائے

گھر کی دیواروں کے اور کچھ نہ دیکھ پائے گا، اور اسے یہ کہنا پڑے گا کہ یہ تو بغداد کی زمین ہے، آبادی کہاں ہے؟ پھر قزوین و دیلم کی جانب سے ایک بہت ہی خوش سیرت اور خوبصورت نوجوان نکلے گا، وہ بلند آواز سے فریاد بلند کرے گا اے آلِ محمدؐ! مصیبت زدگان کی مدد کو آؤ۔ اس کی آواز اور فریاد پر طالقان کے خزانے (طالقان کے پارسا، مجاہدین افواج) اس کی مدد کو نکلیں گے، یہ خزانے سونے اور چاندی کے نہ ہوں گے بلکہ یہ تو ایسے مرد ہوں گے جو فولادی جسم والے ہوں گے، آہنی اعصاب کے مالک ہوں گے سخت جان، دلیر و بہادر اور جری ہوں گے اور یہ ایسی تیز رفتار سواریوں پر ہوں گے جس کے رنگ سیاہ و سفید ہوں گے ظاہر ہے اس سے مراد اس دور کے وسائل نقل و حمل ہیں جو افواج کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں یہ جنگ کے شوق میں آگے بڑھیں گے جس طرح بھیڑیے شکار کے لئے تیز دوڑتے ہیں، ان کا کمانڈر اور سردار بنی تمیم کا ایک مرد ہوگا اور ان میں ہی حسنی سید آگے بڑھے گا اور شعیب بن صالح اس حسنی سید کی طرف رخ کرے گا، جس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا اور وہ ان کے درمیان ہوگا یہ ظالموں کی طرف بڑھیں گے، ان ظالموں سے جنگ لڑیں گے یہاں تک کہ کوفہ تک یہ لوگ جا پہنچیں گے۔

حسنی سید اور شعیب بن صالح

ہوسکتا ہے اس جگہ حسنی سید سے اس دور کے عظیم الشان رہبر مراد ہوں ۔ جو حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کیلئے ناصران تیار کرنے میں مصروف ہوں گے اور شعیب بن صالح خود کو ان کی قیادت میں دے گا اور ان کے حکم سے سفیانی اور دیگر ظالموں کے خلاف جنگ کرنے کیلئے آگے بڑھے گا، ان کا تعلق ایران سے ہوگا اور یہ کامیابی سے آگے بڑھیں گے اور کوفہ تک پہنچ جائیں گے، کیونکہ بغداد میں وحشیانہ قتل و غارتگری لوٹ مار کرنے کے بعد سفیانی اپنی افواج کے ہمراہ کوفہ کا رخ کرے گا کوفہ میں بھی ایسی ہی ویرانی ہوگی اتنا قتل عام ہوگا کہ انسان کی عقل محو حیرت ہوگی اور یہ قتل و غارت گری اور ظلم و ستم کا سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ خراسانی سید کی

قیادت میں افواج۔ ۔ مظلوم مومنین کو سفیانی کے ظلم سے نجات دلانے کیلئے کوفہ میں داخل ہوں گی ایسے فتنوں سے ہم خدا کی پناہ اور خدا کی امان میں آتے ہیں۔

ماہ ذالحجہ کے حالات وواقعات

جیسے جیسے خورشید امامت کا طلوع قریب تر ہوتا جائے گا تو ہم دیکھتے ہیں کہ احادیث اور روایات میں تفصیلات زیادہ بیان ہوتی جارہی ہیں اور روایات میں زیادہ جگہوں، زیادہ دنوں اور زیادہ ساعات کے بارے میں بیانات موجود ہیں اس لحاظ سے ہم مختلف حادثات وواقعات کے رونما ہونے کی زمانی حد بندی کو ذرا تفصیل سے بیان کرنے کی کوشش میں ہیں، ماہ ذالحجہ کو بہت ساری روایات میں خونی مہینہ کا نام دیا گیا ہے۔

جناب ابو بصیرؓ ایک طولانی حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ ماہ ذالحجہ کیسا مہینہ ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ "یہ خونی مہینہ ہے"

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۷۲، بشارۃ الاسلام ص ۱۳۲)

حضرت رسول اللہؐ نے اس مہینہ کے بارے میں بیان فرمایا ہے کہ "ماہ ذالحجہ میں حاجیوں کو لوٹ لیا جائے گا، اس ماہ خون بہت زیادہ بہایا جائے گا"۔

(منتخب الاثر ص ۴۵۱، یوم الخلاص ص ۲۸۰)

اس مہینہ میں اہم واقعات حسب ذیل رونما ہوں گے کہ ان میں سے ایک واقعہ حتمی علامات میں سے ہے۔

۱۔ نجف وکوفہ (عراق) میں سفیانی کا دوسرا قتل عام

اس ماہ کی عید اور خوشی کے دن یا دسویں ذالحجہ عید قربان کے دن سفیانی کی افواج بغداد میں قتل عام کرنے اور خون بہانے کے بعد کوفہ (نجف) کا رخ کریں گی وہاں پر بھی قتل عام کریں گے جسکی مثال تاریخ میں نہیں ہے، سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار فوجی نجف اور کوفہ کی طرف روانہ کردیگا

انکی افواج روحاء، فاروق، قادسیہ میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اور حضرت مریم (سلام اللہ علیہا) کے مقام پر اتریں گی بالفاظ دیگر یہ افواج بابل کے راستہ سے کوفہ میں داخل ہوں گی روحاء فرات کے قریب ایک جگہ کا نام ہے بعض نے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد نہر عیسیٰ ہے اور فاروق دو راستوں کا آپس سے جدا ہونے کی جگہ کا نام ہے گویا ایک چوراہا کا نام ہے جہاں سے ایک راستہ قادسیہ (دیوانیہ) کی طرف اور دوسرا راستہ بابل اور بغداد کی طرف جاتا ہے تیسرا راستہ ذی الکفل، کوفہ اور نجف کی جانب جاتا ہے اور راستے بھی اس جگہ سے نکلتے ہیں، تیس ہزار پر مشتمل ایک لشکر نجف پر حملہ کے لئے روانہ ہوگا وہ لشکر نجف میں داخلہ کے لئے وادی السلام سے گزرے گا وہ لشکر وادی السلام میں "ثویہ" محلہ (نجف اشرف کی روحانی اور معنوی فضاء میں وادی السلام دنیا کا عظیم قبرستان ہے) نخیلہ کے راستے سے وارد ہوگا، جب کہ عید قربان کے دن بابل کے راستہ سے کوفہ میں سفیانی کی افواج وارد ہوں گی۔ اس کے بعد وہ افواج بھی نجف کا رخ کریں گی" ان دو شہروں سے سفیانی کی افواج ستر ہزار جوان لڑکیوں کو اسیر بنائیں گی اور وہ انہیں گاڑیوں میں بٹھا کر "ثویہ" محلہ کی طرف لے جائیں گے جس جگہ حضرت کمیل بن زیاد النخعیؓ کا مزار ہے اور حضرت علی (علیہ السلام) کے اور اصحاب کی قبریں بھی موجود ہیں اس وقت یہ جگہ ایک بڑی آبادی پر مشتمل ہے سفیانی کی افواج اسیر عورتوں اور لڑکیوں کو اس جگہ رکھیں گے۔

سفیانی کی افواج نجف و کوفہ میں قتل عام کرنے کے بعد بہت سارے افراد کو قیدی بنالیں گے، آل محمدؐ کے ناصران اور شیعوں کو اور ہر اس شخص کو جس کے بارے انہیں معلوم ہوگا یا خیال ہوگا کہ یہ شخص آل محمدؐ کے ناصران سے ہے اسے قتل کر دیں گے۔ اس فوج کے کمانڈر کی طرف سے اعلان ہوگا جو شخص حضرت علی (علیہ السلام) کے شیعہ کا سر قلم کرکے لائے گا اسے ایک ہزار درہم (دس ہزار درہم) دیا جائے گا، اس اعلان کے بعد ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کی شکایت کرے گا اور باہمی اختلافات کی آڑ میں ہر شخص دوسرے کے بارے یہ کہے گا کہ یہ حضرت علیؑ کا شیعہ ہے اور اس طرح اس کا سر قلم کروا کر دس ہزار درہم انعام حاصل کرے گا۔

کوفہ میں چھوٹے چھوٹے مسلح گروہوں کا قیام

کوفہ کے اندر جو چھوٹے چھوٹے گروہ سفیانی افواج کے خلاف قیام کریں گے لیکن وہ گروہ اتنے کمزور ہوں گے کہ وہ نہ تو کوفہ والوں کو سفیانی کے مظالم سے آزاد کروا سکیں گے بلکہ اپنی کمزوری اور جنگی وسائل کی کمی کی وجہ سے اپنے رہبر کو کوفہ اور حیرہ کے درمیان قتل کروا بیٹھیں گے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سفیانی کے مخالفین کی تحریک جب کمزور پڑ جائے گی اور وہ سفیانی کی افواج کا مقابلہ نہ کر سکیں گے تو مخالف تحریک کے افراد منتشر ہو جائیں گے (اور حیرہ کے مقام پر جو کہ نجف اور کوفہ کے درمیان مشہور جگہ ہے) اس تحریک کے رہبر کو سفیانی پالیں گے اور وہ اس کو وہیں پر قتل کر دیں گے۔

اس کے علاوہ سفیانی ستر نیک اور صالح علماء دین، بزرگان دین کو بھی اس دوران قتل کرے گا...... ان کے قائد کو بھی گرفتار کر کے خانقین اور جلولاء کے درمیان قتل کر دیں گے (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پورے عراق پر سفیانی کے کارندوں کی حکومت ہوگی اور سفیانی کے خلاف تحریکوں کے اہم لیڈر کو خانقین اور جلولاء کے درمیان پکڑا جائے گا اور انہیں اسی جگہ قتل کیا جائے گا) جو کہ ایک انتہائی محترم اور بزرگ ہستی ہوں گے اور یہ اس وقت ہوگا جب کہ کوفہ میں چار لاکھ افراد کا قتل عام ہو چکا ہوگا۔

سفیانی کے لشکر کی ہیئت اور اس کے مظالم

روایات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سفیانی کے لشکر کی تشکیل میں ایک لاکھ افراد جو کہ مشرکین اور منافقین سے ہوں گے وہ ہی اس کی پارلیمنٹ، کابینہ، مشیران اور اس کی افواج کا بنیادی ڈھانچہ دینے والوں میں سے ہوں گے اور ایسے افراد ہی کی مدد سے سفیانی شام پر قبضہ کرنے کے بعد قرقیسیا کا معرکہ لڑے گا، پھر عراق میں وارد ہوگا، بغداد میں قتل عام کرے گا اور اس کے بعد کوفہ و نجف وارد ہوگا، کوفہ و نجف میں قتل عام کرے گا، خون کی ندیاں بہائے گا، گھروں کو ویران کرے گا، صالحین علماء کا قتل عام کرے گا، عورتوں کو اسیر بنائے گا، اموال لوٹ لے گا۔

حضرت علی (علیہ السلام) کا مزار مبارک ویران کردے گا، وہاں کی ہر شئی لوٹ لے گا، مزار مبارک کا سخت نقصان ہوگا۔

اسی طرح سفیانی اپنی جنگ کا دائرہ مزید وسیع کردے گا اور اس طرح جنگ شیراز کے دروازہ تک جا پہنچے گی اور اصطخر کے مقام پر اس کی افواج داخل ہوں گی اور وہاں پر ایرانیوں سے بڑی جنگ ہوگی سفیانی کو شکست ہوگی اور وہ وہاں سے واپس لوٹے گا عراق میں وسیع پیمانے پر قتل و غارت گری و لوٹ مار کے بعد عراق کے مومنین اپنے ایرانی بھائیوں کو مدد کے لئے پکاریں گے اور ان کی مدد کے لئے کوفہ وارد ہوں گے۔

سید خراسانی اور عراقیوں کی امداد

سید خراسانی ایران میں قیام کر چکے ہوں گے گویا وہ ان کے قائد اور رہبر ہوں گے وہ مومنین ایران کو عراق میں ہونے والے مظالم کی خبر دیں گے اور انہیں عراق کے مومنین کی مدد کے لئے آمادہ کریں گے اسکے بعد وہ ایک بہت طاقتور اور مضبوط فوج لے کر عراق کی طرف تیز رفتاری سے بڑھے گا ۔اس کے پاس عراقیوں کی مدد کے واسطے ایک بڑی فوج اکٹھی ہو جائے گی، اس فوج کی کمان شعیب بن صالح کے پاس ہوگی اصطخر کے دروازہ پر خراسانی کی افواج اور سفیانی کی افواج کا آمنا سامنا ہوگا، بڑی جنگ ہوگی، سفیانی کو شکست ہوگی، یہ سفیانی کی پہلی شکست ہوگی ،جب کہ اس سے قبل اسے پے در پے کامیابیاں ہو رہی تھیں (البتہ اصطخر کے واقعہ کے بعد سفیانی عراق کے شہروں میں قتل عام کرے گا اور بغداد و کوفہ کا خونی معرکہ اس کے بعد کا ہے البتہ سابقہ پے در پے فتوحات اور قرقیسا کے بڑے معرکہ میں فتح حاصل کر لینے کے بعد اصطخر کے مقام پر اسے پہلی شکست ہوگی ایرانی افواج عراق میں کوفہ کے خونی معرکہ نجف کی ویرانی اور مزار مبارک کو نقصان پہنچائے جانے کے بعد وارد ہوں گے بعض روایات میں واقعات کا بیان ترتیب میں آگے پیچھے ہو گیا ہے)

یمنی سید کا قیام

اسی اثناء میں سید یمنی یمن میں قیام کرے گا اس کا نام حسن یا حسین ہو گا ان واقعات اور حالات کی اطلاع اسے ملے گی وہ بھی عراق میں ہونے والے مظالم سن کر بے چین ہو جائے گا وہ جلد نجف و کوفہ پہنچے گا تا کہ سفیانی کے مظالم سے مومنین کو نجات دلائے۔

یمنی اور خراسانی کی ملاقات

اسی اثناء میں اس کی ملاقات خراسانی کی افواج سے ہو جائے گی دونوں افواج مل کر سفیانی کے خلاف بڑا معرکہ لڑیں گی ان شورشوں اور حملہ آوروں کو نجف اشرف سے باہر نکال دیں گے قیدیوں کو آزاد کرائیں گے لوٹا ہوا مال ان سے واپس لے لیں گے، مومنین خوشحال ہوں گے اور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی انتظار میں چشم براہ ہوں گے اور امام کی زیارت کا شوق بڑھ جائے گا۔

حضرت امام علی (علیہ السلام) کی حدیث

اصبغ بن نباتہ نے حضرت علی (علیہ السلام) سے روایت کی ہے "ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ کی طرف (سفیانی) بھیجے گا بغداد سے آتے ہوئے کوفہ میں داخل ہونے کیلئے الروحا اور الفاروق میں اتریں گے ان میں سے ساٹھ ہزار نخیلہ کے راستہ حضرت ہودؑ کی قبر کے مقام پر (نجف) کوفہ میں اتریں گے (نجف کو ظہر کوفہ کہا گیا ہے کوفہ کی پشت پر واقع شہر)، حضرت ہودؑ کی قبر مبارک عالم اسلام کے سب سے بڑے قبرستان وادی السلام میں ہے،، یہ افواج نخیلہ کے راستے سے نجف وارد ہوں گی۔

عید کے دن (یوم الترویہ) لوگ خوشی میں مصروف ہونگے کہ یہ ان پر حملہ کردیں گے لوگوں کی سربراہی انتہائی سرکش اور ظالم و خونخوار کرے گا جو جادوگر اور کاہن کے نام سے مشہور ہوگا۔

کوفہ میں سفیانی کے مظالم

حدیث کے ایک اور حصہ میں آیا ہے سفیانی افواج کا کمانڈر کوفہ سے ستر ہزار کنواری لڑکیوں کو اسیر

کرے گا گرفتاری سے قبل وہ بے پردہ نہ ہوئی ہوں گی،، انہیں گاڑیوں پر بٹھا کر "طویلہ ثویہ" میں لے جائیں گے (اس جگہ کا نام عربی زبان کا ہے) اس کے بعد ایک لاکھ منافق اور مشرک کوفہ سے نکلیں گے ان کے سامنے کوئی بھی رکاوٹ کھڑی کرنے والا نہ ہوگا یہ تباہی اور بربادی پھیلائیں گے، یہاں سے فتح یاب ہوکر وہ دمشق جائیں گے۔

کوفہ والوں کی حمایت میں آنے والے پرچم

نیز واضح پرچم زمین کے مختلف حصوں سے اٹھیں گے۔۔ ..ایسے پرچم جو روئی، اون اور پٹ سن سے تیار ہوئے ہوں گے ۔ ان پرچموں کے سروں پر سید اکبر کا نام کندہ ہوگا یہ پرچم جو آئیں گے تو ان کی قیادت آل محمدؑ سے ایک شخص کے پاس ہوگی جو مشرق زمین سے اٹھے گا (اس سے مراد ایران ہے اور خراسانی سید ہی مراد ہے جوان کا رہبر ہوگا، اور یہ سفیانی کے خلاف لڑنے کیلئے کوفہ کی طرف بڑھے گا۔ کوفہ سے سفیانی کا لشکر واپس دمشق" جو کہ بڑے بڑے ستونوں والا شہر ہے" وہاں پر جائے گا انتہائی عمدہ اور تیز خوشبو کی مانند اس لشکر کے اثرات مغرب زمین تک پھیل جائیں گے، ایک مہینہ کے فاصلہ سے اس لشکر کا رعب و دبدبہ محسوس ہوگا یہ سب کوفہ میں اتریں گے اور اپنے آباء کے خون کا انتقام لیں گے جب وہ اس حالت میں ہوں گے تو یمانی کی سواریاں (افواج) بھی تیزی سے بڑھیں گی، یمانی اور خراسانی کے لشکر اس طرح تیزی سے کوفہ کی طرف آئیں گے جس طرح مقابلہ کے لئے دو گھوڑے دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں ان کے بال پریشان، گرد آلود، تھکے ماندے، انتقام کے جذبہ سے سرشار، ان سپاہیوں سے ایک کے دل کو چیر کر کوئی دیکھے تو ہر ایک دل میں یہ بات ہوگی کہ ہمارے لئے زندگی کا کوئی مزہ نہیں رہا اس ظلم کے بعد ہمارا سکون جاتا رہا وہ سب فوجی فولادی عزم کے مالک ہوں گے، خدا سے مناجات کرتے ہوں گے۔ .اے اللہ! تو ہماری کوتاہیاں معاف کردے، ہم تیری جناب میں رجوع کرنے والے ہیں حقیقی توبہ ہم نے کی ہے، یہ ابدال ہوں گے، خداوند نے اپنی کتاب میں ان ہی کی تعریف میں فرمایا ہے (سورۂ بقرہ آیت ۲۲۲)" اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور

پاکیزہ لوگوں کو پسند فرماتا ہے" ان کی مانند ... آل محمدؐ میں موجود ہے۔

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) کی حدیث

جابر جعفیؒ حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے ایک طولانی حدیث میں بیان کرتے ہیں "سفیانی ایک لشکر کوفہ میں بھیجے گا، جس کی تعداد ستر ہزار ہوگی کوفہ والوں کا قتل عام کریں گے، لوٹ مار کریں گے، انہیں قیدی بنائیں گے، کوفہ میں ویرانی کریں گے، جب وہ اس قتل وغارت گری میں مشغول ہوں گے تو خراسان کی جانب سے پرچموں والی افواج بڑی تیزی سے فاصلہ طے کرتی ہوئی کوفہ آن پہنچیں گی، ان میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے خصوصی ناصران سے کچھ شخصیات موجود ہوں گی، کوفہ کے اندر کی حالت یہ ہوگی کہ کمزور مومنین کی ایک تعداد سفیانی کے خلاف قیام کرے گی لیکن وہ سفیانی کے لشکر کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکیں گے اور شکست کھا جائیں گے کوفہ میں چلنے والی اس تحریک کا سربراہ بھی مارا جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) ایک طولانی حدیث میں اس طرح بیان فرماتے ہیں

یہ امر کہ جب آل ابی سفیان سے ایک شخص انقلاب لائے گا، اس کی حکومت نو ماہ ہوگی پھر قائم آل محمدؐ کا ظہور ہوگا، یہاں تک کہ اس شورش کے زمانہ ہی میں اور سفیانی کے مظالم کے دوران آل شیخ سے ایک آدمی اس کے خلاف قیام کرے گا (یہ قیام کوفہ ہی میں ہوگا) وہ آگے بڑھے گا اور پھر بطن نجف (بظاہر اس سے مراد مقام حیرہ ہے) میں قتل ہو جائے گا خدا کی قسم! میں ان کے نیزوں تلواروں اور ان کے سامان اور اسباب جنگ کو دیکھ رہا ہوں کہ نجف کی آبادیوں میں سے ایک آبادی میں موجود ہیں، سوموار کا دن ہے، بدھ کے دن وہ شہید ہوگا۔

اصبغ بن نباۃ کی روایت

اصبغ بن نباتہ نے حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) سے اس طولانی حدیث میں اس

منظر کو اس طرح بیان کیا ہے" کوفہ کے اطراف میں حصار بنایا جائے گا، خندق کھودی جائے گی، کوفہ کی گلیوں میں نشانات مٹا دیئے جائیں گے، چالیس رات   مساجد ویران ہوں گی، ہیکل (سلیمان) ظاہر ہوگا، مسجد اکبر (اس سے مراد مسجد کوفہ ہے) کے اطراف میں پرچم آپس میں ٹکرائیں گے، قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہوں گے پرچم والے آپس میں گھتم گھتا ہوں گے اور بڑی تیزی سے قتل عام ہوگا ہر طرف موت تیزی سے آئے گی، نفس زکیہ کا قتل ستر صالحین کے ہمراہ پشت کوفہ (نجف اشرف) پر ہوگا (پرچموں کا آپس میں ٹکرانا اور ان کا ایک دوسرے کے خلاف جنگ کرنا، ان پرچموں سے مراد آل محمدؐ کے مخالفوں کے پرچم ہیں۔

آپ (علیہ السلام) ہی سے نقل ہوا ہے

ستر صالحین کا قتل ہوگا، ان کا سربراہ ایک عظیم الشان شخص ہوگا جو، ان کے نزدیک انتہائی بزرگ اور محترم شخصیت ہوگی، سفیانی اسے مار کر جلا دے گا اور اس کی راکھ کو اڑا دے گا، جلولاء اور خانقین کے درمیان بھی ایسا ہی واقعہ ہوگا، جب کہ سفیانی کی کوفہ میں چار ہزار (بعض روایات میں چار لاکھ ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے) افراد کا قتل کر چکا ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی حدیث

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے بیان نقل ہوا ہے کہ" گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ سفیانی نے تمہارے کوفہ میں پڑاؤ ڈال دیا ہے، منادی آواز دے رہا ہے کہ جو بھی کسی ایسے شخص کا سر لائے گا جو علیؑ کا شیعہ ہوگا اسے ایک ہزار درہم (دس ہزار درہم) دیا جائے گا، ایک شخص سامنے آئے گا جس نے اپنا چہرہ چھپا رکھا ہوگا جو خود ان کوفہ والوں سے ہوگا وہ دشمن کے لئے جاسوسی کا کام کرے گا اور ایک ایک کی نشاندہی کرے گا، وہ زنازادہ ہوگا، کمینہ ہوگا، تم سے ہوگا، تم اس کو نہ پہچان سکو گے وہ تم سب کو پہچانتا ہوگا، ہمسایہ، ہمسایہ پر ٹوٹ پڑے گا اور ایک دوسرے کو شیعہ علیؑ قرار دیں گے اور اس طرح انعام لینے میں ہر ایک دوسرے پر سبقت لینے کی کوشش کرے گا۔

حضرت امیرالمومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں

جب سفیانی کی افواج کوفہ میں وارد ہو چکی ہوں گی تو سفیانی پے در پے فتوحات کے نتیجہ میں خراسانی کے پیچھے اپنی افواج بھیجے گا...... جب کہ خراسان والے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی طلب میں سرگرداں ہوں گے سفیانی کے لشکر سے خراسانی (ہاشمی) کے لشکر کا آمنا سامنا ہو گا، خراسانی کی افواج کا کمانڈر شعیب بن صالح ہوگا، یہ مقابلہ باب اصطخر شیراز میں ہوگا، بڑی جنگ ہوگی، خراسانی کے ساتھ نیا پرچم ہوگا، سفیانی کی افواج میدان سے بھاگ کھڑی ہوں گی، اس صورتحال میں لوگ حضرت امام مہدیؑ کی تلاش میں نکلیں گے اور وہ حضرتؑ کو پا لیں گے۔

(سابقہ روایات درج ذیل کتابوں میں موجود ہیں۔ بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۲۰، ۲۷۳، یوم الخلاص ص ۱۳۵، ۱۳۷، ۶۵۱، ۷۰۳، بشارۃ الاسلام ص ۱۰۲، ۶۷، ۱۸۲، ۵۵۱، الغیبۃ نعمانی ص ۱۸۷، الغیبۃ شیخ الطوسی ص ۲۷۳، بیان الائمہ ج ۲ ص ۶۱۲)

منیٰ میں فسادات

ہماری روایات منیٰ کے اندر حاجیوں کے درمیان شورش بپا ہونے کی خبر دیتی ہیں اور یہ شورش عربستان میں بادشاہت کے سلسلہ میں وہاں کے حکمرانوں کے درمیان جو اختلافات پیدا ہو چکے ہوں گے اس کا نتیجہ ہوگی۔

حضرت امام جعفر صادقؑ (علیہ السلام) نے فرمایا "لوگ اکٹھے حج بجالائیں گے میدان عرفات کا وقوف بھی بغیر امام کے کریں گے، جب کہ وہ سب منیٰ میں آ چکے ہوں گے کہ اچانک ایک بہت بڑا فتنہ بپا ہو جائے گا، ایسا فتنہ جو انہیں شکاری جانوروں کی طرح اچانک آ لے گا قبائل ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے، جمرہ عقبہ خون سے رنگین ہو جائے گا، حجاج کرام وحشت زدہ ہو جائیں گے اور کعبہ میں پناہ جالیں گے"۔

نتیجہ

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں میں باہمی روابط اور تعلقات اچھے نہ ہونگے، مناسک حج کو انجام دینے کے فوراً بعد بلکہ مناسک حج کے مکمل ہونے سے پہلے رمی جمرات کے دوران منیٰ میں کچھ اعمال بجالانے میں مصروف ہونگے کہ لوگ ٹولیوں میں تقسیم ہو

جائیں گے اور ایک دوسرے پر حملہ کردیں گے حاجیوں کو غارت کریں گے انکے اموال لوٹ لیں گے، لوٹ مار کرنے والے بھی اس ہنگامہ میں مارے جائیں گے، لوگوں کی ناموس اور عزتوں کی پردہ دری ہوگی"۔

منیٰ کے واقعات کے بارے میں حدیث نبویؐ

سہل بن حوشب نے رسول خداؐ سے اس طرح روایت بیان کی ہے

"رمضان میں آواز آئے گی، شوال میں جنگ کے لئے فوجیں جمع ہوں گی، ذیقعدہ میں قبائل آپس میں لڑیں گے، اس کی نشانی یہ ہے کہ حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں بڑا فساد ہوگا اور اس میں بہت زیادہ قتل ہوگا اور منیٰ میں خون بہے گا، یہاں تک کہ جمرہ خون سے رنگین ہو جائے گا (روایت میں لفظ جزیرہ ہے کہ اس سے مراد یہ لے سکتے ہیں کہ پورے جزیرہ نما (عربستان) میں خون بہے گا)"۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی منیٰ میں فسادات کے بارے میں حدیث

عبداللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے نقل کیا ہے

لوگوں کو موت، قتل گھیرے میں لے لے گا، اس قتل و غارت گری سے گھبرا کر لوگ حرم الٰہی میں پناہ لیں گے، ایک سچا انسان اس صورتحال میں آواز بلند کرے گا، لوگو شرم کرو، یہ قتل و قتال، یہ جنگ و جدال کیوں اور کس لئے؟ تمہارا سید و سردار اور فرمانروا فلاں شخص ہے۔

نفس زکیہ کی شہادت کا واقعہ...... حتمی علامات سے ہے

جن حادثات اور واقعات کا اب تک ذکر ہو چکا ہے ان سب کیساتھ ساتھ آفتاب امامت کی نورانی شعائیں زمین کے ظلمت کدہ پر طلوع ہونے کے آثار روز بروز بڑھتے جائیں گے، اس دوران میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اپنی خفیہ قیام گاہ سے ایک نمائندہ کو اپنی جانب سے مکہ بھیجیں گے تاکہ حالات واضح ہوسکیں اور حضرتؑ کے انقلاب کے مقدمات فراہم کئے

جا سکیں (شاید وہ شخص ہوگا جو مکہ میں موجود حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ناصران کو حضرتؑ کے پیغامات پہنچانے پر مامور ہوگا کہ انہیں امامؑ نے کیا حکم دیا ہے؟ یہ جوان مرد ہاشمی ہوگا، ان کا نام محمد بن الحسن ہوگا اور یہی ہستی نفس زکیہ کے نام سے روایات میں موسوم ہے) حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی طرف سے جو کام ان کے ذمہ سونپا گیا ہوگا وہ اسے انجام دینے کے بعد ۲۵ ذالحجہ الحرام کو مسجد الحرام میں وارد ہوں گے، رکن اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان کھڑے ہوں گے اور مکہ والوں کے لئے اور اس وقت جو لوگ حرم کے اندر موجود ہوں گے ان سب کے واسطے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا پیغام زبانی سنائیں گے، اس خطاب میں کسی کی اہانت نہ ہوگی اور نہ ہی کسی کے خلاف کوئی بات ہوگی، کسی کی بے احترامی بھی نہ کی جائے گی بلکہ مکہ مکرمہ والوں کو حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا پیغام دیا جائیگا، اس پیغام میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) لوگوں سے مدد طلب کریں گے۔۔ حجاز میں حکمران اب تک جو بدترین مظالم کر چکے ہوں گے اور لوگوں کی عزت وناموس ومال سب پامال ہو چکا ہوگا، وہ اپنے جرائم میں ایک اور بڑے جرم کا اضافہ کر دیں گے کہ وقت کے حکمرانوں کے جیرہ خوار سپاہی آگے بڑھ کر امن کی جگہ پر بلاوجہ اس سید زادہ کو شہید کر دیں گے، یہ جرم ان کی عاقبت اور انجام کیلئے فیصلہ کن کردار ادا کرے گا۔۔۔ اس واقعہ کے پندرہ دن بعد حضرت امام مہدیؑ نے ظہور فرمانا ہے اور آپؑ ہی اس وقت ان حکمرانوں کے جرائم کے بارے میں فیصلہ دیں گے۔

مدینہ منورہ میں نفس زکیہ کا قتل

اسی قسم کا ایک دردناک واقعہ مدینہ منورہ میں بھی ہوگا اور وہ بھی نفس زکیہ کے نام سے ہوگا اس کا نام ابی محمد ہوگا اور ان کی بہن کا نام فاطمہؑ ہوگا، یہ بہن بھائی اکٹھے ہوں گے اور مسجد نبوی میں ان کا سر قلم کیا جائے گا یہ مکہ والے نفس زکیہ کے چچا زاد ہوں گے۔

نفس زکیہ کے بارے میں روایات اور حضرت قائم (علیہ السلام) کا اپنے اصحاب سے خطاب

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا "نفس زکیہ کا قتل ہونا حتمی ہے"۔

(الغیبۃ نعمانی ص ۱۶۹، بشارۃ الاسلام ص ۱۱۹، یوم الخلاص ص ۶۶۷)

جناب ابو بصیر حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) ایک طولانی حدیث میں اس طرح بیان فرماتے ہیں "حضرت قائم اپنے اصحاب سے کہیں گے اے قوم! مکہ والے مجھے نہیں چاہتے لیکن میں ان ہی کی طرف بھیجا گیا ہوں میں ان پر اس طرح حجت تمام کروں گا جس طرح کہ مجھ جیسے شخص کو حجت تمام کرنی چاہیے بس آپ اپنے اصحاب سے ایک شخص کو بلائیں گے اور ان سے فرمائیں گے کہ تم مکہ چلے جاؤ اور مکہ والوں سے جا کر کہو میں فلاں (امام مہدی (علیہ السلام)) کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں وہ آپ سے کہہ رہے ہیں کہ ہم اہل بیتؑ رحمت ہیں، رسالت اور خلافت کا معدن و مرکز ہیں، ہم محمدؐ کی ذریت اور اولاد ہیں، ہم نبیوں کی اولاد سے ہیں، ہمارے اوپر ظلم کیا گیا، ہمارے ساتھ زیادتی روا رکھی گئی، ہمیں مجبور کیا گیا، ہمارا حق ہم سے چھین لیا گیا، اس دن سے ہم پر ظلم ہو رہا ہے جس دن سے ہمارے نبیؐ اس جہاں سے رخصت ہوئے تھے، ہم تم سے مدد طلب کرتے ہیں پس تم سب ہماری مدد کرو"۔ پس جیسے ہی یہ جوان اس طرح کا پیغام مکہ والوں کو حرم الٰہی میں پڑھ کر سنائے گا تو حکمرانوں کے کارندے آگے بڑھیں گے اور انہیں رکن اور مقام کے درمیان ذبح کر دیں گے اور وہ شخصیت نفس زکیہ ہیں۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۰۷، بشارۃ الاسلام ص ۲۲۲، المہدی من المہد الی اللحد ص ۳۶۸، یوم الخلاص ص ۶۶۲، بیان الائمہ ج ۳ ص ۲۰)

نفس زکیہ کے قتل اور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور میں پندرہ دن کا فاصلہ ہے

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) نے یہ بھی فرمایا "کہ کیا میں تمہیں فلاں کی اولاد کے

آخری بادشاہ کے بارے میں بیان نہ کردوں؟ حرام خون کا بہانا، ایسے دن جس میں خون بہانا حرام ہے، ایسے شہر میں جس میں خون بہانا حرام ہے، قسم ہے اس ذات کی جس نے جاندار کو پیدا کیا اور دانہ کو شگافتہ کیا، اس واقعہ کے بعد وہ پندرہ دن سے زیادہ حکومت نہ کرسکیں گے"۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کا فرمان ہے کہ "قائم آل محمد کی آمد اور نفس زکیہ کے قتل کے درمیان پندرہ راتوں سے زیادہ فاصلہ نہ ہوگا"۔

مدینہ منورہ میں ایک سید جوان کا قتل

زرارۃ بن اعینؒ سے روایت ہے کہ

مدینہ منورہ میں ایک جوان کا قتل ضرور ہوگا میں نے سوال کیا کہ میں آپؑ پر قربان جاؤں، کیا اسے سفیانی قتل کرے گا؟ ... امامؑ نے فرمایا ایسا نہیں! لیکن اسے فلاں کی اولاد کے سپاہی قتل کریں گے، وہ قیام کرے گا، خروج کرے گا، مدینہ پہنچ جائے گا، لوگوں کو پتہ ہی نہ چلے گا، کہ کیا ہوا ہے اور کیا ہونے والا ہے؟ کہ اس کو قتل کردیا جائے گا، وہ اسے بزدلانہ طور پر قتل کردیں گے، ظلم وستم ان پر کریں گے، خداوند انہیں مہلت نہ دے گا، اس دوران انتظار فرج میں رہنا، کشادگی، فرج قریب ہوگی"۔

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) کی حدیث

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ "اس وقت نفس زکیہ مکہ میں قتل ہوں گے اور اسکا بھائی مدینہ میں قتل ہوگا مدینہ میں قتل ہونے والا مکہ والے نفس زکیہ کے خاندان سے ہوگا اور یہ کہ اسکی ہمشیرہ بھی مظلومانہ انداز میں اس کے ساتھ قتل ہوں گی"۔

اس بارے حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں "ایک مظلوم یثرب میں مارا جائیگا اور اسکا ابن عم مکہ میں قتل ہوگا"۔ (بحار الانوار ج ۵۲ ص ۱۴۷، بشارۃ الاسلام ص ۱۱۷، ۱۷۷، ۱۸۷، یوم الخلاص ص ۱۱۲ ص ۱۹۵)

قابلِ غور باتیں

جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ نفس زکیہ کا قتل ہونا ظہور کی حتمی نشانیوں سے ہے، اس بارے پھر تاکید کرتے ہیں کہ ظہور سے پندرہ دن پہلے ان کا قتل ہوگا، ان کا نام محمد بن الحسن ہوگا، رکن اور مقام کے درمیان ان کا قتل ہوگا اور اس شخصیت کے مختلف نام بیان ہوئے ہیں مشہور نام نفس زکیہ ہے، گناہوں سے پاک، بے جرم و بے خطاء مارا جائے گا، ''مستنصر بھی ان کا نام ہے جس کا معنی ہے'' مدد طلب کرنے والا'' آپ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ناصران اور انتظار کرنے والوں کو حضرت کی مدد کے لئے آمادہ اور تیار کریں گے، یہ شخص ہاشمی ہے، سید و سردار ہے، آل محمدؐ سے ہے، خداوند ہمیں ایسا منظر جلد دکھلائے اور ہم بھی اس دور میں ان کے ساتھ کام کرنے والوں میں شامل ہوں۔

(آمین یارب العالمین بحق محمد المصطفیٰؐ و آلہ النجباء)

ماہ محرم کے حالات اور غیبت امامؑ کے آخری ایام

ظہور کے سال سے متعلق ترتیب وار جائزہ لیتے ہوئے آخرکار ہم غیبت کے آخری ایام تک پہنچ گئے ہیں، ہم اس وعدہ الٰہی کے پورے ہونے کے منتظر ہیں قرآنی آیت (سورۂ نور آیت ۵۵، سورۂ قصص آیت ۵،۴، سورۂ انبیاء آیت ۱۰۵، سورۂ توبہ آیت ۳۳) میں مومنین، محروم طبقات، صالحین بلکہ حضرت پیغمبر اکرمؐ کو وعدہ دیا گیا ہے (کہ اللہ کی زمین پر اور ساری زمین پر اللہ کے نیک و صالح بندگان کی حکومت بنے گی یہ وعدہ حتمی ہے اس کے خلاف ہرگز نہیں ہوگا) اور انہیں ظہور کے انتظار کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت رسول اللہؐ نے روز عید غدیر ۱۸ ذالحجہ ۱۰ ہجری قمری کو ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد حاجیوں کے اجتماع میں امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) کی ولایت کے اعلان کے وقت خطبہ کے آخر میں حضرت قائم مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کی خبر دی اور حضرت مہدیؑ کی آمد اور آپؑ نے جو چھ کر کرنا ہے اس کا بھی مسلمانوں کو بتایا۔ (المہدی من المہد الی الظہور ص ۵۷)

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے اس دن کے عشق و محبت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا

"اما انی لو ادرکت ذلک لاستبقیت نفسی لصاحب ھذا الامر"

(الغیبۃ نعمانی ص ۱۸۲، یوم الخلاص ص ۲۶۷)

"اگر میں اس زمانہ کو پالوں تو اپنے آپ کو حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی نصرت اور مدد کے واسطے خود کو باقی رکھوں گا"۔

جی ہاں! اسی دن کی طرف اشارہ ہے جس کی انتظار اہل آسمان کو، اہل زمین سے زیادہ ہے، یہ ساری مخلوقات اس نورانی دن کیلئے تڑپ رہی ہیں کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ دن جب آئیگا تو اس دن سے، اہل زمین کے لئے میں زندگی کی بہاریں طے کرنے والے سب کے سب انسان اور بشریت کیلئے سب کی نئی اور حقیقی زندگی کا آغاز ہوگا، انسانیت کا کاروان اپنے اصلی راستہ پر قدم رکھے گا، نئی زندگی ہوگی، سب کچھ اسلام کے تحت انجام پا رہا ہوگا۔

اس مہینے کے حالات و واقعات کو دو حصوں میں بیان کریں گے۔

☆ صبح موعود اور فجر مقدس ☆ باقی ایام کے حالات

ا۔ فجر مقدس اور صبح موعود

جیسا کہ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ پچھلے مہینوں میں جو تسلسل کے ساتھ حالات رونما ہو رہے ہوں گے اسی ترتیب سے ماہ محرم آ جائے گا، اسی دوران سات مشہور علماء دین اپنے پیرو کاروں اور ساتھیوں کے ہمراہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی تلاش میں دنیا کے مختلف خطوں سے نکل کھڑے ہوں گے اور حجاز مقدس کا رخ کریں گے تا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت آپ کی بیعت کریں۔ (المہدی من الاولاد المہدی ص ۶۰)

ناصران امام مہدی (علیہ السلام) کا مکہ میں جمع ہونا

اس دوران حضرت امام مہدی (علیہ السلام) بھی حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی طرح ظالموں کے خوف سے مدینہ کا رخ کریں گے (سورہ قصص آیت ۲۱،۱۸) پھر مدینہ سے نکل پڑیں گے اور مکہ کا رخ کریں گے سفیانی کی افواج سے جان بچا کر مکہ میں چلے جائیں گے اسی دوران میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے خواص، آپ کے انصار جن کی تعداد تین سو تیرہ ہوگی وہ ایک دوسرے کے ساتھ قول و قرار کے بغیر اور کسی پیشگی منصوبہ بندی کے بغیر مکہ میں اکٹھے ہو جائیں گے یہ لوگ دنیا کے مختلف حصوں سے آئیں گے تا کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی قیادت میں عالمی تحریک کا آغاز کریں۔

آفتاب امامت کا طلوع اور حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کا بیعت کرنا

جمعۃ المبارک کا دن ہوگا حضرت امام مہدی (علیہ السلام) طلوع آفتاب کے بعد مقام ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت نماز ادا کریں گے اور رکن (حجر اسود) اور مقام (مقام ابراہیمؑ) کے درمیان کھڑے ہو کر اپنا پہلا تاریخی خطاب کریں گے اور یہ خطبہ پورے عالم میں نشر ہوگا، سب

لوگ اسے سنیں گے آپ اپنا تعارف کروائیں گے اور لوگوں کو اپنی بیعت کے لئے دعوت دیں گے اور حضرت جبرائیلؑ جو اس وقت کعبہ کے پرنالے کے اوپر پرندہ کی شکل میں کھڑے ہوں گے، وہ پہلے فرد ہوں گے جو آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، اُن کے بعد آپؑ کے خاص انصار، تین سو تیرہ (۳۱۳) کی تعداد میں آگے بڑھیں گے اور آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، اس کے علاوہ اور مومنین وصالحین جو حضرتؑ کے انتظار میں پہلے ہی مکہ میں زندگی گزار رہے ہوں گے وہ سب آگے بڑھیں گے اور آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، جن کی تعداد دس ہزار ہوگی، سب جہاد اور شہادت کے لئے اپنی آمادگی کا اعلان کریں گے اور یہی حضرتؑ کی فوج ہوگی (۳۱۳) افراد آج کی روزمرہ زبان میں آپؑ کی اسمبلی، کونسل اور پارلیمنٹ ہوگی۔

آسمان سے زمین پر فرشتہ کا نزول

جناب یونس بن ظبیان بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا کہ "جب شب جمعہ آجائے گی تو رب تعالیٰ ایک فرشتہ دنیا کے آسمان (زمین سے جو فضاء نظر آتی ہے) کی طرف اتارے گا، جب طلوع فجر ہوگا وہ فرشتہ بیت المعمور کے اوپر ایک عرش (تخت) پر بیٹھے گا اور محمدؐ، علیؑ، حسنؑ و حسینؑ کے واسطے نورانی منبر لگائے جائیں گے وہ سب ان منبروں پر بیٹھیں گے، انکے گرد انبیاء و مومنین خالصین اور فرشتے اکٹھے ہونگے اور ان کیلئے تمام آسمانوں کے دروازے کھل جائیں گے اور جب سورج کا زوال ہوگا (روز جمعہ) تو رسول اللہؐ اپنے رب سے مناجات کرینگے کہ یارب! اب تو تیرے وعدے کا وقت آگیا ہے، اے رب! تیرے وعدے کا کیا بنا؟ جو تو نے اپنی کتاب میں دیا ہے..... وہ وعدہ الٰہی سورۂ نور کی آیت ۵۵ ہے "اللہ نے وعدہ دیا ہے ان کیلئے جو ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ضرور بالضرور حتمی طور پر زمین پر خلافت عطا کریگا جیسا کہ ان سے پہلے والوں کو خلافت عطا فرمائی اور ان کے لئے قدرت دیگا، اس دین کو انکے واسطے طاقتور بنا دے گا جس دین کو خداوند نے عوام کیلئے قرار دیا ہے اور ضرور بالضرور ہم ان پر طاری شدہ خوف کو انکے واسطے امن اور سلامتی وسکون میں بدل دیں

گے"۔

پھر یہی بات اللہ تعالیٰ سے فرشتے اور انبیاء بھی کہیں گے پھر محمدؐ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ سجدہ میں گر جائیں گے، پھر وہ کہیں گے اے رب غضب فرما! کیونکہ تیری حریم کی ھتک ہو چکی ہے، تیرا احترام پامال ہو چکا ہے، تیرے چنے ہوئے افراد کو قتل کر دیا گیا اور تیرے صالح بندگان کو رسوا اور ذلیل کیا گیا ہے، پس اللہ تعالیٰ جو چاہے گا انجام دے گا اور وہ دن وہی "یوم معلوم" ہے۔

(الغیبۃ نعمانی ص ۱۸۴، بحارالانوار ج ۵۲ ص: ۲۹۹)

روزِ ظہور کے واقعہ سے متعلق احادیث

جو روایات اس واقعہ کے بارے میں بیان کر رہی ہیں یا جن کی عبارات میں اس دن کے حالات کی طرف اشارہ ملتا ہے اور ظہور پرنور کے بعد حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کون کون سے کام انجام دیں گے؟ یہ ساری احادیث کو ہم چند حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ قیام کا دن یا حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی عالمی تحریک کے آغاز کا دن سنیچر کا دن جو روز عاشورا ہو گا کچھ احادیث میں اسے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کا دن قرار دیا گیا ہے۔

ظہور کے دن کے متعلق مشہور قول

البتہ زیادہ مشہور یہ ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کا دن روز جمعہ ہو گا اور وہی دن روز عاشورا ہو گا چنانچہ جمعہ کے دن کی جو ہم زیارت امام زمان (علیہ السلام) پڑھتے ہیں تو اس میں بھی ہے "المتوقع فیہ ظہورک" یہ روز، روز جمعہ ہے جس میں اے امام زمانہ آپؑ کا ظہور متوقع ہے۔

آیت اللہ خراسانی کا نظریہ

جناب آیت اللہ خراسانی اپنی کتاب مہدیؑ منتظر کے ص ۲۱۲، ۲۱۳ پر اس بارے تمام روایات بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں...... کیلنڈر اور تاریخوں کا جائزہ لینے کے بعد میرے نزدیک

یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ۶۱ ہجری کا عاشور روز جمعہ کو تھا، تقویم کے حساب میں جب ۲۳ رمضان المبارک کو جمعہ ہو تو اگلے سال کا روز عاشور جمعہ کو ہوگا، اس لحاظ سے جو حدیث کہتی ہے کہ ظہور سنیچر کے دن ہوگا دو حوالوں سے حقیقت کے خلاف ہے، اسکی فقط ایک صورت ہے کہ ان چار مہینوں سے تین ماہ مسلسل (رمضان، شوال، ذیقعدہ، ذالحجہ) تیس دن کے ہوں تاکہ اس سال کا عاشورا ہفتہ کا دن بنے۔ اس لحاظ سے اس حدیث کی توجیہ اسطرح کی جائے کہ جس سال ظہور ہوگا اس سال کا عاشورا ہفتہ کے دن ہوگا نہ یہ کہ ۶۱ ہجری کا عاشورا ہفتہ کو تھا۔۔۔ لیکن اس تاویل کے باوجود بھی یہ بات واقعیت کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ سنیچر والی روایت حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی ایک اور حدیث کے مخالف ہے پس اس کی بہتر توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ ہم کہیں کہ حدیث کے راوی سے اشتباہ ہوا ہے اس نے جمعہ کی بجائے ہفتہ لکھ دیا ہے یا یہ کہا جائے کہ امام (علیہ السلام) نے راوی کے ہاں جو شہرت تھی اس کا حوالہ دیا ہو کیونکہ لوگوں میں مشہور یہ تھا کہ ۶۱ ہجری کا روز عاشورا ہفتہ کو تھا اگرچہ یہ بات خلاف واقع ہے لیکن آپ نے جو کچھ عرف عام میں کہا جاتا تھا اسی کا تذکرہ فرما دیا یا پھر راوی کیونکہ اپنے ماحول سے متاثر تھا اس نے جمعہ کی بجائے ہفتہ ہی سمجھا بہر حال زیادہ صحیح ہے کہ آپؑ کا ظہور روز جمعہ ہوگا۔

روز ظہور کا نوروز کے دن ہونا

ایک روایت اور بھی مشہور ہے جسے فارسی مترجم نے بیان کیا ہے کہ مولف کتاب نے اس قول کو نقل نہیں کیا اور وہ یہ ہے کہ جس دن ظہور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) ہوگا وہ دن جمعہ کا ہوگا اس دن ہی عاشورا ہوگا اور وہ دن نوروز بھی ہوگا یعنی ۲۱ مارچ (یکم فروردین) ہوگا کیونکہ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کا ایک فرمان ہے کہ "نوروز وہ دن ہے جس میں ہمارے قائم (عج) ظہور فرمائیں گے" آپؑ دجال کو کوفہ شہر کے مقام کناسہ میں تختہ دار پر لٹکائیں گے۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۷۶ [illegible])

اس روایت کے ذیل میں حضرت آیت اللہ خراسانی تحریر فرماتے ہیں

نوروز والی حدیث کئی اعتبار سے نا قابل اعتماد ہے، ایک بات تو یہ ہے کہ یہ حدیث ایرانی کتابوں میں موجود نہیں ہے، اس حدیث کے بعض جملے شیخ الطوسی کی کتاب مصباح میں درج ہیں، اس تفصیل کے ساتھ یہ حدیث ابن فہد کی کتاب میں مذکور ہے۔ اس حدیث کے بعض فقرات کا اثر ظاہر ہے بعض دوسرے فقرات جو نہیں ان کا اصل سے تعلق نہ ہو پس ہو سکتا ہے کہ اس متصل روایت کے کچھ جملے صحیح ہوں اور باقی جملوں کو بعد میں اضافہ کر دیا گیا ہو اور پوری روایت کو جناب معلے بن خنیس کی طرف نسبت دے دیا گیا ہو، جس کی طرف ظہور کی کیفیت کے بیان میں اشارہ کریں گے۔ (مہدی منتظر آیت اللہ خراسانی ص ۲۷۸)

اصلی اور حقیقی نوروز

پھر آیت اللہ خراسانی بحث کے چوتھے حصہ میں جو کہ ظہور کی کیفیت ہے اس میں دوبارہ اس روایت کو نقل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں دجال کے متعلق باب میں یہ بات کہہ دی ہے کہ اس روایت کا اعتبار نہیں ہے، یہ حدیث سند کے لحاظ سے بھی کمزور ہے، اور اس حدیث کا مضمون بھی کمزور ہے یہ حدیث ان احادیث کے مخالف ہے جو دجال کے قتل ہونے کی جگہ کوئی اور بیان کرتی ہیں علاوہ ازیں عجمیوں کے ہاں نوروز کا دن اسلام سے پہلے ایک ثابت اور معین دن ہوتا تھا، اسلام کے آنے کے بعد اس میں بہت ساری تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں جسکی تشریح اور مزید وضاحت کی جگہ اس وقت نہیں ہے اور نہ یہ کتاب اس کیلئے ہے یہ جو اس وقت ثابت ہے کہ "اول حمل" (یکم فروردین) نوروز ہے پھر نوروز ظہور کا دن ہو اور پھر یہی دن دجال کے قتل کا بھی ہو یہ بات بے معنی اور مہمل ہے، کیونکہ ایک سال میں دو نوروز نہیں ہوتے مگر یہ کہا جائے کہ فقط حضرت کا ظہور نوروز کے دن ہوگا البتہ دجال کا قتل بعد میں کسی اور تاریخ کو ہوگا، دجال کا ذکر شرح احوال کے حوالے سے ہے یا یہ مقصد ہو کہ دجال کا قتل نوروز کے دن ہوگا اور حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے دن کا تذکرہ مقدمہ کے لحاظ سے ہوا ہے، پہلی بات کہ وہ دن نوروز کا ہو تو یہ امر شاذ و نادر ہی ہوتا ہے

کیونکہ صحیح احادیث میں یہ بات بیان ہوئی ہے کہ آپؑ کے ظہور کا دن عاشورا ہوگا اور بہت ہی نادر ہوا ہے کہ روز عاشورا، نوروز ہو اور پھر وہ دن جمعہ کا بھی ہو اگر یہ بات کہی جائے کہ اس جگہ ظہور بغیر قیام کے مراد لیا گیا ہے لیکن اگر ایسا کہ ۲۳ رمضان المبارک کو ظہور اور وہ بھی جمعہ کا دن ہو عاشورا ہو اور پھر وہی دن نوروز کا بھی ہوگا، ایسا ہونا بہت مشکل ہے...... پس جناب معلی کی حدیث کا بہتر حل یہ ہے کہ اگر ہم اس حدیث کو مان لیں اور اسے صحیح بھی سمجھ لیں تو پھر اس حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ جس دن کو عجمی لوگ نوروز کہتے ہیں وہ نوروز مراد نہیں ہے بلکہ وہ دن ہی نوروز (نیا دن) ہے جس دن ہمارے قائمؑ ظہور فرمائیں گے، وہ دن ایسا ہے کہ جس میں دجال کو مارا جائیگا اسی طرح باقی فقرات کا معنی کرنا ہوگا۔ اس جگہ یہ مراد لیں عجمیوں کا نوروز بھی ایسا ہی دن مراد لیا جائے جو ثابت اور برقرار نہیں اور تبدیل ہوتا رہتا ہے مترجم (فارسی) کا بیان ہے کہ میں نے ضروری سمجھا کہ اسکی شہرت کے حوالے سے کچھ روشنی ڈال دوں...... بہرحال نوروز والی روایت کو اگر لیں تو پھر نوروز کا معنی تبدیل کریں وگرنہ اسکے مقابل جو دوسری روایات ہیں ان کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

(المہدی المنتظر ص۳۱۲،۳۱۳)

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی حدیث

جناب ابو بصیرؓ نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے ایک روایت نقل کی ہے

آپؑ فرماتے ہیں کہ "قائم عاشورا کے دن قیام کریں گے یہ وہی دن ہے جس میں حضرت حسین (علیہ السلام) بن علی (علیہ السلام) کو قتل کیا گیا، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ عاشورا کا دن ہفتہ، جمعہ کا دن ہوگا، اس دن آپؑ رکن اور مقام ابراہیم (علیہ السلام) کے درمیان کھڑے ہوں گے، جبرائیلؑ آپؑ کے سامنے بیعت کے لئے آواز دے گا، پس زمین کے اطراف سے حضرت امام مہدیؑ کے شیعہ آگے بڑھیں گے، ان کے لئے زمین سمٹ جائے گی، یہاں تک کہ وہ سب آکر ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اس کے بعد حضرت مہدیؑ زمین خدا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح زمین ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی"۔ (الارشاد ج۲ ص۳۷۹، الغیبۃ نعمانی ص۱۸۹، اعلام الوریٰ ص۴۳۰، منتخب الاثر ص۴۲۸، یوم الخلاص ص۳۱۷)

علی بن مہز یار کی روایت

جناب علی بن مہز یار امام پنجم (علیہ السلام) سے روایت بیان کرتے ہیں کہ

''میں حضرت قائم (علیہ السلام) کو دیکھ رہا ہوں کہ رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہیں وہ دن عاشورا کا ہوگا اور وہ دن ہفتہ "جمعہ" کا ہوگا''۔

بہرحال اس ساری بحث سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا ظہور روز عاشورا کو ہونا ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ ظہور کے سال کا عاشورا جمعہ کو ہوگا یا ہفتہ کو ہوگا، جمعہ کا ذکر بھی روایات میں ہے اور ہفتہ کا دن بھی۔ ..خدا کرے وہ وقت جلد آئے جب ہم حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی شیرین اور نفیس رس بھری آواز کو اپنے کانوں سے سنیں اور آپؑ اپنا پہلا خطبہ دے رہے ہوں۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ناصران کا مختصر مدت کے اندر اکھٹا ہو جانا

آپؑ تنہا اور اکیلے ظہور فرمائیں گے، تنہا ہی کعبہ میں آئیں گے، تنہا حرم میں داخل ہوں گے، رات ہو جائے گی آپؑ اکیلے ہوں گے، جب لوگ سو جائیں گے، رات کچھ اندھیری ہوگی جبرائیلؑ، میکائیلؑ اور فرشتوں کی صفیں اتریں گی، جبرائیلؑ آپ سے عرض کریں گے اے میرے سردار! آپؑ کی بات قبول ہوگی اور آپ کا امر نافذ ہوگا حضرت اپنے ہاتھ کو جبرائیلؑ کے چہرے پر پھیریں گے اور یہ جملے پڑھیں گے" وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ "(سورۂ زمر آیت ۷۴)

''حمد اور شکر اس خدا کا ہے جس نے اپنے وعدے کو ہمارے بارے محقق کیا ہے اور ہمیں زمین کا وارث بنایا ہے اور بہشت کے جس حصہ میں چاہیں گے اپنا مسکن بنائیں گے، کیا کہنے؟ کتنے ہی عمل کرنے والوں کا اجر عمدہ اور خوبصورت ہے'' رکن اور مقام کے درمیان آپؑ ٹھہریں گے اور وہیں سے آواز دیں گے۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا اپنے ناصران کو آواز دینا

اے میرے ساتھیو! اے میرے نقیبو! اے میرے انصار! اے وہ جنہیں اللہ تعالی نے میری نصرت کے لئے ذخیرہ کر رکھا ہے!! میرے ظہور سے پہلے روئے زمین پر میرے پاس اپنے اختیار اور ارادے سے آجاؤ   پس آپ کی آواز سب تک پہنچ جائے گی اور وہ اس وقت عبادت میں مصروف ہوں گے کچھ محرابوں میں ہوں گے تو کچھ اپنے بستروں پر لیٹے ہوں گے کچھ مشرق میں تو کچھ مغرب میں، وہ سب کے سب بیک وقت آپ کی آواز سنیں گے، سب کے کانوں میں یہ آواز پڑے گی پس وہ اس آواز کی طرف چل پڑیں گے حاضر جناب، حاضر جناب، کہتے ہوئے اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوں گے ان پر کچھ زیادہ دیر نہ گزرے گی کہ پلک جھپکنے میں وہ سب حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے سامنے موجود ہوں گے۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ۳۱۳، اصحاب

اللہ تعالی نور کو حکم دے گا اور زمین سے آسمان تک ایک ایسی روشنی کا مینارہ بن جائیگا اور اس روشنی کو زمین پر موجود ہر مومن دیکھے گا اور اس سے نورانیت حاصل کرے گا، یہ نور مومنین کے گھروں اور ان کے بند کمروں میں داخل ہوگا، اس نور سے مومنوں کے دلوں کو مسرت ہوگی وہ خوشحال ہونگے جبکہ وہ ابھی تک یہ نہ جانتے ہونگے کہ اہل البیتؑ کے قائم (ع) ظہور فرما چکے ہیں لیکن اس نور اور آواز کے بعد وہ سب کے سب حضرت قائم کے سامنے آن کھڑے ہونگے اور انکی تعداد تین سو تیرہ ہوگی حضرت رسول اللہؐ کے اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق ان کی تعداد ہوگی۔

(الزام الناصب ج ۲ ص ۲۵۲، بشارۃ الاسلام ص ۲۶۸، یوم الخلاص ص ۳۱۸)

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی حدیث

"جس وقت امام (علیہ السلام) کو اذن ملے گا تو آپؑ کے عبرانی نام سے آپؑ کو پکارا جائے گا آپؑ کے تین سو تیرہ اصحاب آپؑ کی آواز پر فوری جمع ہوں گے جس طرح ساون کے موسم

میں بکھری ہوئی بادلوں کی ٹکڑیاں اکٹھی ہو جاتی ہیں یہ اصحاب وہ ہیں جو آپؑ کے انصار میں سب پر مقدم ہوں گے انہیں باقی انصار پر ترجیح حاصل ہوگی باقی انصار پر انہیں تقدم حاصل ہوگا یہ بھی تین طرح کے ہوں گے۔"

۱۔ کچھ وہ ہوں گے جو رات کو بستر پر لیٹیں گے لیکن صبح کو مکہ میں ہوں گے۔

۲۔ کچھ وہ ہوں گے جو دن کے وقت بادل پر بیٹھ کر سفر کریں گے ان کا نام، ان کے والد کا نام، قبیلہ کا نام، شہر کا نام معروف ہوگا، ان کی تصویر بھی واضح ہوگی، اپنے حلیہ وتصویر سے پہچانے جائیں گے ان کا نسب نامہ معلوم ہوگا (گویا پاسپورٹ اور شناختی کارڈ رکھتے ہوں گے جس میں یہ ساری معلومات درج ہوتی ہیں، اور بادل کا طیارہ سے کنایہ ہوسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ ہوائی جہاز پر سفر کر کے مکہ پہنچیں)

۳۔ کچھ پہلے ہی سے مکہ میں موجود ہوں گے جیسا کہ بعض روایات میں درج ہوا ہے۔

راوی میں آپ پر قربان جاؤں ان میں ایمان کے لحاظ سے عظمت والے کون ہوں گے؟

امام (علیہ السلام): جو بادل پر بیٹھ کر آئیں گے اور وہ وہی ہیں جو اچانک غائب ہو جائیں گے (یعنی جہاز سے اتریں گے اور چیکنگ کے مرحلہ میں غائب ہو جائیں گے یا کسی اور مرحلہ پر اور خود کو مکہ پہنچا دیں گے)"۔

سورۂ بقرہ کی آیت ۱۴۸، ان کے بارے ہے" تم جہاں پر بھی قیام پذیر ہوگے اللہ تعالیٰ تم سب کو لے آئے گا"۔

۳۱۳......افراد کا مکہ میں پہنچنا اور رہائش کی تلاش

جناب ابو بصیرؓ نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے اس طرح روایت بیان کی ہے" پس آپؑ کے اصحاب بدر والوں کی تعداد پر ایک سو تیرہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ انہیں مکہ کے اندر ایک رات میں اکٹھا کر دے گا اور وہ شب جمعہ ہوگی پس وہ سب صبح کے وقت مسجد الحرام میں پہنچیں گے اور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) سے ملیں گے۔ ان میں سے ایک آدمی بھی پیچھے نہ رہے گا، یہ

لوگ مکہ کے کوچوں میں پھیل جائیں گے اور اپنے لئے رہائش کی جگہ تلاش کریں گے مکہ والے انہیں سکونت دینے سے انکار کردیں گے کیونکہ ان کے لئے یہ لوگ اجنبی ہوں گے اور ان کی اطلاع میں یہ بات نہیں ہوگی کہ کوئی حاجیوں کا قافلہ مکہ میں وارد ہوا ہو (اور یہ بات اس لحاظ سے بھی سمجھ آتی ہے کہ جو لوگ مکہ وارد ہوتے ہیں ان کا ایک خاص ضابطہ ہے، وہ سب حکومت کی نگرانی میں آتے ہیں اور وہ بھی مخصوص معلمین کے ذریعہ انہیں رہائش گاہیں ملتی ہیں، جب کہ یہ اچانک آئیں گے اور ان کے پاس ایسا کوئی ثبوت نہ ہوگا کہ انہیں لوگ رہائش کے لئے جگہ دے دیں، اس لئے اہل مکہ ان سے سوال کریں گے کہ تم کس کاروان سے ہو، تمہارا معلم کون ہے؟) کیونکہ حج کے لئے یا عمرہ کے واسطے یا تجارت کی غرض سے حکومتی ضوابط کے تحت مکہ والوں کے لئے ثابت نہ ہو سکے گا کہ کوئی قافلہ آیا ہے یہ سب ان کے لئے اجنبی ہوں گے لہذا انہیں رہائش کے لئے مکان دینے سے انکار کردیں گے، لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کہ آج ہم ایک ایسی جماعت کو دیکھ رہے ہیں کہ جنہیں آج سے پہلے ہم نے یہاں پر نہیں دیکھا یہ تو ایک ملک کے باشندے بھی نہیں ہیں اور نہ یہ بادیہ نشین ہیں نہ ان کے ساتھ اونٹ ہیں اور نہ ہی چوپائے یعنی یہ کسی بس اور سواری کے ذریعے بھی نہیں آئے مکہ والے ان کے بارے تعجب کریں گے کہ یہ مکہ میں یکدم کس طرح وارد ہو گئے ہیں؟

مکہ میں بنی مخزوم کے آدمی کا خواب سنانا

پس لوگ اسی پریشانی میں ہوں گے کہ وہ اپنے گھروں کو جا رہے ہوں گے کہ اچانک بنی مخزوم سے ایک مرد لوگوں کی صفوں کو چیرتا ہوا آگے بڑھے گا اور ان لوگوں کے اعلیٰ افسر کے پاس آئے گا اور وہ اس سے کہے گا کہ میں نے آج رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے میں اس خواب کی وجہ سے خوف زدہ ہوں اور مجھے بڑا ہی ڈر لگ رہا ہے کہ کچھ ہونے والا ہے، وہ افسر کہے گا کہ تم وہ خواب بیان کرو، وہ کہے گا میں نے ایک آگ کا دہکتا ہوا بادل دیکھا ہے جو آسمان کی بلندیوں سے نیچے کی طرف آرہا ہے وہ بادل مسلسل نیچے آتا گیا یہاں تک کہ کعبہ کی طرف آ گرا ہے اور اس نے

کعبہ کواپنے دائرہ میں لے لیا۔۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ سبز پروں والی ٹکڑیاں جو اس آگ کے بادل سے باہر نکلی ہیں، ایک غول کی شکل میں ہیں، انہوں نے کعبہ کا چکر لگایا ہے، ماشاء اللہ (جتنا خدا نے ان سے چاہا) پھر وہ سب کی سب مشرق ومغرب کی طرف اڑ کر چلی گئی ہیں اور اس نے راستے کے ہر شہر اور سبزہ زاروں کو جلا کر ویران کر کے رکھ دیا، میں بیدار ہو گیا، میرا دل خوف کے مارے دھڑک رہا تھا تو وہاں پر موجود لوگ اس سے کہیں گے یہ سب تم نے دیکھا ہے تو پھر تم ثقیف قبیلہ کے فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ اور اسے اپنا خواب سناؤ وہ اس کی تعبیر بیان کریگا پس وہ انکے ساتھ اسکے پاس جائیگا اور اسے ویسے ہی پورا خواب سنائے گا (معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی حکومتی اداروں سے مربوط شخص ہوگا اور جن لوگوں کے پاس یہ شخص خواب بتانے کیلئے آئے گا یہ بھی عام لوگ نہیں ہوں گے بلکہ ان کا بھی سرکاری معاملات میں عمل دخل ہوگا)

تو وہ جواب میں کہے گا کہ تم نے رات کو جو عجیب خواب دیکھا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں اس رات اللہ کے لشکروں سے ایک لشکر اتر چکا ہے کہ تم جس کا مقابلہ کرنے کی استطاعت اور قدرت نہیں رکھتے ہو۔

تو وہ لوگ اس سے کہیں گے کہ ہم نے آج کے دن ایک اور عجیب بات دیکھی ہے اور وہ اس سے بیان کریں گے کہ ہم نے ایک ایسے گروہ کو آج مکہ میں دیکھا ہے کہ جو نہ تو کسی سواری سے آئے ہیں نہ ان کو آج سے پہلے یہاں پر دیکھا گیا ہے۔ اور پھر وہ اس سے اٹھ کر چلے جائیں گے اور یہ پروگرام بنائیں گے کہ جو اجنبی گروہ مکہ میں وارد ہو کر مکان کی تلاش میں ہے ان پر حملہ کر دیں یا انہیں گرفتار کر لیں جب کہ ان کے دل میں ان کا بڑا رعب اور دبدبہ پیدا ہو چکا ہوگا۔

البتہ بعض لوگ کہیں گے کہ تم ان پر حملہ کرنے میں جلدی نہ کرو کیونکہ انہوں نے تمہارے خلاف ابھی تک کوئی قدم نہیں اٹھایا اور نہ ہی تمہیں کوئی نقصان دیا ہے اور نہ ہی تمہارے کسی قانون کی انہوں نے خلاف ورزی کی ہے، ہو سکتا ہے ان میں کوئی ایسا شخص ہو جو تمہارے قبائل سے کسی قبیلہ کا ہو اور اگر ان سے کوئی خلاف قانون حرکت مشاہدہ کرو اور وہ تمہارے نقصان کے درپے ہوں تو پھر تم

اور وہ اس جگہ موجود ہو پھر ان سے نمٹ لینا۔ اس کیساتھ ساتھ وہ انکے بارے میں اس طرح تبصرہ کرینگے کہ ہم تو اس جماعت کے لوگوں کو انتہائی عبادت گزار دیکھ رہے ہیں وہ فقط اپنی عبادت میں منہمک ہیں انکے چہرے خوب صورت ہیں وہ نیک لوگ لگتے ہیں، پھر وہ حرم خدا میں موجود ہیں اور جو حرم میں داخل ہو جائے تو جب تک کوئی فساد نہ کرے، کسی حرام کا ارتکاب نہ کرے تو وہ امن میں ہے اس جماعت نے کوئی قدم نہیں اٹھایا اور نہ ہی کوئی فساد کیا ہے تا کہ ان کیساتھ جنگ کا کوئی جواز نکلتا ہو

مخزوم قبیلہ کا سردار

ان لوگوں کا سردار جو مخزوم قبیلہ سے تعلق رکھتا ہوگا (ہوسکتا ہے وہ اس وقت مکہ کی پولیس کا سربراہ یا انتظامیہ کا کوئی بڑا افسر ہو) وہ کہے گا کہ ہم خود کو ان سے محفوظ نہیں سمجھتے ہوسکتا ہے کہ ان کے پیچھے کوئی اور مددگار موجود ہوں، جب ان کی مدد آگئی اور وہ سب اکٹھے ہو گئے تو پھر ان سے مقابلہ مشکل ہو جائے گا اٹھو اور ان کا کام تمام کردو ابھی وہ تھوڑے سے ہیں۔

قبل اس کے کہ ان کی پیچھے سے مدد آجائے کیونکہ یہ جماعت مکہ میں بغیر وجہ کے نہیں آئی ضرور اس کی کوئی پلاننگ اور منصوبہ بندی ہوگی اور وہ کسی پروگرام کے تحت مکہ میں وارد ہوئے ہیں۔

میرے خیال میں تمہارے بزرگ نے خواب کی جو تعبیر بیان کی ہے وہ بچی ہے فی الحال انہیں اپنے شہر میں رہنے دو اور ان پر نظر رکھو اور پھر بیٹھ کر باہمی مشاورت سے موجودہ صورتحال کا جائزہ لو اور پھر اس بارے کوئی اقدام کرو، ان میں سے ایک شخص یہ باتیں سن کر کہے گا ان جیسے لوگ تمہارے پاس آتے رہتے ہیں ان سے ڈرو مت، ان کے پاس نہ تو اسلحہ ہے نہ ہی ان کا کوئی ٹھکانہ ہے نہ ہی ان کے پاس کوئی مضبوط پناہ گاہ ہے یہ تو سب مسافر ہیں آپ کے پاس جائے پناہ لینے آئے ہیں اور اگر ان کے پیچھے کوئی لشکر یا فوج آگئی تو پھر تم سب سے پہلے ان کا کام تمام کرنا یہ تو ایک پیاسے کے واسطے ایک گھونٹ سے زیادہ نہیں ہیں یعنی ان کو قتل کرنا تمہارے لئے قطعی مشکل نہیں ہے۔

مکہ کے لوگوں کی پریشانی

پس مکہ کے لوگ اس دن اسی طرح کی گفتگو کرنے میں مصروف رہیں گے، سوچ بچار کر رہے ہوں گے، کہ اسی حالت میں رات ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ اُن کے کانوں اور آنکھوں پر نیند کو مسلط کر دے گا (بظاہر اس قسم کی باتیں کرنے والے عوام نہ ہوں گے بلکہ مکہ شہر کے ذمہ دار لوگ ہوں گے جن کے پاس فیصلہ کرنے کی اتھارٹی ہوگی یہ ساری باتیں حکومت کے ذمہ دار افراد اور سرکاری افسران کے درمیان ہوں گی)

پس یہ لوگ (حکومتی ذمہ دار افراد) دوسرے دن ایک دوسرے سے نہ مل پائیں گے اور نہ ہی کوئی باہمی مشورہ کر سکیں گے جب یہ جاگیں گے تو اس وقت حضرت قائمؑ کا قیام ہو چکا ہوگا (یہ خبران پر ایٹم بم بن کر گرے گی) حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے انصار آپس میں ایک دوسرے سے اس طرح ملیں گے کو یا سگے بھائی ہوں صبح کے وقت ایک دوسرے سے جدا جدا تھے جب کہ آنے والی رات کو سب اکٹھے ہوں گے۔

حدیث کے اس حصے سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ امامؑ کے ناصران کی آپس میں اس قدر محبت اور دوستی ہوگی کہ جسطرح ایک گھر میں بہن بھائیوں کے درمیان تعلق اور واسطہ ہوتا ہے۔

امام زمانہؑ کے ناصران میں بارہ افراد

یہ بات بھی یاد رہے کہ حضرت کے ناصران میں ۱۱۲ افراد ایسے ہوں گے جو ۳۱۳ میں بڑا ممتاز مقام رکھتے ہوں گے وہ سب سے پہلے امام مہدی (علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن سب کے سب پروانہ وار اس شمع الٰہی کے نور کے گرد چکر لگاتے اور پرواز کرتے نظر آئیں گے تا کہ پوری دنیا کو اپنی وجودی برکات سے بہرہ ور کر سکیں۔

فرشتوں اور آپؑ کے دوسرے ناصران کی آمد

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ناصران فقط یہی نہیں ہوں گے بلکہ

یہ وہ صاحبان ہیں جو باقی ناصران سے پہلے امامؑ تک پہنچیں گے۔ نگران کے علاوہ چالیس ہزار فرشتے آپؑ کی نصرت کے واسطے جبرائیلؑ ومیکائیلؑ واسرافیلؑ کی قیادت میں اتریں گے، اتنی ہی تعداد جنات کی ہوگی حضرت خضر (علیہ السلام) ہوں گے، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) ہوں گے، ان کے اصحاب وانصار بھی ہوں گے، اسی ابتدائی مرحلے ہی میں دس ہزار افراد (پہلے ۳۱۳ والے گروہ کے بعد) جمع ہو جائیں گے، مختلف شہروں اور ملکوں میں آپؑ کے ناصران اور مددگاران کے علاوہ ہوں گے مزید تفصیلات کے لئے کتاب مہدی (علیہ السلام) منتظر ص ۳۱۷ سے ۳۲۸ کا مطالعہ کریں۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا پہلا خطاب

عاشورا کی صبح ہوئی سنیچر کا دن ہوگا (یا جمعہ کا دن ہوگا) جس دن میں حضرت کا ظہور ہوتا ہے . آپؑ مسجد الحرام میں تشریف لائیں گے کعبہ کی طرف رخ کریں گے مقام کی طرف آپ کی پشت مبارک ہوگی، دو رکعت نماز بجالائیں گے، دعا کے بعد کعبہ کے نزدیک ہو جائیں گے، حجر الاسود کو تکیہ بنائیں گے اور اہل عالم کو مخاطب قرار دیں گے، اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائیں گے، محمدؐ وآل محمد (علیہم السلام) پر درود وسلام بھیجیں گے. آپ اپنے خطاب میں اس طرح ارشاد فرمائیں گے۔

''خواتین وحضرات! ہم اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں اور ان حضرات کی مدد چاہتے ہیں جنہوں نے ہماری دعوت کو قبول کرلیا ہے، سب آگاہ ہو جاؤ، ہم تمہارے نبیؐ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے اہل بیتؑ ہیں، ہم تمام لوگوں سے ...اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے زیادہ نزدیک ہیں، جو حضرت آدم (علیہ السلام) کے حوالے سے میرے ساتھ احتجاج کرے کہ میں اپنے حق میں ان کے سانے کا زیادہ حق دار ہوں اور جو حضرت نوح (علیہ السلام) کو درمیان لاکر مجھ سے احتجاج کرنے کا ارادہ کرے تو میں ان کو اپنے لئے لانے کا زیادہ حق رکھتا ہوں، جو حضرت ابراہیمؑ کو درمیان میں لاکر احتجاج کرنا چاہے تو میں ان کو درمیان لانے کا زیادہ حقدار ہوں، جو حضرت محمدؐ کو حوالہ بنائے تو میں سب لوگوں سے زیادہ ان کا حق دار ہوں، اور جو شخص قرآن مجید کو درمیان میں لانا چاہے تو کتاب خدا کا میں زیادہ حقدار ہوں کیا اللہ تعالیٰ اپنی محکم کتاب میں ارشاد نہیں فرماتا ''تحقیق اللہ

تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) نوح (علیہ السلام) وابراہیم (علیہ السلام)، آل عمران کو عالمین پر چن لیا ہے، یہ سب ایک دوسرے کی ذریت اور اولاد ہیں اللہ تعالیٰ سمیع وعلیم ہے۔ (سورۂ آل عمران ص ۳۳)

میں آدم (علیہ السلام) کا بقیہ ہوں، میں نوح (علیہ السلام) کا ذخیرہ ہوں، میں ابراہیم کا انتخاب شدہ ہوں، میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا منتخب اور خلاصہ ہوں اور جو حضرت رسول اللہ کی سنت کو حوالہ بنا کر میرے ساتھ احتجاج کرنا چاہے تو میں زیادہ حضرت رسول اللہ کی سنت سے تعلق رکھتا ہوں، میں تمہیں خداوند کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ جو شخص آج میری بات کو سن رہا ہے وہ اس تک پہنچا دے جو اس جگہ موجود نہیں ہے، میں تم سے اللہ کے حق کا، حضرت رسول اللہؐ کے حق کا اور اپنے حق کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ رسول اللہ کی قربی (قرابت دار) ہونے کے ناطے میرا تمہارے اوپر حق ہے۔

تم نے ہمارا حق نہ دیا، ہمارے اوپر ظلم کیا، ہمارے حقوق کو پامال کیا، ہماری تحقیر کی، ہمیں اپنے شہروں سے دربدر کیا، ہمیں ہمارے خاندان اور اولاد سے دور کیا گیا، ہمارے خلاف بغاوت کی، ہم نے اپنے حق سے دفاع کیا، باطل پرستوں نے ہمارے اوپر اتہام لگایا ہمارے بارے میں اللہ کا خوف کرو، اللہ سے ڈرو، اور ہمیں سبک نہ سمجھو، ہمارا ساتھ دو، ہماری مدد کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا"۔ (الغیبۃ نعمانی ص ۲۱، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۲۳، بشارۃ الاسلام ص ۱۰۲، منتخب الاثر ص ۴۷۲، المہدی من المہد الی الظہور ص ۴۶۲، تاریخ ما بعد الظہور ص ۲۲۹، یوم الخلاص ص ۳۰۲)

اس خطاب کے بعد حضرت اپنے رب رحمان سے مناجات کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے واسطے بلند کریں گے اور بہت ہی حزین آواز میں اس آیت کی تلاوت فرمائیں گے

"امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء" (سورۂ نمل آیت ۶۲)

"وہ ذات کون ہے کہ جب مضطر اور پریشان حال اسے پکارے تو وہ اس کی پکار پر جواب دیتا ہے اور اس سے پریشانی، برائی اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے"۔

حضرت کے خطبہ کے بارے میں روایات اور آپؑ کے ایک ساتھی کا خطاب

پہلا خطاب کرنے سے پہلے کیا ہوتا ہے؟ اس بارے میں مختلف روایات موجود ہیں ان روایات کو مرحوم آیت اللہ خراسانی نے ایک جگہ اکھٹا کیا ہے جن میں یہ آیا ہے "کوہ ذی طوی" (مکہ میں پہاڑ) کے اوپر سے آپ اپنے ۳۱۳ ساتھیوں کے ہمراہ نیچے تشریف لائیں گے اور مسجد میں پہنچیں گے (بحارالانوار ج ۵۲ ص ۳۰۷) سب سے پہلے آپؑ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص گفتگو کرے گا اور لوگوں سے اس طرح خطاب کرے گا۔

اے لوگو!!

"یہ وہ ہستی ہیں جو تمہارا مطلوب ہیں، یہ وہ ہستی ہیں جن کی تلاش میں تم سرگرداں تھے یہ تمہیں اس بات کی دعوت دے رہے ہیں جس کی طرف حضرت رسول اللہؐ نے دعوت دی تھی" یہ سنتے ہی مسجد الحرام میں موجود لوگ یکدم اٹھ کھڑے ہوں گے اور حضرت کی طرف بڑھیں گے (ایسا لگتا ہے کہ حضرت کی طرف بڑھنے والے پولیس والے یا حکومتی ایجنسیوں کے لوگ ہوں گے جو سادہ کپڑوں میں وہاں موجود ہوں گے) لیکن وہ حضرتؑ کو نقصان نہ دے سکیں گے البتہ اس دوران مسجد میں موجود سب لوگ انکے ارشادات کی طرف ہمہ تن گوش ہوں گے اور سب کھڑے ہو کر آپؑ کے فرمودات سنیں گے (شاید ان کا یہ کھڑا ہونا بے اختیاری میں ہوگا اور یہ امامؑ کی عظمت اور شان ہوگی کہ سب کھڑے ہو جائیں گے جس طرح کوئی اپنے قائد اور کسی بزرگ کے احترام کیلئے کھڑا ہو جاتا ہے) پس حضرت امام (علیہ السلام) خطاب شروع کریں گے اور فرمائیں گے۔

اے لوگو! میں فلاں کا بیٹا ہوں، میں پیغمبر اکرمؐ کا فرزند ہوں، میں تمہیں اس بات کی طرف دعوت دیتا ہوں جس کی طرف حضرت محمد مصطفیؐ نے دعوت دی تھی کچھ افراد آپؑ پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کریں گے کہ آپؑ کے ساتھی درمیان میں دفاعی لائن بنا دیں گے اور وہ کچھ بھی نہ کرسکیں گے۔

(بحارالانوار ج ۵۲ ص ۳۰۶)

آپ رکن اور مقام کے درمیان خطاب کے بعد چار رکعت نماز ادا کریں گے (الزام الناصب ج ۲ ص ۲۹۴)

آسمان سے امامؑ کے نام کا اعلان

اسکے بعد آپؑ کے نام کا اعلان آسمان سے بھی ہوگا، اس وقت آپؑ مقام کیطرف پشت کئے ہوں گے اس اعلان کے بعد آپؑ کے اصحاب عرض کرینگے مولاؑ! اب کس بات کا انتظار ہے؟ آپؑ کے نام کا اعلان آسمان سے ہوگیا ہے پس امامؑ کے مبارک ہاتھ تھامے آپکو لوگوں کے سامنے عمومی بیعت کی غرض سے لائیں گے (بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۹۴)

پس آپؑ آئیں گے حجر اسود کا تکیہ لیں گے پہلا کلام آپؑ یہ فرمائیں گے "بقیة الله خیر لکم ان کنتم مومنین" (سورۂ ہود آیت ۸۶) اللہ کا بقیہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم مومنین سے ہو تو!! پھر فرمائیں گے میں بقیۃ اللہ ہوں، اس سارے پروگرام اور مقدمات کے بعد آپ اپنا خطاب شروع کریں گے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ناصران کا آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کرنا

جب حضرت اپنا خطاب مکمل کریں گے تو حرم کے اندر جو پولیس اور حکومتی کارندے ہوں گے ان کی کوشش یہ ہوگی کہ وہ آپؑ کو بھی نفس زکیہ کی مانند حرم کے اندر قتل کر ڈالیں یا کم از کم آپؑ کو قیدی ہی بنالیں لیکن آپؑ کے اصحاب پھرتی سے کام لیں گے اور آپؑ کو ان کے شر سے محفوظ رکھیں گے، حضرت جبرائیلؑ پشت کعبہ سے اتریں گے اور پہلے فرد وہی ہوں گے جو آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور آپؑ سے عہد و پیمان باندھیں گے۔

بیعت لینے کا طریقہ اور انداز

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں اے مفضل! حضرت قائمؑ اپنی پشت حرم (کعبہ) سے لگائیں گے اور اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں گے جب اپنے ہاتھ کو آگے بڑھائیں گے تو حیرت انگیز نور چمکے گا، اور کہیں گے یہ اللہ کا ہاتھ ہے، یہ ہاتھ اللہ کی جانب سے ہے، اور اللہ کے حکم سے یہ ہاتھ بڑھا ہے، پھر آپ اس آیت کی تلاوت فرمائیں گے" جو لوگ آپکی بیعت کرتے ہیں تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی بیعت کریں گے، اللہ کا ہاتھ سب کے ہاتھوں پر ہے اور جو بیعت کو توڑ ڈالے گا تو اللہ سے ہی اپنی بیعت کو توڑے گا" (سورۂ فتح آیت ۱۰)

پس پہلا شخص جو آپؑ کے ہاتھ کا بوسہ لے گا وہ حضرت جبرائیلؑ ہوں گے پھر حضرت جبرائیلؑ آپؑ کی بیعت کرینگے اور پھر دیگر فرشتے بیعت کریں گے، پھر جناب کے نجباء بیعت کریں گے، انکے بعد نقباء بیعت کریں گے، لوگ مکہ میں اس حالت میں صبح کریں گے.

پھر ہر شخص سوال کررہا ہوگا کہ یہ شخص جو کعبہ میں موجود ہیں کون ہیں؟ اوران کے ہمراہ اتنی مخلوق کون ہیں؟ اوررات کو جونشانی اور علامت ہم نے مشاہدہ کی ہے یہ کیا تھی؟ اس جیسی علامت تو پہلے نہیں دیکھی گئی۔ (بشارۃ الاسلام ص ۲۶۸، الزام الناصب ج ۲ ص ۱۵۷، یوم الخلاص ص ۳۲۰)

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ "گویا میں حضرت قائم کو دیکھ رہاہوں یوم عاشورا ہے، ہفتہ کا دن ہے (جمعہ کا دن ہے) رکن اور مقام کے درمیان آپؑ کھڑے ہیں، جبرائیلؑ آواز دے رہے ہیں، اللہ کے لئے بیعت کرو، یہ ہی تو وہ ہیں جو زمین کو عدالت وانصاف سے آباد کردیں گے جس طرح وہ ظلم وجور کی وجہ سے ویران ہو چکی ہوگی"۔

حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کی کعبہ میں آمد

جناب محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے اس طرح نقل کیا ہے کہ

"ایسا لگ رہا ہے کہ جبرائیلؑ ایک سفید پرندہ کی شکل میں کعبہ کے میزاب (پرنالہ) پر موجود ہیں اور اللہ کی پہلی مخلوق آپ ہی ہوں گے جو آکر حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی بیعت کریں گے اور تین سو تیرہ افراد ان کے بعد بیعت کریں گے۔

جس شخص نے اس پر خطر اور مشکل راستہ کا امتحان دیا ہوگا اور کامیاب رہا ہوگا وہ اس جگہ سے بچ جائے گا کچھ سفر کی تھکان برداشت کرتے ہوئے آئیں گے، اور کامیاب رہے ہوں گے اور کچھ بستر پر سوئیں گے اور پھر وہاں موجود نہ ہوں گے وہ بھی سیدھے حضرتؑ کی خدمت میں آجائیں گے۔

حضرت امیرالمومنینؑ کے قول "المفقودون من فراشھم" کا معنی یہی ہے اور اللہ تعالی کے اس فرمان کا معنی بھی یہی ہے "پس تم سب نیک اعمال کی طرف تیزی دکھاؤ جہاں پر بھی تم ہوگے تو اللہ

تعالیٰ تم سب کو یکدم لے آئیگا" پھر آپؑ نے فرمایا "الخیرات" سے مراد ہم اہل بیتؑ کی ولایت ہے (سورۂ بقرۃ آیت ۱۴۸)(الغیبۃ نعمانی ص ۲۴۲، منتخب الاثر ص ۴۷۲، تاریخ مابعد الظہور ص ۲۶۵)

حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کی آمد کی تفصیل

جناب مفضلؒ بن عمر نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے اس طرح نقل کیا ہے

''اللہ تعالیٰ جبرائیلؑ کو بھیجے گا، جبرائیلؑ آئیں گے اور آ کر مقام حطیم پر اتریں گے اور امامؑ سے سوال کریں گے کہ آپؑ کس بات کی طرف دعوت دے رہے ہیں؟

حضرت قائم (علیہ السلام) ان کو اپنی دعوت کی تفصیل بیان کریں گے پس جبرائیلؑ کہیں گے میں وہ پہلی فرد ہوں جو آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کرے گی آپؑ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں گے پس حضرت جبرائیلؑ آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور ان کے بعد آپؑ کے پاس تین سو تیرہ افراد آئیں گے اور وہ بھی آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

آپؑ مکہ ہی میں قیام فرمائیں گے یہاں تک کہ آپؑ کے اصحاب کی تعداد دس ہزار ہو جائے گی پھر آپؑ ان کے ہمراہ مدینہ کی طرف روانہ ہوں گے۔

(مقام حطیم کعبہ اور حجر الاسود کے درمیان کی جگہ ہے جو روئے زمین کی معزز ترین جگہ ہے)

بیعت لینے کی کیفیت اور شرائط

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے جناب جعفر جعفیؒ سے اس طرح فرمایا کہ

''رکن اور مقام کے درمیان تین سو تیرہ سے اوپر افراد آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے ان کی تعداد بدر والوں کے برابر ہوگی، ان میں مصر کے نجباء ہوں گے، شام کے ابدال ہوں گے، عراق کے اخیار ہوں گے۔

(الغیبۃ شیخ الطوسی ص ۲۸۴، منتخب الاثر ص ۴۶۸، بشارۃ الاسلام ص ۲۰۴، تاریخ مابعد الظہور ص ۲۷۵)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ناصران کا اپنے امامؑ سے عہد نامہ

آپ (علیہ السلام) اپنے انصار سے عہد و پیمان لے لیں گے تو حضرت علی (علیہ السلام) کے بیان کے

مطابق اس بیعت نامہ کا مضمون کچھ اس طرح سے ہوگا،

آپؐ نے فرمایا" حضرت مہدی (علیہ السلام) اپنے انصار سے بیعت لیں گے کہ

۱۔ وہ چوری نہ کریں گے۔
۲۔ زنا، نہ کریں گے۔
۳۔ کسی مسلمان کو گالی نہ دیں گے۔
۴۔ جس کا قتل جائز نہیں اس کا قتل نہ کریں گے۔
۵۔ کسی محترم کی ہتک نہ کریں گے۔
۶۔ کسی کے گھر پر چڑھائی نہ کریں گے۔
۷۔ کسی کو ناحق نہ ماریں گے۔
۸۔ سونا چاندی اکٹھا نہ کریں گے۔
۹۔ اور نہ ہی گندم اور جو کا ذخیرہ کریں گے۔
۱۰۔ یتیم کا مال نہ کھائیں گے۔
۱۱۔ جس بات سے آگاہ ہوں گے اسی کی گواہی دیں گے۔
۱۲۔ کسی مسجد کو ویران نہ کریں گے۔
۱۳۔ نشہ آور اشیاء استعمال نہ کریں گے۔
۱۴۔ ابریشم خالص نہ پہنیں گے۔
۱۵۔ سونے کی بیلٹ نہ باندھیں گے۔
۱۶۔ ڈاکہ نہ ڈالیں گے اور نہ کسی کا راستہ روکیں گے۔
۱۷۔ مسافروں کو خوف زدہ نہ کریں گے۔
۱۸۔ اغلام بازی نہ کریں گے۔
۱۹۔ غذائی اجناس کا ذخیرہ نہ کریں گے۔

۲۰۔ تھوڑے پر قناعت کریں گے۔

۲۱۔ خوشبو کا استعمال کریں گے۔

۲۲۔ نجاست اور پلیدی سے بچیں گے۔

۲۳۔ معروف (نیکی) کا حکم دیں گے۔

۲۴۔ منکر (برائی) سے روکیں گے۔

۲۵۔ موٹا اور کھردرا لباس پہنیں گے۔

۲۶۔ خاک کو اپنے لئے تکیہ بنائیں گے۔

۲۷۔ اللہ کی راہ میں اس طرح جہاد کریں گے جس طرح جہاد کرنے کا حق ہے۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا اپنے انصار سے وعدہ

اس کے بعد آپؑ اپنی جانب سے اعلان فرمائیں گے کہ آپ،

۱۔ اس وقت چلیں گے جب وہ (انصار) چلیں گے۔

۲۔ وہ لباس پہنیں گے جو وہ پہنیں گے۔

۳۔ وہ سواری استعمال کریں گے جو، ان کی ہوگی۔

۴۔ وہاں ہوں گے جہاں وہ چاہیں گے۔

۵۔ تھوڑے پر راضی ہوں گے۔

۶۔ اللہ کی مدد سے زمین کو عدالت سے آباد کردیں گے جس طرح زمین ظلم و جور سے ویران ہو چکی ہوگی (عدالت کا نفاذ اور ظلم کا خاتمہ کردیں گے)

۷۔ اللہ کی اس طرح عبادت کریں گے جس طرح عبادت کرنے کا حق ہے۔

۸۔ اپنے لئے نہ حاجب قرار دیں گے اور نہ ہی آپؑ کا کوئی دربان ہوگا۔

بیعت کے مراسم کی تکمیل کے بعد

حرم خدا میں جب بیعت کے مراسم مکمل ہو جائیں گے تو جبرائیلؑ اٹھ کھڑے ہوں گے اور حضرتؑ

کے نام کی آواز دیں گے۔

ابان بن تغلب کی روایت

ابان بن تغلب نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے روایت نقل کیا ہے کہ

"حضرت جبرائیلؑ آپؑ کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت کریں گے حضرت جبرائیلؑ سفید پرندے کی شکل میں آسمان سے اتریں گے پھر حضرت جبرائیلؑ اپنا ایک قدم کعبۃ اللہ پر رکھیں گے اور دوسرا قدم بیت المقدس پر رکھیں گے پھر بڑے واضح، ہر ایک کو سمجھ آنے والی آواز بلند کریں گے اس آواز کو ساری مخلوقات سنیں گی "اللہ کا امر آ گیا ہے، تم اس بارے جلد بازی سے کام نہ لینا"۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۸۳، بشارۃ الاسلام ص ۲۵۹، یوم الخلاص ص ۳۱۹، المہدی من المہد الی ص ۳۳۰، السلیمانی ص ۱۳۵)

سورۂ ق کی آیت ۴۱، ۴۲، ۴۳ اس مطلب کو بیان کر رہی ہے۔ "اس آواز کو غور سے سنو! جو قریب ہی سے آواز دے رہا ہوگا اور اس دن صیحہ برحق (حق کی اس آواز) کو وہ سب سنیں گے اور وہی دن خروج کا دن ہے"۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ "حضرت قائمؑ کے نام سے نداء دینے والا منادی نداء دے گا انکے باپ کا نام بھی لے گا اس آیت میں جو صیحہ کا ذکر ہو رہا ہے اس سے مراد آسمان سے آنے والی اچانک آواز ہے اور وہی دن حضرت قائمؑ کے خروج کا دن ہے۔

اسی حدیث کا تسلسل ہے جس بات کو سہل (شہر) بن حوشب نے حضرت رسول اللہؐ سے نقل کیا ہے "ماہ رمضان میں آواز آئے گی، شوال میں فوجیں جنگ کے واسطے اکٹھی ہوں گی، ذوالقعدہ میں قبائل آپس میں لڑیں گے، ذوالحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، محرم میں منادی آسمان سے نداء دے گا اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ خدا کی مخلوق میں خدا کا انتخاب حضرت امام مہدی (علیہ السلام) تشریف لے آئے ہیں ان کی بات کو پوری توجہ سے سنو اور تم سب ان کی اطاعت کرو"۔

(منتخب الاثر ص ۴۴۷، ۴۵۱، یوم الخلاص ص ۵۳۵)

آسمان سے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے نام کی آواز

مفضل بن عمر نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا "اس دن یعنی روز عاشورا جس وقت سورج طلوع کرے گا اور اس کی روشنی پھیل جائے گی، سورج کے واسطے سے واضح عربی زبان میں لوگوں سے خطاب ہوگا جو کہ آسمانوں اور زمینوں میں موجود ہیں وہ سب کے سب اس آواز کو سنیں گے وہ آواز اس طرح ہوگی "یامعشر الخلائق هذا مهدی آل محمدؐ" اے مخلوقات! توجہ سے سنو، یہ مہدیؑ آل محمدؐ ہیں اور پھر آپؑ کے جدامجد رسول اللہ کا نام لے گا، ان کی کنیت سے پکارے گا اور ان کے نسب کو بیان کرے گا۔

ہر ذی روح آپ (علیہ السلام) کی آواز سنے گی

مخلوق میں سے ہر ذی روح آپؑ کی آواز کو سنے گا اور خشک وتر میں رہنے والی مخلوق، شہروں میں رہنے والے، دیہاتوں میں رہنے والے، سب کے سب، آپؑ کی طرف متوجہ ہوں گے اور سب ایک دوسرے سے اس بارے میں گفتگو کریں گے اور جو کچھ انہوں نے سنا ہے اس کے متعلق ایک دوسرے سے دریافت کریں گے۔

حضرت امام علی رضا (علیہ السلام) اس بارے میں یوں فرماتے ہیں "وہ وہی ہیں جو آسمان سے آواز دیں گے اس آواز کو ساری مخلوقات سنیں گی، وہ سبکو حضرت کی طرف دعوت دیگا وہ کہے گا "الا ان حجة الله قد ظهر عند بيت الله الحرام فاتبعوه فان الحق معه وفيه" لوگو! آگاہ ہو جاؤ حجت خدا (عج) بیت الحرام کے پاس ظہور فرما چکے ہیں پس تم سب کے سب ان کی پیروی کرو کیونکہ حق ان کے ساتھ ہے اور حق ان کے عمل و کردار میں ہے"۔

(بشارۃ الاسلام ص ۱۶۱، ۲۶۹، یوم الخلاص ص ۵۲۳، المہدی من المہدی الی الظہور ص ۱۳۱ اعلام الوری ص ۴۰۸، یوم الخلاص ص ۵۲۵)

ایک ضروری بات

یہ بات اس جگہ بیان کرنا ضروری ہے کہ جو کچھ احادیث سے ہم نے سمجھا ہے اور گذشتہ صفحات میں ان احادیث کو بیان کرچکے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے متعلق

تین مرتبہ آسمان سے آواز دی جائے گی اور لوگ اس کو واضح سنیں اور سمجھیں گے۔

پہلی ندا

ماہ رجب میں ہوگی اور یہ بھی تین طرح کی ہے

دوسری ندا

ماہ رمضان میں ہوگی ۲۳ رمضان کی رات ہوگی اور صیحہ آسمان سے ہوگا۔

تیسری ندا

ماہ محرم میں روز عاشورا کو آئے گی کہ حضرت امام العصر (علیہ السلام) اسی دن اپنے قیام کا اعلان فرمائیں گے۔

اس ندا اور بیعت کے مراسم کعبۃ اللہ میں ادا ہونے کے بعد، حضرت امام مہدی (علیہ اسلام) مکمل طور پر مکہ پر غالب آجائیں گے، آپؑ مکہ ہی میں رہیں گے یہاں تک کہ آپؑ کے ناصران کی تعداد دس ہزار ہو جائیگی جو آپؑ کے گرد اگرد اکھٹے ہونگے اس دوران حضرت امام مہدی (علیہ السلام) مکہ کے اندر موجود مختلف گروہوں، قبیلوں اور خاندانوں سے رابطہ کریں گے اور اس طرح اپنی عالمی تحریک کیلئے حالات سازگار بنائیں گے۔

مکہ کے اندر انجام دیئے جانے والے امور

اس اعلان کے بعد آپؑ اپنے فوجیوں اور لشکریوں کے بارے قوانین وضوابط کا بھی اعلان کریں گے نیز مکہ میں آپؑ درج ذیل کاموں کو انجام دیں گے۔

۱۔ مسجد الحرام کے لئے وہی حدود دوبارہ بحال کردیں گے جو حضرت ابراہیمؑ نے اس مسجد کے لئے متعین کی تھیں ان حدود کو جاننے کے لئے روضۃ المتقین ج ۲ ص ۱۹۴ اور من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۴۹ میں رجوع کریں۔

۲۔ مقام ابراہیم (علیہ السلام) کو اس کی اصلی اور پہلی جگہ پر واپس لائیں گے جیسا کہ رسول اللہؐ

کے زمانہ میں تھا کہ یہ مقام کعبۃ اللہ کے ساتھ ملا ہوا تھا۔

۳۔ جنکے واجب طواف ہیں ان کی سہولت کے واسطے۔ ...تا کہ وہ واجب طواف انجام دے کر دیگر کاموں کو انجام دیں لہذا مستحبی طواف کرنے سے اس دوران روک دینگے۔

۴۔ شیبہ قبیلہ والوں کے ہاتھ کاٹ ڈالیں گے کہ وہ لوگ کعبہ کے اموال کی چوری کرتے رہے ہونگے (بہت عرصہ تک شیبہ قبیلہ والے کعبۃ اللہ کے متولی رہے) (اسد الغابۃ ج ۳ ص ۷، ۳۷۲)

ادھر مکہ ہی میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے جانثاروں کی تعداد دس ہزار ہو جائے گی، آپؑ اس کے بعد مدینہ کی طرف چلیں گے اور پھر وہاں سے ایران کے مرکزی شہر شیراز میں مقام اصطخر پر پہنچیں گے پھر وہاں سے آپؑ کوفہ کی جانب آئیں گے جو کہ آپؑ کی عالمی اسلامی حکومت کا مرکز ہوگا اور آخر میں بیت المقدس کا رخ کریں گے تا کہ وہاں پر جا کر فتنہ پردازی اور شرپسندوں کے ہاتھوں کو کاٹ دیں اور لوگوں کو ان کے شر و فساد سے بچالیں "انشاء اللہ"

(الغیبۃ نعمانی ص ۱۶۵، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۵۱، ۳۶۱)

بیابان اور صحرا میں سفیانی کے لشکریوں کا زمین کے اندر دھنس جانا

سفیانی جسے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کی اطلاع مل چکی ہوگی وہ حجاز کی جانب اپنی افواج کو بھیجے گا وہ ۱۲ محرم کو مدینہ میں داخل ہوں گے اس کی فوج کا سپہ سالار قبیلہ کلب سے ہوگا جسے خزیمہ کہا جاتا ہوگا اس کی بائیں آنکھ اندھی ہوگی اس کی آنکھ پر ایک ضخیم اور دبیز پردہ چڑھا ہوا ہوگا وہ مدینہ میں ابوالحسن اموی کے گھر آ کر ٹھہرے گا، اموی افواج تین دن مدینہ میں ٹھہریں گی اس شہر کو وہ غارت کریں گے، مدینہ والوں کا قتل عام کریں گے، ان کا خون بہائیں گے مردوں کو مار ڈالیں گے، عورتوں اور لڑکیوں کو قیدی بنالیں گے، حضرت رسول اللہؐ کے منبر کو توڑ ڈالیں گے، آپؐ کی قبر مبارک منہدم کر دیں گے، ان کے حیوانات اور جنگی سواریاں مسجد نبوی میں پڑاؤ ڈالیں گی، اس کے بعد سفیانی کی افواج مکہ کا رخ کریں گے تا کہ وہاں پر جو نئی تحریک اٹھی ہے اسے دبا سکیں اور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) (العیاذ باللہ) اور ان کے حامیوں کو ختم کر سکیں ہماری

احادیث میں سفیانی کے لشکر کی تباہ کاریوں اور ویرانیوں کو طوفانی سیلاب سے تشبیہ دیا گیا ہے

(بحار الانوار ج ۵۲، ص ۲۲۳)

سفیانی کا لشکر وادی بیداء میں

سفیانی کی افواج مکہ اور مدینہ کے درمیان وادی بیداء میں پہنچ جائیں گی (یہ علاقہ ذات الجیش کے علاقہ کے پہاڑی سلسلہ میں ایک وسیع وادی ہے جو سفید رنگ کا دشت ہے مدینہ سے مکہ کی جانب ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے یہ علاقہ بدر کبریٰ کے علاقہ کے نزدیک ہے)

سفیانی کی افواج ۱۵ محرم الحرام کی رات کو اس علاقہ میں وارد ہوں گی رات کو اسی جگہ قیام کریں گی اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیلؑ کو حکم دے گا اور جبرائیلؑ غضب ناک آواز بلند کرے گا اور اس زمین سے کہا جائے گا اے بیداء (بیابان) اس ظالم اور ستمگر جمعیت اور فوج کو زندہ نگل جاء، زمین انہیں ان کے تمام ساز و سامان سمیت نگل لے گی فقط دو آدمی زندہ بچ جائیں گے جن کا تعلق جھینیہ قبیلہ سے ہوگا ایک کا نام بشیر ہوگا دوسرے کا نام نذیر ہوگا لیکن جبرائیلؑ ان کے منہ پر ایسا تھپڑ رسید کرے گا کہ دونوں کے منہ پیچھے کی طرف مڑ جائیں گے۔

بشیر اور نذیر کا انجام

بشیر حضرت جبرائیلؑ کے حکم سے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی خدمت میں جائے گا اور انہیں سفیانی کے لشکر کی تباہی اور ہلاکت کی خبر دے گا پھر وہ حضرتؑ کے ہاتھ پر توبہ کرے گا حضرتؑ بھی اس پر مہربانی کریں گے اور اس کی شکل وصورت پہلے کی مانند ہو جائے گی نذیر شام کی طرف سفیانی کو ڈرانے اور اسے اس واقعہ سے خبردار کرنے کیلئے جائے گا اسے اطلاع دینے کے بعد وہ اسی جگہ مر جائے گا۔

مکہ میں امن

اس واقعہ کے بعد مکہ پر امن ہو جائے گا دنیا کے حکمرانوں کا شر ختم ہوگا اور کوئی ایک بھی اس واقعہ کے بعد اس نئے رہبر اور اس کی جماعت کے خلاف جنگ کرنے کے لئے مکہ کی جانب

کارخ کرنے کی جرأت نہ کرے گا اور جہاں سے افواج مکہ کی جانب روانہ ہوئی تھیں وہ اسی جگہ سے واپس ہوجائیں گی اور نئی طاقت کے خلاف جنگ لڑنے کا ارادہ ترک کر دیں گے اور یہ اس لئے ہوگا کہ وہ ڈر جائیں گے کہ کہیں ان کا انجام بھی سفیانی کی افواج جیسا نہ ہو کیونکہ اس واقعہ کی اطلاع پوری دنیا میں پھیل جائے گی اور ہر ایک کو اس کی خبر ہو جائے گی اور ان کی ہلاکت کی کیفیت سے آگاہ ہوں گے۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی مکہ سے مدینہ کی جانب روانگی

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) مکہ میں اپنی دس ہزار پر مشتمل فوج کے سپاہیوں کو مرتب کرنے اور انہیں ترتیب دینے اور ہدایات دینے میں مصروف ہوں گے، آپؑ ان کو مدینہ کی طرف روانہ کریں گے، آپؑ کی افواج اس علاقہ تک جا پہنچیں گی جہاں پر سفیانی کی افواج ہلاک اور زندہ درگور ہوئی تھیں۔ ... حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اپنے ناصران اور سپاہیوں کو اس جگہ کا معائنہ کروائیں گے۔

سفیانی جس کی فوج کا بڑا حصہ حجاز کے بیابان میں ہلاک ہو چکا ہوگا اور ایک اور حصہ کو، کوفہ میں سید خراسانی اور سید یمانی کے ہاتھوں شکست ہو چکی ہوگی ان دو بڑی ہزیمتوں کے بعد وہ کوشش کرے گا کہ شام میں رہ کر اپنی افواج کو نئے سرے سے منظم کرے اور خونی جنگ کو دمشق سے بیت المقدس تک بپا کرے اور اس علاقہ میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی افواج کو آنے سے روکے، یہ جنگ بہت بڑی جنگ ہوگی، حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اپنے ظہور کے بعد سب سے بڑی جنگ اپنے دشمنوں کے خلاف اس علاقہ میں آ کر لڑیں گے، سفیانی اور اس کے مغربی اتحادی مل کر حضرتؑ کا مقابلہ کریں گے، غیر معمولی واقعات و حالات جو رونما ہوں گے، ایک بڑی جنگ کے بعد آخر کار حضرت امام مہدیؑ کامیاب ہوں گے، ظالموں پر آپؑ کو فتح ملے گی، دشمنوں کے شر اور فساد کا خاتمہ ہوگا، اور پوری زمین پر آپؑ کی حکومت قائم ہو جائے گی، یہودیوں کا خاتمہ ہوگا، سفیانی کی حکومت کا خاتمہ ہوگا، آپؑ اپنی برکات سے پوری انسانیت کو بہرہ ور کریں گے۔

یہ اس کتاب میں طے ہے کہ آپؑ کے ظہور سے چھ ماہ پہلے ہونے والے واقعات اور حالات کو بیان کریں لہذا ظہور کے بعد اور آپؑ کی حکومت سے جو مخلوقات کو فوائد حاصل ہوں گے اور اس حکومت کا دائرہ اور اس کی برکات کو اس جگہ بیان کرنے سے معذور ہیں۔

اس بارے تاریخ بعد از ظہور آیت اللہ شہید محمد صادق صدر کی اور عصر ظہور شیخ علی الکورانی کی جو اردو میں سید اختار حسین کا ترجمہ ہے، اس میں پڑھیں۔ خداوند سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے ولی کے یاوران اور ناصران سے قرار دے اور حضرت کی حکومت کے ظہور اور ظہور کے بعد والے تمام مراحل میں ہم بھی شریک ہوں اور آپؑ کی حکومت کی برکات سے مستفید ہوں۔

سفیانی کے لشکر کی تباہی کے متعلق احادیث

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

''حضرت قائم (علیہ السلام) کے لئے پانچ علامات حتمی ہیں۔

۱۔ سفیانی ۲۔ یمانی ۳۔ آسمان سے یکدم آواز کا آنا ۴۔ نفس زکیہ کا قتل ہونا

۵۔ بیداء میں زمین کا لشکر کو نگل لینا، زمین بیداء کا دھنسنا''

(الغیبۃ نعمانی ص ۱۶۹، اعلام الوریٰ ص ۴۲۶، منتخب الاثر ص ۴۵۸، بشارۃ الاسلام ص ۱۱۹)

اصبغ بن نباتہ حضرت علی (علیہ السلام) سے روایت بیان کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا:

''سفیانی کا سرخ پرچم کیساتھ خروج کرتا ہے، اس کی فوج کا کمانڈر بنی کلب کا ایک مرد ہوگا، سفیانی کی افواج کے بارہ ہزار سوار مکہ اور مدینہ کا رخ کریں گے (دوسری روایت میں ستر ہزار سپاہی ہیں شاید وہ سب ان سواریوں پر ہوں گے جن سواریوں کا ذکر اس روایت میں ہے) اس لشکر کی کمان بنی امیہ کے ایک مرد کے ہاتھ میں ہوگی جسے خزیمہ کہا جاتا ہوگا جو بائیں آنکھ سے اندھا ہوگا اور اس کی آنکھ پر بڑی جھلی ہوگی، مردوں جیسی شباہت رکھتا ہوگا، مردوں جیسا ہوگا، اپنے پرچم سمیت وہ مدینہ میں آئے گا اور مدینہ میں ابوالحسن اموی کے گھر قیام کرے گا، پھر اپنے سپاہیوں کی ایک جماعت خاندان پیغمبر اکرمؐ کے ایک شخص کی طرف بھیجے گا جس کے گرد شیعہ جمع ہوں گے پھر وہ

سلطان قبیلہ کے ایک کمانڈر کی قیادت میں افواج کو مکہ کی طرف روانہ کرے گا، مکہ کے راستہ میں ایک سفید صحراء میں پہنچیں گے، اور اس صحراء کی زمین میں پورا لشکر دھنس جائے گا فقط دو آدمی اس پورے لشکر سے بچ جائیں گے تا کہ یہ دوسروں کے واسطے نشان عبرت ہوں، اللہ تعالی ان کے چہروں کو پیٹھ کی طرف پھیر دے گا"۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۷۳، الزام الناصب ج ۲ ص ۱۱۹، بشارۃ الاسلام ص ۵۸، یوم الخلاص ص ۶۷۷)

قرآنی آیات کی تاویل کا دن

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے فرمان کے مطابق درج ذیل آیات کی تاویل اس دن ظاہر ہوگی سورۂ سباء آیت ۵۱ تا ۵۴ "اور اگر آپ وہ وقت ملاحظہ کریں جب کہ یہ کفار (باغی گروہ) گھبرائے پھریں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور قریب کی جگہ سے گرفتار کر لئے جائیں گے اس وقت کہیں گے کہ ہم اس قرآن پر ایمان لائے لیکن اس قدر دور جگہ سے (مطلوبہ چیز) کیسے ہاتھ آسکتی ہے؟ اس سے پہلے تو انہوں نے اس سے کفر کیا تھا اور دور دراز سے پردہ حائل کر دیا جیسے کہ اس سے پہلے بھی ان جیسوں کیساتھ کیا گیا وہ بھی انہی کی طرح شک و تردد میں پڑے ہوئے تھے"۔

سورۂ نساء آیت ۴۷ "اے اہل کتاب! جو کچھ ہم نے نازل فرمایا ہے جو اس کی بھی تصدیق کرنے والا ہے جو تمہارے پاس ہے اس پر ایمان لاؤ اس سے پہلے کہ ہم چہرے بگاڑ دیں اور انہیں لوٹا کر پیٹھ کی طرف کر دیں یا ان پر لعنت بھیجیں جیسے ہم نے ہفتہ کے دن والوں پر لعنت کی اور اللہ کا کام تو کیا ہوا ہے (حتمی ہے)"۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے ایک اور جگہ فرمایا کہ

"سفیانی اپنا لشکر مدینہ بھیجے گا اس کے فوجی مدینہ کو ویران کر دیں گے قبر اطہر کو منہدم کر دیں گے اور مسجد رسول کو ان کی سواریاں آلودہ کر دیں گی"۔

جناب حذیفہ یمانیؓ نے حضرت پیغمبر اکرمؐ سے روایت نقل کی ہے کہ

"دوسری فوج مدینہ میں وارد ہوگی تین دن رات مدینہ کو لوٹیں گے پھر مدینہ سے نکل کر مکہ کا رخ کریں گے جب وہ بیداء وادی میں پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل کو بھیجے گا اور جبرائیلؑ کے لئے اللہ کا حکم ہوگا کہ جاؤ اور اس لشکر کو ہلاک کردو پس جبرائیلؑ اپنے پاؤں کی ایک ٹھوکر مارے گا کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اسی زمین میں ہلاک کردے گا ان میں سے دو مردوں کے سوا کوئی نہیں بچے گا وہ دونوں جھینیہ قبیلہ سے ہوں گے۔ اسی حوالے سے یہ بات کہی گئی ہے کہ جھینیہ قبیلہ کے پاس یقینی خبر موجود ہے اور سورۂ سباء کی آیت ۵۱ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان کا اشارہ اسی طرف ہے"۔

سفیانی کا لشکر حضرت امام مہدیؑ کی تلاش میں

جابر بن یزید الجعفی نے حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے روایت نقل کی ہے کہ

"سفیانی مدینہ کی جانب ایک لشکر روانہ کرے گا اس وقت حضرت امام مہدی (علیہ السلام) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے سفیانی کے لشکر کا امیر اس بات سے آگاہ ہو جائے گا کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) مدینہ سے مکہ چلے گئے ہیں لہٰذا وہ ایک لشکر کو ان کے پیچھے مکہ کی جانب بھیجے گا وہ لشکر اس کو نہ پاسکے گا۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) مکہ میں اس طرح خوف کے عالم میں داخل ہوں گے جس طرح موسیٰ (علیہ السلام) بن عمران کی حالت تھی۔ (سورۂ قصص آیت ۱۸، ۲۱)

لشکر کا کمانڈر اپنے لشکر سمیت بیداء میں اترے گا آسمان سے ندا دینے والا آواز دے گا اے بیداء زمین ان سب کو ہلاک کردے انہیں زندہ نگل جا۔

(حوالہ جات: کشف الغمہ ج ۳ ص ۲۶۵، الزام الناصب ص ۱۶۸ سے ۱۷۱، تفسیر العیاشی ج ۱ ص ۲۹۸، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۳۶، ۲۵۲، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۱۳۳، ص ۱۶۰، الملاحم والفتن ص ۶۰، ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۸۲، ۲۳۸، بشارۃ الاسلام ص ۱۰۲)

ایک چوپان کی سفیانی کے لشکر کے بارے میں گفتگو

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے ایک اور حدیث میں فرمایا "سفیانی، ابوسفیان بن حرب کی نسل سے ہوگا وہ اس کی طرف (مکہ والوں کی جانب) ایک لشکر روانہ کرے گا جو چاندنی رات میں بیداء کی سرزمین پر اتریں گے اس جگہ سے ایک چوپان گزرے گا وہ اپنے آپ سے کہہ

رہا ہوگا (اس آواز کو سب لشکر والے سنیں گے) مکہ کے لوگ کتنے بے چارے ہیں کہ یہ لشکران پر کیا مصیبت لائیں گے؟ پھر وہ وہاں سے چلا جائے گا بعد میں جب وہ اسی جگہ سے واپسی پر گزرے گا تو ان کو وہاں پر نہ پائے گا تو وہ کہے گا سبحان اللہ؟ سارے ایک وقت میں کوچ کر کے چلے گئے پس وہ ان کے ٹھہرنے کی جگہ پر آئے گا، وہ لباس کا ایک ٹکڑا دیکھے گا کہ کچھ اوپر نکلا ہوا ہے اور باقی زمین میں چلا گیا ہے وہ اس لباس کو اپنی طرف کھینچے گا تا کہ اسے باہر نکالے لیکن وہ ایسا نہ کر سکے گا تو وہ اس سے سمجھ جائے گا کہ یہ سب زمین کے اندر غرق ہو گئے ہیں"۔ (بشارۃ الاسلام ص ۱۸۳، یوم الخلاص ۲۹۲)

سفیانی لشکر کے بشیر و نذیر

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) اس بارے اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ

"..... بہرحال مدینہ سے (مکہ) جانے والا لشکر جب بیداء کی سرزمین میں پہنچے گا تو جبرائیلؑ ایک بڑی بھاری آواز دے گا کوئی ایک بھی ان سے باقی نہ رہے گا اور زمین ان سب کو نگل لے گی اور لشکر کے آخری دو مرد بچ جائیں گے ایک بشیر اور دوسرا نذیر ہو گا پس جبرائیلؑ ان کو آواز دے گا، اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو الٹا دے گا، وہ گردن سے پیچھے کی سمت مڑ جائیں گے، نذیر سفیانی کے پاس جائے گا اور اس کے لشکر کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کی اسے اطلاع دے گا"۔

(الزام الناصب ج ۲ ص ۱۹۸، یوم الخلاص ۶۷۹)

مفضلؓ بن عمر حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے روایت بیان کرتے ہیں کہ

"حضرت قائم (علیہ السلام) کے پاس (مکہ میں) ایک آدمی پہنچے گا جس کا چہرہ گردن سمیت الٹے رخ پشت کی طرف ہو گا اس کی گردن سینے کی طرف اور چہرہ پشت کی طرف ہو گا، حضرت قائم (علیہ السلام) کے سامنے آ کر کھڑا ہو گا اور کہے گا۔

بشیر کی مکہ میں آمد اور سفیانی لشکر کی تباہی کا حال

اے میرے سردار! میں بشارت دینے والا ہوں، ایک فرشتہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں

آپؑ کے پاس آؤں اور میں آپؑ کو بیداء زمین میں سفیانی کے لشکر کے ہلاک ہونے کی خبر دوں۔

حضرت قائم (علیہ السلام) اس سے فرمائیں گے! تم اپنا اور اپنے بھائی کا واقعہ بیان کرو وہ کہے گا میں اور میرا بھائی سفیانی کے لشکر میں تھے ہم نے دمشق سے لے کر زوراء (بغداد) تک سامنے آنے والی ہر آبادی کو ویران کر کے زمین بوس کر دیا ہم نے کوفہ کو ویران کیا، پھر مدینہ شہر کو تباہ کیا، منبر رسول کو توڑا، ہماری سواریوں نے رسول اللہ کی مسجد میں غلاظت پھیلا کر آلودہ کیا اور پھر ہم مدینہ سے نکل کھڑے ہوئے ہم بیت اللہ (کعبہ) کو خراب کرنے کا ارادہ رکھتے تھے اور مکہ والوں کا قتل عام کرنا چاہتے تھے جب ہم بیداء کی سرزمین پر پہنچے تو ہم اس زمین پر اترے ہم نے وہاں پر پڑاؤ کیا ایک زوردار آواز دینے والے نے اس طرح آواز دی "اے بیداء کی زمین! ان ظالموں کو نگل جا" پس زمین اچانک پھٹی اور پورے لشکر کو نگل گئی، خدا کی قسم زمین کے اوپر ناقہ کی رسی کے سوا (سواری کی نشانی) کچھ باقی نہ بچا، اس کے علاوہ میں اور میرا بھائی بچ گئے، ہم اسی حالت میں موجود تھے کہ اچانک ایک فرشتے نے ہمارے چہروں پر تھپڑ مارا ہمارے چہرے پیچھے کی طرف مڑ گئے جیسا کہ آپؑ مجھ کو اس وقت دیکھ رہے ہیں۔ پس اس فرشتہ نے میرے بھائی سے کہا وائے ہو تم پر تم دمشق میں سفیانی کے پاس چلے جاؤ اور اسے جا کر مہدی آل محمدؐ کے ظہور اور ان کی مکہ میں آمد سے آگاہ کر دو اور اسے اس کے خطرناک انجام سے ڈراؤ، اسے بیان کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر کو بیداء میں کس طرح ہلاک کر دیا ہے؟

اس کے بعد اس فرشتہ نے مجھ سے یہ کہا، اے بشیر! تم مکہ میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ اور انہیں ظالموں کے ہلاک ہونے کی خبر دو اور ان کے ہاتھ پر توبہ کرو کیونکہ وہ تمہاری توبہ قبول کریں گے پس حضرت قائم (علیہ السلام) اس کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیریں گے تو اس کا چہرہ بالکل سیدھا ہو جائے گا وہ حضرتؑ کے ہاتھ پر بیعت کرے گا اور پھر آپؑ کے ساتھ ہی رہے"۔ (بشارۃ الاسلام ص ۷۰، ۷۷، بحار ج ۵۲ ص ۱۸۶، المہدی من المہد الی الظہور ص ۲۶۴، یوم الخلاص ص ۲۶۲)

نذیر اور بشیر کے انجام کے بارے میں ایک سوال

اس جگہ سوال یہ ہے کہ نذیر سفیانی کی طرف کیوں گیا؟ اور اسے لشکر کے ہلاک ہونے کی خبر دینے کے بعد فوراً مر گیا اور بشیر، حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے پاس آیا اور توبہ کر لینے کی اسے توفیق ملی اور وہ اپنی پہلی حالت میں واپس آ گیا اور زندہ رہا، بعد میں حضرتؑ کے لشکر میں موجود رہا

ان دونوں کا انجام مختلف کیوں ہے؟

اس کے جواب کے لئے ہمیں آیات و روایات کے مضامین پر نگاہ کرنا ہوگی بعض اوقات ایسے ثواب کا تذکرہ کچھ اعمال کے بارے میں ہوتا ہے کہ انسان ان کے اجر و ثواب مقدار سن کر حیرت زدہ ہو جاتا ہے اسی طرح کچھ ایسے واقعات و حالات کا تذکرہ بھی ملتا ہے کہ جب وہ رونما ہوتے ہیں تو ان کی حکمت و فائدہ کا علم نہیں ہو پاتا اس سلسلہ کو آپ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے قصہ میں سورۂ کہف کی آیت ۶۴ تا ۸۲ میں پڑھ سکتے ہیں ہم اس واقعہ سے یہ بات استنباط کر سکتے ہیں کہ بعض اوقات والدین کی نیکی اور ان کی اچھائی کے اثرات اور فوائد ان کی اولاد کو پہنچتے ہیں جس طرح قصہ موسیٰ و خضرؑ میں نیک والدین کے ناصالح بیٹے کو قتل کیا جاتا ہے اور نیک والدین کے یتیموں کے لئے دیوار کو بنایا جاتا ہے لہٰذا ان دونوں کی مختلف سرنوشت اور متضاد انجام کی حقیقت کو جاننے کے لئے اس کی سابقہ زندگی، اس کے والدین کے حالات کو جاننا ہوگا یہ بات تو یقینی ہے کہ ایک کو توبہ کی توفیق ملی ہے جب کہ دوسرے کو نہیں ملی ان میں ان کا اپنے کردار، ان کے والدین کے کردار کا ضرور عمل دخل ہوگا یہ فرق بلاوجہ نہیں ہے (بہرحال خدا توفیق دے اور ہم اس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور خود حضرتؑ سے اس کی وجہ بھی دریافت کریں فی الحال تو ہمیں تسلیم کرنا ہوگا کہ ایسا بھی ہوتا ہے اور اس میں ضرور کوئی نہ کوئی وجہ ہوگی)

حضرت قائم (علیہ السلام) کی مدینہ کی طرف روانگی

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ "حضرت قائم (علیہ السلام) مدینہ کی طرف واپس آئیں

گے، بیداء کی سرزمین سے آپؑ کا گزر ہوگا، آپؑ اپنی افواج سے فرمائیں گے کہ یہ وہ زمین ہے جہاں پر ظالموں کو ہلاک کیا گیا اور زمین نے ان کو زندہ نگل لیا"۔(سورۂ نحل آیت ۴۵،۴۶ کا اشارہ اسی طرف ہے)

ترجمہ: "بدترین داؤ پیچ کرنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آجائے جہاں کا انہیں وہم و گمان بھی نہ ہو یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے یہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے"۔

غیبت کے آخری سال کی دوسری ششماہی میں رونما ہونے والے واقعات کی زمان بندی کے لحاظ سے فہرست

مہینہ	دن	جگہ	واقعات
رجب	۲۰ جمادی الاولیٰ سے ۱۰ رجب تک	شام (سوریا)	۱۔ بہت زیادہ بارشیں ہوں گی جس وجہ سے آبادیاں ویران ہو جائیں گی۔
			۲۔ سفیانی (عثمان بن عنبسہ) کے انقلاب کا آغاز
		یمن	۳۔ یمنی سید کے انقلاب کا آغاز
		ایران	۴۔ سید خراسانی کے قیام کا آغاز
		سورج	۵۔ سورج کی قرص (وسط) میں حضرت مسیح کے سر اور سینے کا ظاہر ہونا۔ (یا امیر المومنین کا ظاہر ہونا)
		زمین اور آسمان کے درمیان	۶۔ تین آوازیں آسمان سے آئیں گی الف سب آگاہ ہو جاؤ تمام ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ ب: قیامت قریب ہے اے مومنو! (یعنی ظہور کا وقت قریب ہے) ج: خداوند نے مہدیؑ آل محمدؐ کو بھیج دیا ہے ان کی بیعت کرو اور ان کی اطاعت کرو۔
			۷۔ آسمان سے ایک ہاتھ ظاہر ہوگا جو کسی بات کی طرف اشارہ کرے گا۔

واقعات	جگہ	تاریخ/دن	مہینہ
۸۔ سورج تین گھنٹے تک حرکت سے رک جائے گا ۹۔ چاند گرہن لگے گا	سورج	۱۰ رجب	رجب
ہر جگہ انقلابات ہوں گے،، جنگیں ہوں گی، بے امنی ہوگی، دہشت گردی عروج پر ہوگی، سیاسی بحران ہوگا، افتراق وانتشار ہوگا، اقتصادی بحران ہوگا، یہ پچھلے مہینوں کا تسلسل ہوگا۔	عالم اسلام و پوری دنیا		شعبان
۱۔ غیر طبیعی اور معمولات سے ہٹ کر سورج گرہن لگے گا۔ ۲۔ یکدم مزدوردار آواز آسمان سے آئے گی (فضاء سے آواز کا آنا) الف: یہ آواز جبرائیلؑ کی ہوگی کہ حق حضرت مہدیؑ اور ان کے شیعوں کے ساتھ ہے، حق علیؑ اور ان کے شیعوں کے ساتھ ہے۔ ب: دوسری آواز ابلیس کی ہوگی کہ حق سفیانی اور اس کی جماعت کے ساتھ ہے۔	سورج آسمان سے آواز زمین سے آواز	۱۴ رمضان	رمضان المبارک
۳۔ معمولات سے ہٹ کر غیر طبیعی طور پر چاند گرہن لگے گا۔ بنی کلب قبیلہ کے تیس ہزار افراد کا سفیانی کی حمایت کا اعلان کرنا اور اس کی بیعت میں آنا	چاند شام (دمشق)	۲۵	رمضان المبارک
قرقیسا کا مشہور خونی معرکہ لگے گا، ظالم وستمگر افواج کے ایک لاکھ (دس لاکھ) سپاہی مارے جائیں گے، سفیانی کو اس معرکہ میں کامیابی ہوگی، مغربی اتحادی افواج سفیانی کا ساتھ دیں گی، عراق سے بنی عباس سے تعلق رکھنے والا اپنی فوج سمیت شکست کھائے گا۔ شوال میں عالم اسلام میں افراتفری بہت زیادہ ہوگی، سابقہ مہینہ میں عالم اسلام بالخصوص اور پوری دنیا بالعموم جن بحرانوں سے دوچار ہوگی ان کا تسلسل جاری رہے گا اور اس میں مزید شدت آئے گی۔	سوریا کے شہر دیرالزور کے نزدیک		شوال

ذیقعدہ	۲۱-۲۲	عراق سوریا بغداد	۱۔مختلف قبائل، گھرانے، لوگ غذائی مواد حاصل کرنے کے لئے مسافرت کریں گے قحط کی کیفیت ہوگی، بالخصوص سوریا اور اس کے قریبی شہر جو عراق اور ترکیہ کی جانب اس کے ساتھ لگتے ہیں ان کی یہ حالت ہوگی۔
مہینہ	تاریخ دن	جگہ	حالات و واقعات
ذوالحجہ	۱۰ذوالحجہ	عراق (کوفہ۔ نجف)	سفیانی کا لشکر کوفہ میں داخل ہوگا، قتل عام ہوگا، ستر علماء صالحین کا قتل ہوگا۔ حیرہ میں ایک کناظر کا قتل ہوگا، خانقین اور جلولاء کے درمیان ایک جلیل القدر شخصیت کا قتل ہوگا، نجف کی ویرانی ہوگی۔
		مکہ مکرمہ	۲۔حجاج کو لوٹا جائے گا۔ ۳۔منیٰ میں فسادات ہوں گے، عصمت دری کی جائے گی ۴۔حکمران تبدیل ہوں، قتل ہوں گے۔
	۲۵ذوالحجہ	مکہ مکرمہ	۴۔نفس زکیہ کو مسجد الحرام میں رکن اور مقام کے درمیان شہید کیا جائے گا۔
		مدینہ منورہ	نفس زکیہ کے چچازاد بھائی ہاشمی سید کا اپنی ہمشیرہ کے ہمراہ قتل ہوگا اس کا نام محمد اور ہمشیرہ کا نام فاطمہ ہوگا۔ مسجد نبوی میں انہیں پھانسی دے کر شہید کیا جائے گا۔
محرم الحرام	۹محرم الحرام ۱۰محرم الحرام	مکہ مکرمہ مکہ مکرمہ	۱۔مکہ معظمہ میں حضرت امام مہدیؑ کے پورے عالم سے ۳۱۳ ناصران کا اجتماع۔ ۲۔حضرت امام مہدیؑ کا ظہور پرنور الف: حضرت امام مہدیؑ کا رکن اور مقام کے درمیان خطبہ دینا۔ ب: حضرت امام مہدیؑ کے ساتھ آپؑ کے ناصران کی بیعت و شراکت کے مراحل۔ ج: جبرائیل کی آواز

		مدینہ منورہ	۳۔ سفیانی کی افواج مدینہ پر حملہ اور مدینہ کی تاراجی، روضہ رسولؐ کی بے حرمتی ویرانی، منبر رسول کو توڑنا پھوڑنا۔
	۱۵ محرم الحرام	وادی بیداء	۴۔ بیداء وادی میں سفیانی کی افواج کا زمین میں غرق ہونا۔
		مدینہ و مکہ کے درمیان	۵۔ بشیر کا مکہ میں وارد ہونا، نذیر کا سفیانی کے پاس جانا۔

باب ششم

تکمیلی ابحاث

- ☆ ظہور کی شرائط
- ☆ ظہور کی نشانیاں اور آغاز

ظہور کی شرائط

ایک تاریخی حقیقت

ہمیشہ تاریخ میں یہ ہوتا رہا ہے کہ پیغمبروں اور الٰہی نمائندوں کے مدمقابل جابروں، ظالموں اور ستمگروں نے قیام کیا ہے اور ان کے پیغام کا انکار کیا، انہیں اذیتیں دیں اور انہیں کام کرنے سے روکا اور یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ الٰہی پیغمبروں کے سلسلہ کی آخری کڑی خاتم الانبیاء حضرت محمد تشریف لے آئے آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا اس پر آپ کا یہ جملہ مکمل روشنی ڈال رہا ہے "ما اوذی نبی قط مثل ما اوذیت" "کسی نبی کو ہرگز اس قدر اذیت نہیں پہنچائی گئی جس طرح مجھے اذیت دی گئی"۔ (الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۴۴، اربعین حدیث امام خمینی ص ۲۴۶)

قرآن مجید نے بھی اس مسئلہ کو اس ہی انداز میں بیان کیا ہے سورہ یٰسین آیت ۳۰ "ایسے بندوں پر افسوس! کبھی بھی کوئی رسول ان کے پاس نہیں آیا جس کی انہوں نے ہنسی نہ اڑائی ہو"۔

طویل انسانی معاشرہ کی داستان

یہ مظالم انواع و اقسام کے تھے کبھی شہر بدری، کبھی گالم گلوچ، کبھی پتھراؤ، کبھی جنگ و جدال، کبھی ناروا الزامات، کبھی معاشی بائیکاٹ، سوشل بائیکاٹ، غرض پوری انسانی تاریخ الٰہی نمائندگان کے خلاف ظلم و جور کی داستانوں سے بھری پڑی ہے، اللہ کے ہر نبی، اللہ کے ہر نمائندہ کے ساتھ مخلوق نے اچھا برتاؤ نہیں کیا، اور نہ ہی ان کا ساتھ دیا، جو پیغمبروں کے ساتھ ہوا اس سے بڑھ کر یہ مظالم حضور کی رحلت کے بعد آپ کی بیٹی جناب فاطمۃ الزہراء (سلام اللہ علیہا)، آپ کے وصی و جانشین حضرت علی (علیہ السلام) اور آپ کے گیارہ فرزندوں امام حسن مجتبیٰ (علیہ السلام) سے امام حسن عسکری (علیہ السلام) تک ڈھائے گئے باوجودیکہ ان سب میں اعلیٰ ملکوتی صفات موجود تھیں، وہ اعلیٰ کمالات کے مالک تھے، کسی کو دکھ نہ دیتے تھے، ہر ایک کی خیر چاہتے تھے، سب انسانوں سے ہمدردی رکھتے تھے، سب کی ہر قسمی علمی، فنی، اقتصادی، معنوی، مادی، مشکلات حل فرماتے تھے۔ ..

رسول اللہ کی رحلت کے بعد اڑھائی سو سال...... انتہائی شرمناک رویہ مسلمانوں نے ان ذوات مقدسہ سے اپنایا اس عرصہ میں آپ حضرات (علیہم السلام) پر مظالم کی انتہا کر دی گئی ایسے ظلم کئے گئے

جن کے ذکر سے انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے، آپ کو عالم اسلام نے فقط سیاسی اور اجتماعی میدانوں سے ہی دور نہیں کیا بلکہ خاموش انداز سے علمی کام کرنے سے بھی آپ کو روکتے رہے، بنی امیہ اور بنی عباس ہر دو خاندان کے حکمرانوں نے اہل بیتؑ پر ظلم کی انتہا کردی، ان کے نام ونشان تک کو مٹانے کی ہر قسمی کوشش کی گئی آخر کار یہ سب شہید ہو گئے کسی کو تلوار سے شہید کیا گیا اور کسی کو زہر دے کر شہید کیا گیا۔

اس پورے عرصہ میں الٰہی نمائندگان کو انسانوں کے درمیان اللہ تعالیٰ نے اس لئے رکھا تا کہ اتمام حجت ہو اور اللہ کی زمین اللہ کی نمائندگی سے خالی نہ ہو اور کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ اگر خدا نے ہماری ہدایت کے لئے انتظام کیا ہوتا تو ہم بھی ہدایت پا جاتے، یہ سب اتمام حجت تھا، جو حضرت امام حسن عسکری (علیہ السلام) کی شہادت تک پہنچتا ہے، اب اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے نظام الٰہی میں آخری حجت ہی باقی تھی جس پر کائنات کا اختتام اللہ تعالیٰ نے کرنا ہے۔ البتہ ہدایت کے لیے قیامت تک باقی رہنے والی کتاب قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبرؐ پر اُتارا اور انہوں نے اس تفسیر اور تشریح خود فرمائی اور بعد میں اس کتاب کی تفسیر اور تشریح کی ذمہ داری اپنے معصوم اوصیاء کے سپرد کردی اور یہ کتاب کی تشریح کا سلسلہ اللہ کے آخری نمائندہ کی غیبت کبریٰ کی شروع ہونے تک جاری رہا غرض انسانوں کو امن کے حصول واسطے اور اپنا نظام زندگی چلانے کے لیے جو کچھ درکار تھا وہ سب کچھ ۳۲۳ سال میں بیان کردیا گیا۔

الٰہی نمائندہ کی غیبت کا فلسفہ

ایک طرف انسانوں کی ہٹ دھرمی، خدائی نمائندگان سے مسلسل حالت جنگ میں رہنا اور بالآخر انہیں شہید کر دینا، دوسری جانب اللہ کی زمین پر اللہ کی حجت اور الٰہی نمائندگی کے وجود کا ضروری ہونا، کیونکہ جب تک انسان ہے تو اس کے ساتھ ہدایت دینے والا اللہ کی طرف سے نمائندہ بھی ضرور ہوگا۔ اگر دو آدمی روئے زمین پر ہوں گے تو ان میں سے ایک اللہ کا نمائندہ ہدایت دینے کے لئے موجود ہوگا۔

تیسری بات یہ کہ انسانی معاشرہ فکری طور پر نا پختہ تھا مقدس انسانوں اور کامل ہستیوں سے بہرور ہونے کی پوری صلاحیتیں انسان میں موجود نہ تھیں، البتہ انسان کی معنوی اور مادی ترقی کے لئے جو بنیادیں درکار تھیں ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نمائندگان کے ذریعہ اور اپنی آخری کتاب قرآن مجید کے واسطہ سے بیان کر دیا تھا تو اب الٰہی مصلحت اور انسان کا مفاد اسی میں تھا کہ اللہ تعالیٰ . حالات سازگار ہونے تک اور انسان کے فکری ارتقاء اور ان میں اعلیٰ افکار کو سمجھنے کی صلاحیت بیدار ہو جانے تک، اپنی آخری حجت، اپنے آخری خلیفہ اور اپنے آخری پیغمبرؑ کے آخری وصی حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کو اپنی مضبوط حفاظت میں قرار دے وہ لوگوں میں موجود رہیں لیکن لوگ ان کو پہچان نہ سکیں اور انہیں کسی قسم کا نقصان نہ دے سکیں اور اس دن کی انتظار میں رہیں کہ حالات ایسے بن جائیں کہ لوگوں کے درمیان وہ آ کر اللہ کے نظام کے نفاذ کے لئے ضروری اقدامات کریں، بس یہی آخری حجت کی غیبت کا ظاہری فلسفہ ہے باقی حقیقت حال سے خود اللہ تعالیٰ ہی آگاہ ہے اور ظہور کے بعد ہی غیبت کا اصل فلسفہ واضح ہوگا۔

لوگوں کے اندر عمومی آمادگی

جی ہاں! وہ روز ضرور آئے گا جب سنگدل انسان کو ہوش آئے گا، جان لیوا مایوسی ان کے دل و دماغ پر چھا جائے گی، بدامنی، بے سکونی، بے آرامی سے ان کی جان نکل رہی ہوگی، انسان اپنے تیار کردہ ہر قسمی نظامات کا تجربہ کرے گا، لیکن نہ امن ملے گا، نہ آسودہ حال ہوگا، نہ خوشحالی اس کے حصہ میں آئے گی، ایسے عمومی حالات پوری انسانیت پر آئیں گے کہ ہر انسان صمیم قلب سے یہ کہے گا اور اس پر اس کا ایمان کامل ہوگا کہ حجت الٰہی کے بغیر ان کے بگڑے ہوئے حالات کو کوئی نہیں سنوار سکتا، سب خاموش انداز میں یہ درخواست کریں گے کہ اے اللہ! جسے پردہ میں بٹھا رکھا ہے اسے اذن خروج عطاء فرما اور اس کے ذریعہ دنیا سے ظلم و ستم کی بساط کو پلٹ دے پورے عالم پر عدالت الٰہی کا نفاذ فرما دے۔

روز موعود کی نشانیاں

ظاہر ہے ایسے امید افزاء یوم موعود کی نشانیاں ہونی چاہیں، اس کے لئے مقدمات ہوں، شرائط ہوں، ہر انقلاب کے واسطے پہلے فضاء ساز گار بنائی جاتی ہے، اس انقلاب کی مناسبت سے حالات بنائے جاتے ہیں، انقلاب کے لئے وسائل فراہم کئے جاتے ہیں، ایسے مقدمات کے بعد ہی انقلاب لایا جاتا ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ جتنا بڑا انقلاب ہوتا ہے اتنے بڑے اقدامات ہوتے ہیں اور جس انقلاب کی جڑیں نظریاتی ہوتی ہیں تو اس کے شرائط دوسرے انقلابات سے مختلف ہوتے ہیں۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے انقلاب کی ہمہ گیری

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا انقلاب ایسا انقلاب ہوگا جس کی مثال حضرت آدم (علیہ السلام) سے لے کر اس دن تک نہیں ملتی یہ انقلاب روئے زمین پر چھا جائے گا، اس انقلاب کی آرزو سارے انبیاء کو تھی اور سارے آئمہ بھی اسی انقلاب کے درخت کی آبیاری کرتے رہے، سارے آئمہ حقیقی عدالت اور الٰہی عدالت کو وجود میں لانے کے لئے محنت کرتے رہے، روئے زمین کے سارے انسانوں کو ہدایت دینے میں مصروف رہے کہ وہ جب آئیں گے تو تمام طبقاتی نظاموں کا خاتمہ کردیں گے، قومی، قبائلی، رنگ ونسل کی بنیاد پر قائم ہونے والی حکومتوں کا خاتمہ ہوگا، بشریت اور انسانیت کو جہالت کی قید سے آزادی دلائے گا، علم وٹیکنالوجی کا راج ہوگا، جہلت کا خاتمہ ہوگا، بدامنی ختم ہوگی، امن بحال ہوگا، دہشت گردی کا خاتمہ ہوگا، پیار ومحبت کی فضاء قائم ہوگی، ہر انسان کو آزادی اور حقیقی آزادی ملے گی انسان اپنے حقیقی شرف کو پالے گا۔

اس انقلاب کے آنے سے نہ ظالم رہے گا اور نہ ظلم رہے گا اور نہ ظلم ہی کا نشان بچے گا، نہ جہالت ہوگی نہ جاہلوں کا راج ہوگا، انسان کو اپنی گمشدہ متاع مل جائے گی، انسان اپنی اصلیت کو جان لے گا، ہر انسان محترم ہوگا، تمام ناانصافیوں کا خاتمہ ہوگا، اتنا بڑا الٰہی انقلاب، جس کی خبر ہر نبی نے دی، جس کے لئے آخری پیغمبرؐ نے اپنی امت کو آگاہ کیا، جس کی خاطر گیارہ آئمہ (علیہم

اسلام) کوشاں رہے، جس دن کی انتظار میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) پردہ غیبت میں موجود ہیں، اتنے بڑے وسیع، عالمی، ہمہ گیرالٰہی، قرآنی، محمدی، علوی، حسنی، حسینی، انقلاب کے لئے مقدمات ہیں، شرائط اور حالات ہیں جس سے آگاہی ضروری ہے۔ (اس بارے تفصیلات معلوم کرنے کے لئے تاریخ الغیبۃ الکبریٰ، تاریخ مابعد الظہور، دائرۃ المعارف الامام المہدیؑ کا مطالعہ کریں)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے انقلاب کی شرائط اور مقدمات

اس عالمی انقلاب کی شرائط و مقدمات کچھ اس طرح ہیں۔

ا۔ ایسی کامل و مکمل فکری آئیڈیالوجی کا موجود ہونا جو ہر جگہ اور ہر زمانہ میں نفاذ کے قابل ہو اور پوری انسانیت کی رفاہ اور خوشحالی کی ضمانت دے سکے۔

جس طرح ہم مشاہدہ کر رہے ہیں اور ہم سب جانتے ہیں کہ انسان کا ناقص ذہن ہمہ جہتی پورے عالم میں عدالت کا نظام رائج کرنے سے قاصر رہا ہے، اس میدان میں وہ بری طرح ناکام رہا ہے کسی ایک خطہ میں بھی عدالت نافذ نہیں کر سکا چہ جائیکہ یہ انسان پورے عالم میں عادلانہ نظام کا نفاذ کر سکے، چار سو سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے کہ یورپ اور امریکہ میں جس عادلانہ اور انصاف پرمبنی قانون کے نفاذ کا اعلان کیا گیا اور لوگوں کو وعدے دیئے گئے وہ بری طرح ناکام رہے ہیں، یہ اس کا ثبوت ہے کہ یہ انسان اپنی اس ناقص عقل کے ساتھ اس مقصد کو حاصل کرنے سے عاجز ہے، اس کی عاجزی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے؟ جی ہاں! عدالت کے نام پر انسان کو ظلم و زیادتی کا تحفہ ضرور ملا ہے اور ہر دن ایک نیا ظلم لے کر آ رہا ہے۔

ان ممالک میں علمی، فلسفی، سائنسی، اجتماعی، سیاسی تحقیقات سے جن قوانین کو تیار کیا گیا اور انہیں پاس کیا تو ان کے بنائے ہوئے، قوانین نہ فقط عالمی اور ہمہ گیر نہیں ہیں بلکہ خود ان کے اپنے مسائل کو حل کرنے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ اور جب وہ ان قوانین کے ذریعہ اپنی مشکلات کو بھی حل نہیں کر سکے تو پھر یہ اس قابل کہاں ہیں کہ وہ ان قوانین کو باقی ممالک کے لئے برآمد کریں

موجودہ دور کے انسان کی ناکامی

موجودہ دور کے انسان کو تمام تر مادی ترقی کے باوجود معاشرتی مسائل حل کرنے اور مؤثر عدالتی نظام لاگو کرنے اور معاشرہ سے ظلم و بے عدالتی کے خاتمہ میں بری طرح ناکامی ہوئی ہے اس پر ہزاروں دلیلیں اور ثبوت موجود ہیں اور آج کا ہر انسان اس سے واقف ہے بڑے بڑے دعوؤں کے باوجود جو چیز آج بڑے لیڈر، راہنما، دانشور عوام کو نہیں دے سکے، وہ ایک کامیاب عدالتی نظام ہے اور اگر قوانین بنانے کی حد تک کچھ کامیابیاں حاصل کی گئیں تو ان قوانین کے نفاذ کے مرحلہ میں بری طرح ناکامی نے ان کو عاجز ثابت کر دیا ہے، یہ انسان صدیوں کی جدوجہد کے باوجود اس بارے میں کچھ نہیں کر سکا اور آئندہ بھی دور دور تک اس کی کامیابی کے آثار تک نظر نہیں آتے۔

اسلام آخری دین ہے

"اسلام آخری آسمانی دین ہے جو انسانوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے، اس دین نے آغاز ہی سے یہ دعویٰ کیا کہ وہ عدالت کو اس کے معنی و مفہوم اور اسے تمام وسعتوں کے ساتھ پورے جہان پر نافذ اور رائج کرے گا"۔ (سورۂ توبہ ص ۳۳، سورۂ نور آیت ۵۵، سورۂ قصص آیت ۵)

یہ طے ہے کہ جو اس انسان اور سارے جہان کا خالق ہے وہی اس انسان اور اس جہان کے مسائل و حالات سے واقف ہے اور ان کے باہمی ارتباطات سے بھی آگاہ ہے، وہ اللہ ہے .... سورۂ حدید آیت نمبر ۴، اللہ اس انسان کی خلقت کی کیفیت سے آگاہ ہے، اس کی ضروریات اور مسائل سے بھی آگاہ ہے، .... "پس وہ اس کے لئے قوانین اور نظام دینے کا حق رکھتا ہے اور اس نے جس طرح اس کے جسم کا نظام بنایا ہے تو اس نے ان انسانوں کے باہمی رہن سہن اور اس انسانی اجتماعی جسم کا بھی نظام بنایا ہے اور وہ نظام اللہ کا دیا ہوا اس انسان کے واسطے اسلام ہے (سورۂ آل عمران آیت ۱۹)" اور اللہ کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں جو اس انسان کی معاشرتی اور اجتماعی اور اقتصادی و معاشی زندگی کے لئے نظام دے سکے" جب کسی کے پاس یہ قابلیت نہیں ہے تو اگر کوئی شخص اسلام کو چھوڑ کر کوئی دوسرا نظام اپنائے گا تو اس سے اپنا مقصد حاصل نہ کر سکے

گا اور وہ ناکام ہو جائے گا۔ (سورۂ آل عمران آیت ۸۵)

اللہ تعالیٰ نے اس انسان کو اپنی تمام مخلوقات میں ممتاز بنایا اور اپنی ساری مخلوقات کو اس انسان کی خدمت کے لئے لگا دیا اور سب مخلوقات کو انسان کے تابع فرمان کر بنا دیا، نظر آنے والی اور نظر نہ آنے والی مخلوقات اپنی اپنی جگہ پر اس انسان کو فائدہ دینے میں مصروف ہیں"۔

(سورۂ ابراہیم آیت ۱۳، سورۂ النحل آیت ۱۲، سورۂ الحج آیت ۲۲)

انسان کے بارے میں بھی خدا نے بتایا ہے کہ یہ خلقت اسے کامل بنانے کے لئے ہے ایسا کمال جس تک وہ اپنے اختیار سے پہنچتا ہے، اسے بااختیار بنایا اور یہ اعلان فرمایا کہ انسانوں اور جنات کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے لئے خلق کیا ہے اللہ کی اطاعت ہی میں ان کا کمال ہے۔

(سورۂ ذاریات آیت ۵۶)

عبادت الٰہی معرفت الٰہی کا نتیجہ ہے پس خلقت کا تنہا ہدف اور مقصد اللہ کی عبادت ہے اور اللہ کی عبادت، اللہ کی معرفت سے حاصل ہوتی ہے، فقط اسی صورت میں توقع کی جا سکتی ہے کہ پورے جہان پر عدالت کا نفاذ ہو سکتا ہے، یہ اسی وقت ہوگا جب پوری دنیا میں لوگ عمومی طور پر مسلمان ہوں گے، اسلام کو دین کے عنوان سے قبول کریں گے، اسی صورت میں ان میں وحدت اور یکجہتی قوت پکڑ سکتی ہے، وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ سب اللہ کی رسی کو تھامے ہوں گے اور راہ اور اللہ کی رسی تھامنے ہی میں اتحاد کی آرزو پوری ہوگی (سورۂ آل عمران آیت ۱۰۳)

جب حضرت امام مہدی (علیہ السلام) ظہور فرمائیں گے

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) جب ظہور فرمائیں گے ... تو جو نو مسلم ہوں گے وہ اور جو پہلے مسلمان تھے وہ بھی۔ سب کی نئی تربیت کریں گے اسلام کی تعلیمات کو پڑھائیں گے، بتائیں گے اور اسلام کی مکمل اور کامل ثقافت کا رواج ہوگا۔

پس پہلی شرط یہ ہے کہ ایسی نظریاتی بنیادوں کو تسلیم کرنا جس کے سہارے پورے عالم میں انقلاب لایا جا سکے اور وہ اس طرح ہوگا کہ پوری انسانیت کی توجہ اسلام کی طرف ہو جائے جو

کہ اس وقت ہو رہی ہے۔

اسلامی ثقافت کے بنیادی عناصر کے خدوخال

ہم اسلام کی کامل، حقیقی اور فرہنگ وثقافت کے بنیادی عناصر کو اس طرح شمار کرسکتے ہیں جو حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے زمانہ حضور وظہور میں نمایاں طور پر نظر آئیں گے۔

۱۔ اسلام کے واقعی اور حقیقی احکام جو کہ ظہور سے پہلے مشخص وواضح تھے البتہ ان پر عمل نہ ہوتا تھا اور ان پر اگر عمل ہوتا تھا تو ان کا اصلی چہرہ بگاڑ دیا گیا تھا اور ان احکام میں روح وجان موجود نہ تھی بلکہ بے جان جسم موجود تھا۔ حضرت امام مہدیؑ کی آمد سے وہ سب واضح ہوجائیں گے

۲۔ حضرتؑ کی آمد کے بعد افکار اور مفاہیم کی نئے سرے سے توصیف ہوگی اور ان کے سے لوگوں کو متعارف کروایا جائے گا۔

۳۔ وہ افکار اور مفاہیم جو اسلامی سوچ اور فکر میں پیش رفت اور ترقی سے پیدا ہوں گے اور ان میں وسعت آجائے گی سوچیں وسیع ہوں گی تنگ نظری کا خاتمہ ہوگا۔

۴۔ ایسے افکار ومفاہیم کا عام ہونا کہ جن کے مشخص ہونے سے حضرت امام مہدیؑ کی عالمی حکومت محقق ہوگی۔

۵۔ دین کے اندر مختلف واقعات وحالات کی برقراری کے لئے حضرت امام مہدیؑ وسیع اور ہمہ گیر نظامات قائم کریں گے۔

۶۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اپنے معیارات کے بارے میں جنرل وعمومی قوانین وضع فرمائیں گے۔

۷۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اپنے خصوصی کارندوں اور ان کے نگران افسروں کیلئے قوانین وضع کریں گے تاکہ بشریت کے تکامل اور بشریت کی ترقی ہوسکے اور اس کا ارتقائی سفر جاری رکھا جاسکے۔ (تاریخ مابعد الظہور ص۴۷۰)

جی ہاں! ایسے وسائل اور ذرائع سے ہی حضرت امام مہدیؑ اس بھٹکی ہوئی انسانیت اور

بشریت کو وقت گزرنے کے ساتھ تربیت کر سکتے ہیں اور اسے حقیقی کمال تک پہنچا سکتے ہیں۔

اسلام کے نفاذ میں مسائل کا حل

یہ جو کچھ بیان ہوا ایک، ہمہ گیر آئیڈیالوجی اور نظریاتی بنیادوں کے حوالے سے ہے جس پر سارا نظام کھڑا ہو گا اور وہ اسلام ہی ہے اسی اسلام کے نفاذ ہی میں تمام مسائل کا حل موجود ہے اسلام کی نظریاتی بنیادیں ایسی ہیں جو ہمہ گیر، کائناتی نظام سے ہم آہنگ ہیں واقعیت اور حقیقت پر مبنی ہیں اس ہی میں پوری بشریت کے مسائل کا حل ہے کیونکہ یہ نظام عین فطرت ہے انسانی خلقت، اس کی طبیعت اور مزاج سے ہم آہنگ ہے۔

خداوندوہ وقت جلد لائے جب یہ نظام اپنے تمام تر جزئیات سمیت اللہ کی زمین پر، اللہ کے بندگان کے درمیان، پوری قوت اور وقت کے ساتھ نافذ ہو اور سب مسائل کا حل دے۔

ایک قدرت رکھنے والی توانا و مضبوط قیادت

ایسے نظام کے نفاذ کے لئے ایک توانا و طاقتور اور باصلاحیت قیادت کی ضرورت ہے جو پورے عالم کی فرمانروائی کر سکے اور اس میں عدالت کو رائج کر سکے۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) امامؑ ہیں، رسول اللہؐ کے بارہویں جانشین ہیں، اللہ کی طرف سے ان کی امامت اور نمائندگی مسلّم ہے، تو یقینی بات ہے وہ ہی اس قابل ہیں کہ اسلام کو اس کی تمام تر خصوصیات اور جزئیات سمیت انسانی معاشرہ پر نافذ کریں وہ اس ذمہ داری کو نباہ سکتے ہیں، ان کے اندر تمام بنیادی صلاحیتیں جن کا انسان تصور کر سکتا ہے بدرجہ اتم موجود ہیں، وہ تمام رہبران، راہنمایان اور قائدین میں ہر لحاظ سے اور ہر حوالے سے ممتاز مقام کے مالک ہیں، وہی اور بس وہی اس منصب کے لائق ہیں ان خصوصیات کی وجہ وہ امتیازات ہیں جو حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کو حاصل ہیں، دنیا کے کسی اور لیڈر کو حاصل نہیں، چاہے وہ کتنا ہی پارسا اور باصلاحیت کیوں نہ ہو۔

حضرت امام مہدیؑ میں ایک تو انا رہبر کی خصوصیات

۱۔ ایسی عصمت جس کی آمیزش وحی والہام سے ہے، جو خاصان درگاہ الٰہی کی خصوصیات سے ہے، چونکہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے اس لیے یہ نبوت کی قائمقامی کا مسئلہ ہے اور اس منصب کا امتیازی پہلو ہی عصمت مآب ہونا ہے اور ایسی ہستی جو آخری پیغمبر اکرم کی قائمقام ہوں گی اور ان کے لائے ہوئے دین کو پوری دنیا میں نافذ کریں گے تو اس کے واسطے ایسا تحفظ ہونا ضروری تھا جس وجہ سے وہ باقی انسانوں میں ممتاز ہوں جو کچھ عام انسانوں سے سرزد ہو رہا ہے وہ ان سے پاک ہوں تا کہ ان کی بات کا وزن ہو۔

۲۔ اس طولانی غیبت میں آپؑ نے جو تجربات حاصل کیے ہیں اور صدیوں میں ہونے والے واقعات وحالات کا براہ راست مشاہدہ کرتے رہے ہیں نقصانات اور نفع بخش فیصلوں سے آگاہ رہے ہیں، کمزوریوں پر ان کی نظر تھی، یہ سب کچھ آپ کے سامنے ہوتا رہا آپ ہر نظام کی خامی سے بھی آگاہ تھے اور ان کی خوبیوں کو بھی جانتے تھے۔

ان نظامات کے نفاذ میں جو رکاوٹیں تھیں اور اصل خرابی کہاں تھی؟ اس کا بھی آپ کو علم تھا ظاہر ہے جب اتنی وسیع روح رکھنے والی ہستی ہو اور اس کا تجربہ سینکڑوں سالوں پر محیط ہو اور صدیوں میں انسانوں پر نافذ نظامات کی اچھائیوں، برائیوں، خوبیوں، خامیوں سے واقف ہوں تو ظاہر ہے جب خود اس کے پاس قیادت آئے گی تو وہ ایک کامیاب قائد ہوگا کیونکہ ایسا ماحول اور ایسے حالات کسی کو نصیب نہیں ہوتے۔

۳۔ اسلام اور مسلمانوں کی خاطر آپ کی جو قربانیاں ہیں انہیں بھی اس سلسلہ میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ہمہ گیر امامت

جی ہاں! بارہویں امامؑ جو کہ پوری کائنات کے امامؑ ہیں عالم ہستی کے تمام اعصار اور زمانوں میں جن میں آپؑ زندہ موجود رہے آپ ہی امامؑ تھے اور پھر جب تک رہیں گے کہ جس کی مدت کا ہمیں

ظلم نہیں ہے آپ ہی امام ہوں گے، آپ ظہور فرمائیں گے اللہ کی زمین کو الٰہی عدل وانصاف کا گہوارہ بنائیں گے، آپ کے ظہور کے بعد حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی آپ کی مدد کے لئے آپ کی رہبریت میں کام کریں گے تا کہ صحیح اسلام اور حقیقی اسلام کو سب پر پیش کر سکیں اور سب کے لئے اس کو قابل قبول بنائیں اور سب کو اسلام کے فوائد سے بہرہ ور کریں۔

مصنف کتاب کے بیان پر مترجم کا تبصرہ اور ایک مفید اضافہ

کتاب کے مولف جناب مجتبیٰ الساداۃ نے ایک ہمہ گیر اور باصلاحیت قیادت کے ضمن میں نکتہ نمبر ۲، اور نمبر ۳ جو بیان کئے ہیں اس بارے کچھ تحفظات ہیں جس کو ہم اس جگہ بیان کرتے ہیں تا کہ قاری پر کسی قسم کا ابہام نہ رہے۔

امامت وقیادت کے لئے عمر کا مسئلہ نہیں ہے

ہم فرض کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کی عمر حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے برابر ہو، آپ کی زندگی جیسی زندگی بسر کرتا اور وہ معصوم نہ ہو تو ظاہراً اس کے لئے کوئی برتری اور امتیاز نہ ہوتا اور یہ بحث چل نکلی کہ معاشرہ اور انسانوں کے لئے کسی کو بطور رہبر اور قائد بنایا جائے تو ظاہر ہے معصوم کو ترجیح دی جانی چاہیے اس کی عمر کمتر ہونی فرض کرلیں ایک کی عمر تین ہزار سال ہوتی اور اس کے مقابل میں حضرت امام جواد جن کی عمر ۸ سال ہوئی تو ظاہر ہے حضرت امام جواد (علیہ السلام) ہی مقدم ہیں ۔ اس لحاظ سے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا طولانی عمر رکھنا اور ایک معصوم کا ۸ سال کی عمر میں ہونا تو اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں یعنی جو کام حضرت اتنی طولانی عمر رکھنے پر کریں گے وہی کام حضرت جواد (علیہ السلام) یا حضرت امام علی الہادی (علیہ السلام) اپنی کم عمری میں انجام دے سکتے ہیں، فرض کریں کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کے فوراً بعد حضرت امام حسنؑ مسند قیادت اور رہبریت پر بیٹھ جائیں تو وہ بھی یقیناً ایک کامیاب قائد ہوں گے اور تمام امور کو اس طرح چلائیں گے جو منشاء خداوندی ہے، چہاردہ معصومین (علیہم السلام) وہ ذوات مقدسہ ہیں جو سب کے سب اللہ کے نمائندگان ہیں اور مخلوق پر ان کی اطاعت فرض کی گئی ہے ہر ایک کے

ذمہ اللہ نے ایک کام لگایا جسے انہوں نے اپنے اپنے دور میں انجام دیا آپ سب کے سب "کلھم نور واحد" ایک نور ہیں، جن میں اللہ تعالیٰ نے وہ صلاحیتیں رکھ دی ہیں فرض کریں حضرت امام حسن (علیہ السلام) کی جگہ حضرت امام حسین (علیہ السلام) ہوتے تو آپؑ وہی کرتے جو حضرت امام حسن (علیہ السلام) نے اپنے دور میں کیا اور اگر امام حسین (علیہ السلام) کی جگہ پر امام حسن (علیہ السلام) ہوتے تو آپؑ بھی وہی کرتے جو کربلا میں امام حسین (علیہ السلام) نے کیا۔

آئمہ معصومین (علیہم السلام) کے رویوں میں فرق کی وجہ

چہاردہ معصومین (علیہم السلام) کے رویوں، طریقہ کار اور اقدامات میں فرق کی وجہ وہ حالات اور ماحول ہے جس میں ہر معصومؑ موجود تھے ورنہ ان معصومین (علیہم السلام) میں سے جو معصومؑ جس زمانہ میں تشریف لاتے اور اللہ تعالیٰ انہیں جس دور کی ذمہ داریاں دیتے تو وہی کرتے جو انہوں نے کسی اور دور میں کیا، یہ انتخاب رب تعالیٰ کا ہے، اس نے ہر معصومؑ کے لئے ایک زمانہ مخصوص کیا ہے اور ہر ایک کو ایک کام سپرد کیا ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰؐ کو سب کی سرداری دی، انہیں خاتم النبیینؐ بنایا، عالمین کے لئے رحمت قرار دیا اور آپؐ کے جانشینوں کو بھی عالمین کے لئے رحمت قرار دیا اور ہر ایک میں یہ لیاقت رکھ دی کہ جو رسول اللہؐ کے ذریعہ اپنی مخلوق کے لئے پہنچا اس کی وہ تشریح بھی کریں اس پر عمل بھی کریں اور دوسروں سے عمل کروائیں۔

جناب علامہ شیخ علی الکورانی نے اس بارے میں فرمایا ہے کہ بعض روشن فکر افراد حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی طولانی عمر کی حکمت اور فلسفہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ یہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی تربیت کے لئے ہے اور اس لئے کہ وہ ہر نظام سے آگاہ ہو جائیں ہر قسم کی نظامت کی خوبیوں اور نقائص سے واقف ہو جائیں اور جب اسلام کے نفاذ کا عمل شروع کریں تو وہ یک انتہائی ماہر، تجربہ کار اور ہر نظام سے آگاہ، ایک انتہائی لائق رہبر کے روپ میں اپنی ذمہ داری کو ادا کریں اور اسلام کا مکمل نفاذ کریں۔

عالمی قیادت کے لئے لمبی عمر ضروری نہیں ہے

یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ اگر تربیتی کورس مسئلہ ہی کیوں نہ ہو کیونکہ جو شخص ایک عالمی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے اتنی طولانی عمر کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کا فہم اور ادراک کم تر ہو، تجربہ کم ہو تو اس نے تو اللہ کی مدد سے حکومت پوری زمین پر قائم کرنی ہے تو پھر اس کے لئے اتنی لمبی عمر کی کیا ضرورت ہے؟ چہ جائیکہ ایک ایسی شخصیت جو معصوم ہے اور جس نے ایک خاص الٰہی مدد سے حکومت کرنا ہے، بہرحال ایسی سوچ درست نہیں ہے کہ ہم یہ کہہ دیں کہ حضرت امام مہدیؑ کے لیے لمبی عمر کا یہ فائدہ ہے کہ آپ کو ہر ایک کی کمزوری کا پتہ ہے اور اس طرح آپ کی ایک اچھی تربیت ہوگی ایسا خیال الٰہی نمائندہ کے بارے درست نہ ہے کیونکہ تربیت کے دو پہلو ہیں۔

۱۔ ایک کہتے ہیں کہ تربیت کرنا ہے یعنی حکومت کرنے کا طریقہ یاد دلانا ہے حکومت کرنے کو سکھانا ہے امام زمانہ کو امور مملکت سمجھانا اور پڑھانا ہے۔

۲۔ دوسرا کہتے ہیں کہ حضرت کی روحانی اور معنوی تربیت کرنا ہے کہ آپ اپنے مخالفین پر روحانی اور معنوی طور پر غالب آجائیں اور کسی کا آپ کو خوف و ڈر نہ ہو آپ انتہائی مضبوط اعصاب کے مالک ہوں۔

یہ بات بالکل قابل قبول نہیں ہے ایک عام اور معمولی انسان کے لئے بھی ایسا نہیں ہے چہ جائیکہ ہم ایک معصوم ہستی کے بارے میں ایسا کہیں، جو اللہ کے نمائندہ ہیں اور وہ اللہ کی مدد سے عالمی حکومت قائم کریں گے۔

اللہ کے تربیت یافتہ ہیں ان کی تربیت واسطے صدیوں کے تجربات کی ضرورت نہ ہے ہم اپنے دور میں بعض غیر معصوم ہستیوں کو جانتے ہیں جیسے حضرت امام خمینیؒ کہ وہ روحانی طور پر، معنوی طور پر اپنے مدمقابل، استعماری طاقتوں سے نہ گھبرائے اور نہ ہی ان سے شکست کھائی اور آپ نے اپنے مخالفین کے ساتھ ایسا رویہ اپنایا جس طرح ایک نادان بچے کے ساتھ رویہ اپنایا جاتا ہے جب

کہ حضرت امام حجت (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے معصوم نمائندہ ہیں، الٰہی تربیت یافتہ ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی نمائندگی اسے دیتے ہیں جس میں لیاقت ہوتی ہے اس کی مثال عام قوانین سے نہیں دے سکتے آپؑ کی طولانی عمر کا فلسفہ تو اس وقت معلوم ہوگا، جب امام تشریف لائیں گے اس وقت ہی ان سب رازوں سے پردہ اٹھے گا۔

البتہ لوگوں کے اذہان اور ان کی سوچوں کو سامنے رکھ کر ہم اس قسم کی بات کہ آپ کی لمبی عمر کا ایک فائدہ یہ ہے..... لیکن یہ توجیہ حقیقی توجیہ نہیں ہے اور نہ ہی ہم اسے حقیقی وجہ... طولانی عمر کی قرار دے سکتے ہیں۔

دراصل بات یہ ہے کہ حالات ایسے نہ تھے کہ حضرتؑ معاشرہ میں موجود رہتے کیونکہ آپ کو روحانی طور پر قبول کرنے کے حوالے سے عوام میں آمادگی نہ تھی اور نہ ہی لوگوں میں اس قدر بلند فکری تھی کہ وہ آپ کی قیادت میں الٰہی نظام کے نفاذ کے لئے تیار ہو جائیں، لیکن طولانی مدت گزرنے کے بعد اور انسان اپنا ہر بنایا ہوا نظام اپنانے کے بعد، الٰہی نظام اور دین کو قبول کرنے کی ایک طرح کی آمادگی ہو جائے گی اور پھر الٰہی نمائندہ جس میں رہبریت کی تمام شرائط موجود ہیں، اللہ کی تائید اور مدد ان کے لئے ہے۔ فکری طور پر انسان میں آمادگی بھی ہو چکی ہوگی تو اس وقت آپؑ کی آمد پر اسلام کے نظام کا نفاذ یقینی ہوگا۔

۳: فداکار حامیوں اور باصلاحیت افراد کی موجودگی

جب ہم پوری تاریخ کا ایک طائرانہ جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں ایک بات ہر دور میں مشترک نظر آتی ہے۔ تاریخ ادیان ہو یا تاریخ انسانیت۔ سب میں یہ بات موجود ہے کہ پیغمبروں، رسولوں، انبیاء اور آئمہ کو فداکار اور باصلاحیت افراد میسر نہ آسکے کہ جن کو ساتھ لے کر وہ اپنے مقاصد کو مکمل طور پر عملی جامہ پہنا سکتے آپؑ کے ہاں وفادار ناصران کی کمی رہی اور اسی امر کا سب نے شکوہ کیا ہے۔

باوفا افراد کی کمی کا سامنا

وفادار افراد پوری مطلوبہ تعداد میں موجود ہوتے تو سقیفہ وجود میں ہی نہ آتا اور حضرت پیغمبر اکرمؐ کی رحلت کے بعد حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) گوشہ نشینی کی زندگی نہ گزارتے اگر ناصران کی کمی نہ ہوتی اور باصلاحیت افراد اور جانثاران آپ کو مہیا ہوتے تو آپ اپنی پانچ سالہ خلافت کے اختتام پر آپ کو مظلومانہ انداز میں شہید نہ کیا جاتا اور پھر امام حسن مجتبیٰ (علیہ السلام) کو اپنے دور کے ظالم حکمران کے ساتھ جنگ بندی کا معاہدہ نہ کرنا پڑتا جس کے بعد آپ کو اپنے شیعوں نے بھی تنقید کا نشانہ بنایا اور یہ ناصران کی کمی کا نتیجہ تھا کہ کربلاء کا خونی سانحہ رونما ہوا، اور اگر باصلاحیت افراد موجود ہوتے اور کافی مقدار میں فداکار ناصران مہیا ہوتے تو پھر یزید جیسے فاسق وفاجر شخص کو مسلمانوں پر حکومت کرنے کا موقع نہ ملتا حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس ناصران ہوتے تو آپ عالم اسلام کو ہلاکت سے نجات دیتے اور اسلامی حکومت قائم کرتے، پورے عالم پر الٰہی عدالت کا نفاذ کرتے "باقی معصومین (علیہم السلام) کے دور کا مطالعہ کریں ہر ایک کے لئے یہی مشکل رہی بلکہ ہمارے معصومین (علیہم السلام) اپنے اپنے زمانہ کے جابر اور ظالم حکمرانوں کے خلاف تحریک نہ چلا سکے اور امت مسلمہ کو ان کے مظالم سے نجات نہ دلا سکے پس مسلمانوں کی فکری آگہی کے لیے اور اسلام سمجھانے اور قرآن کی تعلیمات دینے پر وقت گزار دیا اور آخرکار اپنے اپنے دور کے ظالموں کے ہاتھوں آپ خود بھی شہید ہو گئے اور ہر دور میں آپؑ کے وفادار جانثاروں کو بھی اسی راستہ سے گزرنا پڑا، ایک رہبر حق اس قدر با اختیار، لائق، باخبر اور آگاہ ہو، اسے بھی اپنے ہدف کی خاطر جانثاروں کی ضرورت ہوگی۔

طولانی عمر کی ظاہری حکمت

پھر جتنا بڑا ہدف ہوگا اس کو سامنے رکھ کر ناصران کی اتنی ہی ضرورت ہوگی۔ ..."ہم اس تناظر میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی عمر کے طولانی ہونے کی حکمت اور فلسفہ کو اس طرح بیان کر سکتے ہیں کہ یہ سب عرصہ لائق، فداکار اور جانثاروں کے مہیا کرنے اور ان کی تربیت کے لئے ہے جیسے ہی مطلوبہ تعداد پوری ہو جائے گی تو حضرت کے ظہور کا اعلان ہو جائے گا تاکہ آپ جس

عالمی انقلاب کو شروع کریں گے اس میں کہیں بھی شکست کا سامنا نہ ہو اور نہ ہی آپؑ کے لئے لائق اور قابل افراد کی کمی ہو، آپؑ کے پاس کام کرنے کے لئے تربیت شدہ افراد کی ایک بہت بڑی ٹیم موجود ہوگی جن پر آپؑ کو مکمل اعتماد ہوگا، وہ جان بکف، جانثار ہوں گے اور اس عظیم ہدف کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے آمادہ ہوں گے۔

ناصران حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے اوصاف

ہم جب حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ناصران کا جائزہ لیں تو آپؑ کے معاونین کو ہم دو قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

الف مخلص اور خالص اصحاب کی جمعیت، جو حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے بنیادی ناصران ہوں گے یہی وہ گروہ ہوگا جس کے ذمہ مختلف ممالک کو فتح کرنا ہوگا، مختلف صوبوں اور علاقوں کی ذمہ داریاں سنبھالنا، اور آپؑ کی عالمی تحریک میں ان کا بنیادی کردار ہوگا انہیں موا مختلف اطراف میں بھیجیں گے۔

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ صاحبان ایسے ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات ہوں گی جس وجہ سے وہ اپنی پوری طاقت، صلاحیتیں اور جرأتوں کا مظاہرہ کریں گے اور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے اہداف اور مقاصد کی تکمیل کے لئے پوری جانفشانی سے کام کریں گے۔

واضح ہے ہدف اور مقصد جتنا بڑا ہوگا اس کے حصول کے لئے جو افراد قدم اٹھائیں گے وہ اتنے ہی ایمان کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوں اور صلاحیتوں کے بلندترین مقام پر ہوں، اور اگر ہدف اتنا بڑا ہو کہ جب سے دنیا ہے کسی پیغمبر اور کسی امامؑ کے لئے اسے پورا کرنے کا موقع نہ ملا ہو اور ہر ایک کی خواہش رہی ہو کہ ایسا ہو جائے کہ پوری دنیا پر اللہ کا نظام رائج ہو جائے اب اس قسم کے ہدف کے لئے کس قسم کی صلاحیتوں کے وہ مالک ہوں؟ جو اس قسم کی عالمی تحریک میں قائدین کا کردار ادا کریں اور بڑی بڑی ذمہ داریوں کو سنبھالیں۔ ظاہر ہے وہ بہت ہی باکمال ہوں گے، اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک ہوں گے۔

حالات وواقعات کا جائزہ لینے اور روایات میں جو کچھ ان کے بارے بیان کیا گیا ہے اس کی روشنی میں دو بنیادی خصوصیات ہیں، ان دو خصوصیات ہی سے حضرتؑ کے صحابی بننے کا معیار سامنے آتا ہے۔

اعلیٰ درجہ کی آگہی

۱۔ امکانی حد تک اعلیٰ اور بہت ہی زیادہ آگہی اور اعلیٰ عقل وشعور وسمجھ کے مالک ہوں، ایمان کے ساتھ ساتھ ان کی معنوی قوت بہت ہی زیادہ ہوگی اس زمانہ میں ایک ایسا گروہ ہوگا کہ جس طرح لوہار تیر کو تیز کرتا اور چمکاتا ہے، اسی طرح قرآن کے وسیلہ سے ان کی سوچیں اور افکار نورانی ہو جائیں گے، ان کی نگاہیں تیز بین ہوں گی، ان کا فہم وادراک بہت ہی بلند ہوگا، معاملہ فہمی میں ان کا نظیر نہ ہوگا، حکمت ودانائی سے مالا مال وہ مردان الٰہی ہوں گے جو حضرت کے گرد جمع ہوں گے، وہ آپؑ کے پروگرام کو نافذ کریں گے۔ آپؑ کی مدد کریں گے، اس گروہ سے آپؑ کے وزیر ومشیر ہوں گے، وسیع وعریض مملکت کے تمام کام ان کے ذمہ ہوں گے خداوند نے ان کے ذمہ جو بھاری کام لگایا ہے اس کی انجام دہی کے لیے مکمل طور پر یہ باصلاحیت ہوں گے اور یہ گروہ آپ کا مددگار رہوگا۔ (بشارۃ الاسلام ص ۲۹۷، الزام الناصب ص ۱۹۲)

شہادت اور قربانی کی آمادگی

۲۔ مقدس ہدف کے حصول کی خاطر شہادت اور ہر قسم کی قربانی دینے کی آمادگی انکے اندر موجود ہوگی یہ مختلف روایات سے سمجھی جا سکتی ہے جیسا کہ چالیس دن دعائے عہد پڑھنے کی تاکید میں بیان ہوا ہے کہ ایسے افراد حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ناصران سے ہوں گے "اللھم اجعلنی من......المستشھدین بین یدیہ" اے اللہ مجھے امام مہدی (علیہ السلام) کے سامنے شہید ہونے والوں سے قرار دے، وہ ایسے جذبہ سے سرشار ہوں گے جو جذبہ شہادت روز عاشوراء حضرت امام حسین (علیہ السلام) کے ناصران میں تھا۔ شہادت کی آرزو پر زندہ ہوں گی انہیں موت کا خوف ہرگز نہ ہوگا۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے اصحاب کی تعداد

تواتر کے ساتھ احادیث میں آیا ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے اصحاب کی تعداد ۳۱۳ ہوگی یہ تعداد بدر میں حضرت پیغمبر اکرمؐ کے اصحاب کے برابر ہوگی، حضرت امیر المومنین ،حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے انہیں پرچم داروں اور کمانڈروں سے تعبیر فرمایا ہے، ہر ایک کی کمان میں ایک فوج ہوگی۔

(کمال الدین وتمام النعمۃ ص ۶۷۳، یوم الخلاص ص ۲۵۶، المہدی من المہد الی الظہور ص ۳۹۵)

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے اس بارے میں فرمایا "رکن اور مقام کے درمیان تین سو اور کچھ افراد اہل بدر کی تعداد کے مطابق قائم (علیہ السلام) کی بیعت کریں گے ان میں مصر کے نجباء، شام کے ابدال اور عراق کے اخیار (صالحین) ہوں گے" (الغیبۃ شیخ الطوسی ص ۲۸۵، منتخب الاثر ص ۳۶۸)

بہر حال حضرت امام مہدیؑ کے خواص کی تعداد ۳۱۳ بیان ہوئی ہے اس پر سب کا اتفاق ہے۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے انصار کی بعض اور خصوصیات

اوپر بیان کی گئی دو اہم خصوصیات کے علاوہ چند اور عمومی خصوصیات بھی ہیں جو آپؑ کے اصحاب خاص میں موجود ہوں گی جو کہ حسب ذیل ہیں۔

جوان ہونا

۱۔ ان کی اکثریت جوان ہوگی، آٹے میں نمک کے برابر بوڑھے نظر آئیں گے۔

(الغیبۃ نعمانی ص ۱۷۰، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۳۳، منتخب الاثر ص ۳۸۴)

اعلیٰ معنوی و روحانی طاقت کا مالک ہونا

۲۔ ایمان، اخلاص، مادی اور معنوی قدرت کے اعلیٰ معیار پر فائز ہوں گے، میدان کے شیر ببر ہوں اور رات کے زاہد ہوں گے، اپنے صبر اور حوصلہ کا خداوند پر احسان نہ جتاتے ہوں گے، خداوند کے راستہ میں اپنی جانفشانی اور قربانی کا شمار نہ کرتے ہوں گے، جیسے ہی کوئی نیا سانحہ یا

حادثہ رونما ہوگا اور مایوسی کے آثار نظر آنے لگیں گے تو وہ اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کا اظہار شجاعانہ جوہر دیکھا کر کریں گے، اپنے امام کے فرمان کی پیروی کر کے اپنے پروردگار کا تقرب حاصل کریں گے ،وہ سب کے سب ایسے کچھار سے شکار کے لیے نکلنے والے شیروں کی مانند غرانے اور دھاڑنے والے ہوں گے۔... وہ اگر ارادہ کریں تو پہاڑوں کو ان کی جگہوں سے ہٹادیں ،وہ خداوند کی توحید کی معرفت حاصل کر چکے ہوں گے، وہ رات کی تاریکی خوف خدا اور رضا الٰہی کے شوق میں اس طرح گریہ کرتے ہوں گے جس طرح ماں اپنے جوان بیٹے کے جنازے پر کرتی ہے۔

دنوں کے روزہ دار اور راتوں کے عبادت گزار، شب زندہ دار ہوں گے، ایسا محسوس ہوگا کہ ان سب کے اخلاق وآداب وعبادات ایک جیسے ہیں، محبت، شفقت، خیر خواہی اور نیک جذبات سے سرشار دل گویا ایک جگہا کٹے ہوئے ہیں۔ (بشارة الاسلام ص ۲۲۰، الزام الناصب ص ۱۹۹)

اپنے رہبر وامام (علیہ السلام) سے مکمل اخلاص

حضرت جبرائیلؑ کے بعد سب سے پہلا گروہ جو حضرتؑ کی بیعت کرنے پر موفق وکامیاب ہوگا وہ یہی خاص اصحاب ہی ہوں گے جو آپؑ کے پہلے خطاب کو سنیں گے اور آپؑ کے وجود مقدس کا دفاع کرنے میں پیش پیش ہوں گے، عالمی حکومت کی تشکیل کے بعد یہی جماعت ہوگی جن میں سے فقہاء، گورنر، قاضی، جج، مختلف فوجی دستوں کی کمان سنبھالیں گے۔

ب: حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے انصار (آپؑ کی فوج کے سپاہی)

آپ کے خواص کے علاوہ جو لوگ آپ کی ابتدائی فوج کو تشکیل دیں گے ان کی تعداد کم سے کم دس ہزار بیان ہوئی ہے۔

اس گروہ کو مومنین صالحین تشکیل دیں گے جو مکہ اور دوسرے شہروں سے ہوں گے اور حضرت کی مدد کے لئے تیزی سے مکہ آئیں گے اور حضرت کے دشمنوں کے خلاف جنگ کے لیے خود کو آمادہ کریں گے، یہ افراد آپ کی فوج کے بنیادی ڈھانچہ کو تشکیل دیں گے، آغاز میں کم از کم ان کی تعداد دس ہزار بیان ہوئی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی روایت میں اس بارے وضاحت کی گئی ہے۔

ملاحظہ ہو:

(الارشاد ج ۲ ص ۳۸۳ کمال الدین وتمام النعمہ ص ۶۵۲، تاریخ ما بعد الظہور ص ۷۰۰، المہدی من المہدانی الظہور ص ۲۲۸)

غضب کا لشکر اور ان کا نعرہ مستانہ

جیسے جیسے حضرتؑ کی تحریک آگے بڑھے گی آپؑ کے سپاہیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا ان کے اسلحہ کی مقدار اور نوعیت بھی بڑھتی جائے گی اور ان کے اہداف بھی ہر دن گزرنے سے واضح تر ہوتے جائیں گے اسی وجہ سے اس لشکر کو "غضب کا لشکر" نام دیا گیا ہے۔

یہ لوگ ظالموں، ستمگروں اور فسادیوں کے اوپر غضب الٰہی اتارنے کا وسیلہ و ذریعہ بنیں گے، حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ہدایات و راہنمائی پر پیش قدمی کرتے چلے جائیں گے سب کا نعرہ اور شعار یہ ہوگا، یالثارات الحسینؑ، انتقام انتقام حسینؑ کے قتل کا انتقام، حضرت سید الشہداء (علیہ السلام) کے قتل کا انتقام لینا ہے سب کے لئے نقطہ اتحاد یہی نعرہ ہوگا۔

ہدف کی وحدت

حضرت امام حسین (علیہ السلام) اور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے درمیان ہدف کی وحدت ہے، ہم آہنگی ہے، انصار اور مددگار ایک جیسے ہیں، ایک امامؑ اپنے سارے سرمایہ کو قربان کر کے دوسرے امامؑ کے لئے مقدمات فراہم کرتے ہیں اور مسلسل جدوجہد کی بنیاد ڈال گئے اور ظالموں کے ابدی خاتمہ تک کے لئے بنیادیں قائم کر چھوڑیں جب کہ دوسرے امامؑ ان مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے، ہر دو کے انصار ایک جیسے جذبہ سے سرشار ہیں، ہدف کی خاطر آخری حد تک جانے کے لئے آمادہ اور غیر متزلزل ایمان کے مالک ہیں۔ ان کے ایمان کی پختگی اور اپنے امامؑ سے وفا کس اعلیٰ حد پر ہوگی؟ اسے جاننے کے لئے درج ذیل روایات کا مطالعہ کریں۔ (کتاب امام مہدی (علیہ السلام) ص ۳۲۳، ۳۲۵ تک یہ روایات موجود ہیں)

امامؑ کی سواری سے خود کو مس کرنا اور امامؑ پر فدا ہونا

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ "حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ناصران ایسے ہیں جن کے دل فولاد سے زیادہ مضبوط ہوں گے، ان کے دل میں کبھی بھی ذات باری تعالی کے متعلق شک نہ گزرا ہوگا، وہ پتھر سے زیادہ سخت اور مضبوط ہوں گے، وہ اگر پہاڑوں پر حملہ کریں گے تو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دیں گے، اپنے اپنے پرچم لے کر جس شہر کا رخ کریں گے اسے فتح کرلیں گے، ایسا لگے گا کہ ان کی سواریوں پر عقاب بیٹھا ہوا ہے۔

وہ اپنے جسموں کو حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے گھوڑے کی زین سے تبرک کے طور پر مس کریں گے اور آپؑ کے گرد رہیں گے، امامؑ کو اپنے گھیرے میں رکھیں گے، جس طرح پروانے شمع کے گرد ہوتے ہیں تاکہ اپنی جانوں کو ان کی جان کے واسطے ڈھال قرار دیں، جس کا وہ ارادہ کریں گے اسے فوراً انجام دیں گے، امامؑ کو کسی کام کی تکلیف نہ دیں گے، امامؑ کی ہر مراد کو پورا کریں گے۔

ناصران کی خوبیاں

اس جماعت میں ایسے مردان الہی ہوں گے جو شب بیدار ہوں گے، نمازوں میں گریہ وزاری کریں گے، ان کی دعا اور مناجات کی آواز شہد کے چھتے میں بھنبھناہٹ جیسی ہوگی، ساری رات پاؤں کے بل عبادت میں گزار دیں گے، جب صبح کریں گے تو گھوڑوں پر سوار جنگ کے لئے تیار ہوں گے، رات کو راہبوں کی مانند عبادت گزار ہوں گے، دنوں کو کچھار کے شیروں کی مانند ہوں گے، اپنے امامؑ کی اطاعت میں کالے غلام سے بھی زیادہ مطیع ہوں گے، ان کے دل چراغ کی مانند روشن قندیلیں ہیں، خشیت الہی میں ان کے مانند کوئی نہیں، دعاء میں خاضع وخاشع ہوں گے، راہ خدا میں شہادت کی تمنا رکھتے ہوں گے، ان کا شعار اور سلوگن یالثارات الحسین ہوگا، حسینؑ کے خون ناحق کا انتقام..... جیسے ہی چلیں گے اور جس طرف چلیں گے رعب ودبدبہ سے پروقار ہوں گے، ایک ماہ کی مسافت سے ان کی عظمت وتمکنت کا پتہ چل جائے گا خداوند ان کے امامؑ کی ان کے ذریعہ مدد فرمائے گا۔ (بحارالانوار ج ۵۲ ص ۳۰۸)

نیز آپ نے فرمایا" گویا میں حضرت قائمؑ کو اور ان کے اصحاب کو نجف اشرف میں دیکھ رہا ہوں ان کے اصحاب آپ کے سامنے اس طرح خاضع اور خاشع ہیں اور ان پر کامل سکوت طاری ہے جیسے ان کے سروں پر پرندہ بیٹھا ہو، میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کا زادِراہ ختم ہو گیا ہے، غذا اتمام ہے، ان کے لباس پرانے ہو چکے ہیں، ان کی پیشانیوں پر سجدوں کے نشانات ہیں، دنوں میں شیروں کی طرح اپنے شکار کے پیچھے ہیں اور راتوں کو عبادت میں مصروف رہتے ہیں، ان کے دل فولاد کے ٹکڑوں کی مانند ہیں۔

ہر شخص کی طاقت چالیس مردوں کے برابر ہوگی، ان میں سے کوئی شخص بھی کافر یا منافق کے سوا کسی کو قتل نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی کتاب میں صاحب فہم و فراست کے عنوان سے یاد کیا ہے، یہ اپنی فراست اور سمجھ سے مومن کو منافق اور کافر و مشرک سے علیحدہ کریں گے مومن کو ان سے نقصان نہ پہنچے گا"۔ (سورۂ حجر آیت ۱۵) (بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۸۶)

امور مملکت چلانے والے

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا" حضرت امام مہدی (علیہ السلام) ۳۱۳ "افراد کو پوری دنیا کے اطراف میں بھیجیں گے آپ ان کے سینہ اور پشت پر ہاتھ پھیریں گے جس کی وجہ سے وہ کسی بھی قسم کا فیصلہ کرنے سے عاجز و کمزور نہ ہوں گے"۔

اس روایت سے واضح ہو رہا ہے کہ ۳۱۳ افراد آپ کے خواص ہوں گے جنہوں نے پوری دنیا میں حکومتی امور کو سنبھالنا ہے اور امامؑ کی نمائندگی میں مختلف علاقوں اور جگہوں پر کام کرنا ہے۔ (بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۲۵)

حضرت امام مہدیؑ کا اپنے بارے میں بیان

حضرت صاحب الامر (علیہ السلام) نے جناب علی بن مہزیار سے فرمایا" میرے بابا نے مجھ سے فرمایا! میں آپ کو اس حال میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے گرد زرد اور سفید رنگ کے پرچم

لہرا رہے ہیں، اور یہ پرچم حطیم اور زمزم کے درمیان لہرائیں گے، اور میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ پے در پے، گروہ در گروہ آپؑ کے لئے بیعت کی جارہی ہے، حجر الاسود کے اطراف میں اپنے اپنے ہاتھوں کو بلند کئے ہوئے، آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے بڑھ رہے ہیں، سب آپؑ کی بارگاہ میں پناہ لئے ہوئے ہیں، آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی جماعت سے چنا ہے جو پاکیزہ طینت والے نیک دل اور مومن مزاج تھے، جس وجہ سے یہ سب منافقت اور شرک کی نجاست سے پاک ہیں، افتراق اور مخالفت کی لعنت سے آزاد ہیں، ان کے مزاج میں دین کی خاطر نرمی ہے، البتہ دین کے دشمنوں پر سخت ہیں، ان کے چہرے کھلے اور کشادہ ہیں ان کی فطرت فضیلت پر پروان چڑھی ہے، دین حق پر قائم ہیں، یہ اہل حق ہیں، جب ان کے ادارہ جات مضبوط و مستحکم ہو جائیں گے اور حکومتی ڈھانچہ قائم ہو جائے گا، ان کی وحدت کی وجہ سے مخالفین کی جماعتیں پراگندہ اور منتشر ہوں گی، ایک بڑے درخت کے سایہ تلے لوگوں کی ایک بڑی جمعیت آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کرے گی وہ درخت طبریہ کے قریب ہوگا اور اس کی شاخیں بحیرہ طبریہ کو چھو رہی ہوں گی (یہ وہی جگہ ہے جہاں پر سفیانی نے قتل ہونا ہے اور سفیانی کے لشکر کو آخری شکست ہونی ہے) اس وقت حق کی صبح چمک اٹھے گی اور باطل کی تاریکی چھٹ جائے گی، اللہ تعالیٰ تمام سرکشوں اور نافرمانوں کو آپؑ کے ذریعے ختم کر دے گا اور ایمان کے مٹے ہوئے نشانات دوبارہ روشن ہو جائیں گے۔

چہارم...... بلندی فکر

ان کی فکری سطح بہت بلند ہوگی، سوچ میں انقلاب آجائے گا، فہم وادراک بہت ہی بلند ہوگا، عمومی طور پر معاملات کو دیکھنے اور تجزیہ وتحلیل کرنے کی استعداد بڑھ جائے گی اس حصہ میں دو بنیادی نکات کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔

الف: مختلف ممالک اور پورے عالم کی مختلف اقوام میں آمادگی

اگرچہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی پہلی آواز پر مخلص مومنین لبیک کہیں گے اور ظہور کے وقت ہی آپؑ کی مدد کے لئے تیزی سے نکل کھڑے ہوں گے لیکن اسلامی سوچ اور نقطہ نظر کو پورے عالم

میں پھیلانے اور وسعت دینے کے لئے ضروری ہے کہ حضرتؑ کے حامی اور اسلامی قوانین کا نفاذ کرنے والے دنیا کے مختلف حصوں اور مختلف طبقات واقوام کے اندر موجود ہوں جو آپؑ کے معاون بنیں تاکہ آپؑ ان کے ذریعے پورے عالم میں اسلام کا نفاذ کر سکیں۔

ب: مسلمانوں کی ارتقائی سوچ

ضروری بات ہے کہ مسلمان فکری طور پر اس سے آگاہ ہوں اور اپنے نظریہ میں پختہ ہوں، جو نئے قوانین اور اصول پیش ہوں گے وہ انہیں اچھی طرح سمجھے ہوں اور ان کو استعمال میں لا سکتے ہوں اور جب حضرت امامؑ کی عالمی تحریک کا آغاز ہو تو اس میں یہ خود کو شامل کر دیں اور حضرتؑ کے لئے نصرت کا کام دیں، حضرتؑ کی آمد سے قبل اگر ان سے کچھ کوتاہیاں سرزد ہوئی ہوں گی تو امامؑ مہربان ہیں وہ انہیں معاف کر دیں گے اور اپنے لطف وکرم کو ان کے شامل حال کریں گے، خدا کے فضل وکرم سے انہیں مایوس نہ ہونا چاہیے۔

ج: یاس وناامیدی کی فضاء

پورے عالم پر آپؑ کی آمد سے پہلے ہر طرف مایوسی اور ناامیدی کی فضاء قائم ہوگی، لوگ انسان کے بنائے ہوئے ہر نظام سے کلی طور پر مایوس ہو چکے ہوں گے، ان کی توجہ دین اسلام کیطرف ہو چکی ہوگی، اور اسی دین کو اپنے لئے نجات دہندہ اور مایوسیوں سے نکالنے کا ذریعہ جانتے ہوں گے، حضرتؑ ظہور کے بعد اس کا سامنا کریں گے کیونکہ عوام کے درمیان امن وسکون کی بحالی اور خوشحالی کیلئے جتنے نظام بنائے گئے اور معاشرہ میں پیش ہوئے وہ لوگ آپ کی آمد سے پہلے سب کا تجربہ کر چکے ہوں گے اور ہر نظام سے مایوس ہوں گے۔ سب کے ذہن میں یہ بات راسخ ہوگی کہ کسی نظام کے پاس انسان کے مسائل کا حل موجود نہیں ہے بلکہ ہر آنیوالا دن انسانوں کے واسطے نئے مسائل لے کر ابھرتا ہے، ہر طرف ظلم ہوگا، دہشت گردی ہوگی، قتل وغارت گری ہوگی، بدحالی ہوگی، بدامنی ہوگی، بحرانی کیفیت ہوگی، تمام انسانی حقوق کے ادارے، اقوام متحدہ، سلامتی کونسل اور دیگر علاقائی، ملی وقومی تنظیمیں، بڑی بڑی جماعتیں، بڑی بڑی حکومتیں غرض ہر ایک سے مایوسی ہوگی، ان سب کی

ناکامی سے ہر شخص پریشان ہوگا اور ایک نجات دہندہ کے انتظار میں وہ زندہ ہوگا، یہ وہ موقع ہوگا کہ جب انسان اس بات کو سمجھ لے گا کہ غیر الٰہی نظامات جتنے بھی ہیں، اور جن کی طرف سے لائے تھے سب اوہام وخیالات کا مجموعہ تھے کسی کے پاس بھی انسانی مسائل کا حل نہ تھا اور اب بھی نہیں ہے بس اب الٰہی نظام کی طرف پلٹا جائے اور اس کی گمشدہ متاع کو اس سے حاصل کیا جائے۔ ہماری روایات میں اس مطلب کی طرف اشارہ ملتا ہے مثلاً حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) اکثر اوقات اس شعر کو پڑھتے تھے۔

لکل اناس دولة یرقبونها
ودولتنا فی آخر الدھر یظھر

(شیخ صدوق الامالی ص۳۹۶)

"ہر ایک کے لئے ایک حکومت ہے جس کی وہ انتظار میں ہیں ہماری حکومت اس زمانہ کے آخر میں ظاہر ہوگی"۔

اتمام حجت اور آخری حکومت

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) اس امر کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "جب تک انہوں نے ہماری طرز حکومت کا مشاہدہ نہیں کیا انہیں کچھ بھی فیصلہ دینے کا حق نہیں ہے یہ سب لوگ حکومتیں کرلیں تا کہ جب ہماری حکومت قائم تو پھر ان کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ اگر ہمیں موقع ملتا تو ہم بھی اسی طرز کی حکومت کرتے۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے اس بارے فرمایا ہے کہ "تا کہ کوئی شخص بعد میں یہ نہ کہے کہ اگر ہمیں حکومت مل جاتی تو ہم بھی عدالت قائم کرتے اور عادلانہ رویہ اپناتے"۔

(الغیبۃ شیخ الطوسی ص۴۷۲، آخرین دولت مجلہ موعود ص۲۲، ۲۶)

بالفاظ دیگر تمام اہل دنیا اس مقام پر پہنچ جائیں گے کہ ان کے تمام مفروضہ، اور غیر الٰہی جھوٹے نظریات کے دعویدار، کہ جو کچھ تھا وہ سب خیالات اور اوھام تھے اور لوگوں کو ان میں گم اور

معروف رکھا گیا، بشریت کے لئے تنہا نجات کا راستہ دنیا کے آخری حصہ تک فقط اور فقط اسلام ہے" ایسی شرائط کے متحقق ہونے کے بعد ہی حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا۔

ایک مثالی نظام کی انتظار

پہلا اور دوسرا نقطہ جو یہاں بیان ہوا ہے وہ تو صدیوں سے بلکہ ہزاروں سال سے حاصل رہا ہے تیسری اور چوتھی شرط موجود نہ ہو سکی اب چودہ سو سال ہو چکے ہیں دنیا پر، اسلام کا تسلط قائم نہیں ہو سکا اور صدیوں سے اہل عالم عدالت کا خواب دیکھ رہے ہیں اور بے مثال تہذیب و تمدن اور مثالی نظام حکومت کے منتظر ہیں، مخلوق نے تو ابھی تک اس عدالت کی خوشبو تک بھی نہیں سونگھی اور نہ ہی اس کا ذائقہ چکھا ہے جس کا اللہ تعالی نے اپنے بندگان صالحین سے وعدہ فرما رکھا ہے اس کی تفصیلات کتاب تاریخ بعد از ظہور ص ۲۰۲ پر دیکھیں۔

ظہور کی نشانیوں اور شرائط کا تقابل

آخر میں مناسب ہے کہ ظہور کی شرائط اور ظہور کی نشانیوں کے درمیان جو فرق ہے اسے اجمالی طور پر بیان کر دیا جائے۔

۱۔ ظہور کا رابطہ شرائط کے ساتھ حقیقی اور واقعی ہے جب تک وہ شرائط حاصل نہ ہوں گی اس وقت تک ظہور پذیر نہ ہوگا جب کہ علامات ظہور پر دلالت کرتی ہیں اور اس قسم کے بڑے واقعہ اور حادثہ کے قریب ظاہر ہونے کی نشاندہی کرتی تھیں۔

۲۔ ظہور کی شرائط کا آپس میں ایک دوسرے کے درمیان ایک طبیعی اور حقیقی رابطہ اور تعلق ہے جب کہ ظہور کی نشانیوں اور علامات کے درمیان اس قسم کا تعلق اور ارتباط نظر نہیں آتا۔

۳۔ ظہور کی شرائط کا ایک وقت مہیا ہونا اور موجود ہونا ضروری ہے، جب کہ ظہور کی علامات سات مہینوں اور مختلف ایام میں رونما ہوتی ہیں۔

۴۔ ظہور کی شرائط کی بقاء اور دوام ضروری ہے اسی سے ظہور کی بقاء ہے، جب کہ ظہور کی نشانیاں ایک خاص وقت میں ظاہر ہوں گی نہ تو ان کے طولانی ہونے اور نہ ہی ان کے باقی رہنے

کا امکان ہے ان کے واقع ہونے میں آپ کی بقاء اور دوام شرط نہیں ہے، علامت ظاہر ہوئی اور بس ختم۔ اس کی بقاء کا مسئلہ نہیں ہے۔ جیسے مسلسل کئی روز تک بارشوں کا ہونا...... یہ ایک واقعہ ہے جو ظہور کی علامت ہے، اس واقعہ نے ہونا ہے اور بس، اس نے جاری نہیں رہنا، اسی طرح باقی علامات کے بارے آپ جائزہ لے سکتے ہیں۔

۵۔ ظہور کی شرائط ظہور کے زمانہ میں اعلیٰ حد تک پہنچ جائیں گی جب کہ تمام نشانات اور علامات مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ وقوع پذیر ہوں گی۔

۶۔ ظہور کی تمام شرائط کا تحقق ہونا ضروری ہے تب ظہور ہوگا جب کہ ظہور کی علامات جو بیان ہوئی ہیں ان سب کا وقوع پذیر ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ چند حتمی علامات کا ظہور سے پہلے ظاہر ہونا ہی کافی ہے، اگر باقی علامات ظہور سے پہلے ظاہر نہ بھی ہوں تو بھی اس سے ظہور میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

باب ہفتم

بداء اور ظہور کی نشانیاں

ظہور کے بارے ایک سوال

جب ہم حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے بارے میں بات کرتے ہیں یا آپؑ کے ظہور کی نشانیاں اور علامات کے متعلق گفتگو چلتی ہے تو یہ در حقیقت ایسے واقعات اور حالات کے بارے گفتگو ہے جنہوں نے آئندہ وقوع پذیر ہونا ہے۔اس لحاظ سے یہاں ایک سوال ہم اپنے آپ سے کر سکتے ہیں۔

.ان علامات کے بارے ایک سوال جو علامات ظہور کے بارے بیان کی گئی ہیں اگر ہمارے نزدیک سندی اعتبار سے یہ ثابت ہو جائے کہ یہ بات معصومؑ ہی کی زبان سے جاری ہوئی ہے اور جو کچھ علامات بیان ہوئی ہیں ان سب کو بیان کرنے والی حدیث کی سند صحیح ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہمیں یہ اطمینان حاصل ہو سکتا ہے کہ جس طرح اور جس کیفیت سے ان واقعات اور حادثات کو روایات میں بیان کیا گیا ہے بالکل یہ سب اسی طرح ہی" یہ واقعات وحادثات بغیر کمی بیشی کے ظہور سے قبل واقع ہوں گے یا ان میں تغیر وتبدل کا امکان موجود ہے؟ .
اس قسم کے سوال کا جواب عقیدتی،کلامی اور فلسفی کتابوں میں نظریہ بداء کے تحت دیا جاتا ہے ہم اس آخری بحث میں بڑے اختصار کے ساتھ اس موضوع پر روشنی ڈالتے ہیں۔

بداء سے مراد

لغت میں بداء کا معنی مخفی چیز کے ظاہر ہونے کے ہیں،واضح ہونا،کسی کام کا شروع ہونا، جب کہ عقیدتی اصطلاح میں ایک ایسا امر اور واقعہ جو لوگوں پر پہلے مخفی تھا اور وہ اسے کسی اور طرح سمجھ رہے تھے اس کا واضح ہو جانا،ان سب پر اس واقعہ کا دوسرا رخ منکشف ہو جانا،جس سے پہلے وہ لوگ واقف نہ تھے یا جن کا انہوں نے سوچا بھی نہ تھا۔
یہ اس معنی میں ہے کہ خداوند تبارک وتعالیٰ اپنی مصلحت اور حکمت کے تحت ایک مسئلہ یا واقعہ کو اپنے پیغمبر یا ولی کے لئے ایک انداز سے بیان فرماتا ہے لیکن جب اس واقعہ کے ظہور کا وقت آتا ہے تو وہ واقعہ اس طرح نہیں ہوتا جس طرح پہلے اسے بیان کیا ہوتا ہے،قرآن مجید میں اس بارے (سورۂ

رعد آیت ۳۹ میں ہے "اللہ جو چاہے مٹا دے اور جو چاہے ثابت رکھے لوح محفوظ اسی کے پاس ہے یعنی وہ خود ہی جانتا ہے کہ اس واقعہ کا انجام کیسا ہے؟"۔

سورۂ زمر آیت ۴۸ میں ہے کہ "جو کچھ انہوں نے کہا تھا اس کی برائیاں ان پر کھل پڑیں اور جس سے وہ مذاق کرتے تھے وہ انہیں آگھیرے گا"۔

سورۂ یوسف آیت ۳۵ میں آیا ہے کہ "پھر ان تمام نشانیوں کے دیکھ لینے کے بعد بھی انہیں یہی مصلحت معلوم ہوئی کہ یوسف کو کچھ مدت کے لئے قید خانہ میں رکھیں"۔

یہ خفاء کے بعد ظاہر ہو جانا، پہلے ایک بات کا علم نہ ہو اور پھر اس کا علم ہو جائے تو یہ بات مخلوق کے بارے میں صادق ہے، اللہ کے بارے میں یہ بات درست نہیں ہے اس کے واسطے کچھ بھی مخفی نہیں ہے، کیونکہ اگر ایسا ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ (العیاذ باللہ) خداوند جاہل ہے یا وہ پہلے اس مصلحت سے واقف نہ تھا پھر واقف ہوا۔

ایسا خدا کے بارے خیال کرنا ہی کفر ہے، جیسا کہ قرآن فرماتا ہے کہ "خداوند سب چیزوں، سب واقعات و حالات کے بارے آگاہ اور واقف ہے، اس پر کچھ بھی مخفی نہیں ہے ذرہ سے کہکشاں تک، اس کے لئے حاضر و موجود ہے اور وہ سب کا عالم ہے، اس کے ہاں حاضر و غیب کا فرق نہیں ہے، اس کا علم حضوری ہے، علم احاطی کا وہ مالک ہے"۔

سورۂ النساء آیت ۳۵ "یقیناً اللہ تعالیٰ پورے علم والا پوری خبر والا ہے"۔

سورۂ آل عمران آیت ۵ میں ہے "یقیناً اللہ تعالیٰ پر زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے" اس لئے بداء کا مسئلہ کہ مخفی امر کو ظاہر کر دینے کی نسبت خداوند کی طرف دی گئی ہے۔ سورۂ زمر آیت ۴۸ "خداوند نے ان کے لئے وہ کچھ ظاہر کر دیا جس کا وہ گمان نہ کرتے تھے"۔

اور سورۂ رعد کی آیت ۱۱ میں آیا ہے کہ "اللہ تعالیٰ جو کچھ کسی قوم کے لئے حاصل ہو چکا ہے اور ہونا ہے اسے تبدیل نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ لوگ خود کو تبدیل کر دیں"۔

اسی طرح کی اور آیات سے اس بات کو ہم کہہ سکتے ہیں کہ کچھ اعمال ایسے ہیں جیسے نیکی

کرنا، بھلائی کرنا، دوسروں پر احسان کرنا، صلہ رحمی، ماں باپ سے نیکی کرنا، استغفار، توبہ، شکر نعمت، نعمت کا حق ادا کرنا، یہ سب انسان کے حالات کو بدل دیتے ہیں جس طرح برے اعمال اور ناشائستہ حرکات کا نتیجہ انسان پر ویسا ہی ہوتا ہے جیسے وہ اعمال ہوتے ہیں۔

لوح محفوظ اور لوح محو و اثبات

بداء خداوند کی طرف سے لوگوں پر جو بات، حالت اور واقعہ مخفی اور پوشیدہ تھا اس کا ظاہر ہو جانا ہے۔ اس کی تشریح سے پہلے ضروری ہے کہ ہم تھوڑی سی وضاحت یہ بھی کر دیں کہ قرآنی آیت میں دو طرح کی لوح کا ذکر موجود ہے۔

لوح محفوظ

ایسی لوح جو اس میں درج ہو جاتا ہے وہ مٹتا نہیں ہے، اس میں درج مقدرات بدلتے نہیں ہیں کیونکہ وہ سب علم الٰہی کے مطابق ہوتے ہیں۔ (سورہ بروج آیت ۲۱،۲۲)

''بلکہ وہ تو قرآن مجید ہے جو کہ لوح محفوظ میں ہے''۔

لوح محو و اثبات

کچھ شرائط اور حالات کے تحت انسان کی سرنوشت اور تقدیر ایک طرح کی ظاہر ہوتی ہے، پھر ان شرائط اور حالات کے بدل جانے سے اس شخص کی قسمت اور تقدیر میں تبدیلی آجاتی ہے اور نئی شرائط اور حالات کے مطابق اس کی تقدیر بن جاتی ہے یا یوں سمجھیں کہ وہ واقعہ نئی شرائط کی شعاع میں آجاتا ہے۔

بداء کی مثال

ایک شخص کو بیس سال کی عمر میں فوت ہونا ہے لیکن وہی شخص صلہ رحمی کرتا ہے، صدقہ دیتا ہے، اس کی عمر میں تیس سال کا اضافہ ہو جاتا ہے یا اس کے برعکس بھی ہوتا ہے وہ قطع رحمی کرتا ہے، کوئی بڑا جرم کرتا ہے، جس وجہ سے اس کی عمر بیس سال سے کم ہو کر دس سال ہو جاتی ہے، جس نے

پچاس سال عمر کرنا ہوتی ہے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کی وجہ سے خداوند تعالیٰ اس کی عمر سے بیس سال کم کردیتا ہے اوراس کی عمرتیس سال ہو جاتی ہے البتہ خداوند پہلے ہی سے یہ جانتا ہے کہ فلاں شخص کی عمر پچاس سال ہے اور فلاں شخص کی بیس سال عمر ہے، اللہ تعالیٰ ان کے رویوں کو بیان کرنے کے لئے ، اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں اوراولیاء کی زبانوں پر ظاہری حالات اور موجود شرائط جو سب دیکھ رہے ہوتے ہیں ان کی روشنی میں ایک بات بیان کروادیتا ہے لیکن جب نئے حالات سامنے آجاتے ہیں تو پھران کی تبدیلی کا حکم آجاتا ہے جس کی خبر لوگوں کونہیں تھی البتہ لوگوں کو بتادیا جاتا ہے کہ اس کی تبدیلی فلاں وجہ سے ہوئی ہے اور ہو سکتی ہے۔

سورۂ رعد آیت ۳۹ میں ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹادیتا ہے اور جو چاہتا ہے اسے باقی وثابت رکھتا ہے اور اللہ کے پاس ام الکتاب (اصل بات) ہے یا سورۂ انعام آیت ۲ میں ہے ''پھر ایک وقت معین کیا اور (دوسرا) معین وقت خاص اللہ ہی کے نزدیک ہے''۔

دولوح کی بحث سے نتیجہ

ان دولوح کی بحث کو سامنے رکھتے ہوئے اوروہ مطالب جن کو اب تک ہم نے بیان کیا ہے یہ سوال ذہن میں آتا ہے۔

امام مہدیؑ کے ظہور کی بات لوح محفوظ سے ہے

کیا حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا ظہوراوراس کے متعلق جونشانیاں بیان کی گئی ہیں یہ لوح محفوظ میں ہیں یا لوح محو واثبات میں ہیں؟۔

یا ایک اور انداز سے سوال کریں، کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ بشریت کے آخر تک ظہور نام کا مسئلہ ہی وجود میں نہ آئے، نہ کوئی امام مہدی (علیہ السلام) آئے نہ کوئی نشانی ظاہر ہو؟، یا سب نشانیاں ظاہر ہوں اور حضرت تشریف لے آئیں، یا کچھ نشانیاں ظاہر ہوں اور کچھ ظاہر نہ ہوں پھر بھی حضرت تشریف لے آئیں؟ یہ سب کچھ ظاہر بھی ہو جائیں لیکن حضرت آئیں ہی نہ، یہ بہر حال یہ سوالات آج کے نہیں ہیں آئمہ معصومین (علیہم السلام) کے زمانہ میں بھی اٹھائے گئے اور ہمارے

آئمہؑ نے ان کے جوابات دیئے ہیں۔

امور موقوفہ اور امور حتمیہ

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے بارے فرمایا کہ '' کچھ امور موقوفہ ہیں اور کچھ حتمی ہیں'' حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا کہ '' کچھ امور حتمی ہیں اور کچھ غیر حتمی ہیں'' (الغیبۃ نعمانی ص ۲۰۲،۲۰۴، بحار الانوار ج ۲ ص ۲۴۹)

حضرت امام مہدیؑ سے بداء کا تعلق

بداء کا مسئلہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کے موضوع سے متعلق چار حصوں میں ارتباط تعلق رکھتا ہے۔

کچھ مشروط نشانیاں اور کچھ غیر حتمی نشانیاں ہیں، وہ نشانیاں جن کے بارے احادیث میں واضح ذکر ہوا ہے کہ وہ حتمی ہیں ان کے علاوہ باقی تمام نشانیاں امور موقوفہ سے ہیں جیسا کہ بزرگان دین شیخ مفیدؒ، شیخ صدوقؒ، شیخ طوسیؒ نے اس بارے میں واضح طور بیان فرمایا ہے اس ضمن میں بیان کیا گیا ہے کہ ظہور کی جو حتمی نشانیاں ہیں ان کے علاوہ باقی جتنی نشانیاں ہیں ان سب میں یہ امکان موجود ہے کہ اللہ تعالی کی مشیت اور ارادہ سے ان میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے، اسی طرح زمانی لحاظ سے ان میں تقدم وتاخر بھی ہو سکتا ہے بالفاظ دیگر ان امور کا تعلق لوح محو واثبات سے ہے۔ ممکن ہے ان کی شرائط کے بدل جانے اور اسباب کی تبدیلی سے وہ سب کسی اور طرح سے وجود میں آئیں یا بالکل وہ رونما بھی نہ ہوں البتہ بہت ساری نشانیاں جن کا ہماری روایات میں ذکر موجود ہے وہ اس طولانی غیبت کے دورانیہ میں وقوع پذیر ہو چکی ہیں اور ان کے رونما ہونے میں بداء واقع نہیں ہوئی ہے۔ لہذا ان کے متعلق بحث نہ ہوگی البتہ ابھی جو نشانیاں وقوع پذیر نہیں ہوئیں ان کے متعلق یہ بات ہو سکتی ہے۔

ظہور میں تعجیل وتاخیر

اگرچہ نشانیوں میں یہ بیان ہوا ہے کہ ایک بہت بڑی مصیبت اور آفت آئے گی قحط ہوگا، بھوک وافلاس ہوگی، تو اس بارے میں یہ امکان تو موجود ہے کہ مومنین کی دعا گریہ وزاری، توسل، استغفار، توبہ کے نتیجہ میں ایسی مصیبت سے چھٹکارا مل جائے اسی طرح اعمال صالح سبب بن جائیں کہ ظہور جلدی ہو جائے اور غیر صالح اعمال، اور مومنین مخلصین کی کمی، عدم توجہی، بے رخی ظہور کی مزید تاخیر کا سبب بنے۔

ان روایات کے بیان کی حکمت

اس قسم کی جو روایات آئی ہیں اور آئمہ معصومین (علیہم السلام) نے اس انداز سے اس واقعہ کے ظہور کو بیان کیا ہے تو شاید یہ اس حوالے سے ہو کہ اگر اس کیفیت سے اسے بیان نہ کیا جاتا تو مومنین اس واقعہ کے رونما ہونے کے متعلق باخبر نہ رہ سکتے تھے اور اس حادثہ سے دوچار بھی ہو جاتے اس سانحہ میں گرفتار ہو جاتے لیکن جب معصومؑ کی جانب سے حدیث میں بیان ہوگیا مومنین ومسلمین آگاہ ہو گئے تو ایسے واقعات وحالات سے بچنے کے لئے دعا، توسل، استغفار...... اللہ کی طرف رجوع کر کے ایسے حادثہ کے رونما ہونے میں رکاوٹ یا تاخیر کا سبب مہیا کر سکتے ہیں البتہ ہمیں یہ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ اس کے برعکس بھی ہو سکتا ہے، اس طرح کہ معصومؑ نے مصیبت اور آفت کے آنے کی خبر دے کر اتمام حجت کر دیا ہے اور یہ بھی بتا دیا کہ مصائب و مشکلات کو دعا کے ذریعہ استغفار کے ذریعہ ٹال سکتے ہو، اعمال صالحہ بجالا کر اس کا حل کر سکتے ہو اور پھر انہوں نے اگر خود ایسا نہیں کیا اور ایسے مصائب سے دوچار ہوئے تو اس کے ذمہ دار خود ہیں، فلاں عمل کے ذریعہ اپنے لئے فائدہ حاصل کر سکتے تھے اور فلاں عمل کے ذریعہ خود سے بڑی مصیبت کو ٹال سکتے تھے لیکن اپنی بدعملی کی وجہ سے اگر مصیبت کو نہیں ٹال سکے اور نہ ہی اپنے لئے فائدہ حاصل کر سکے تو اس کا قصور خود ان کا اپنا ہے۔

اسی وجہ سے بداء کے حوالے سے حدیث میں آیا ہے" خداوند متعال کی جس طرح بداء

سے عبادت کی گئی ہے کسی اور سے نہیں ہوئی،..... بداء کا نظریہ اور توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ شرائط بدلنے سے صورتحال بدل جائے گی جس طرح اللہ کی عبادت کی جاتی ہے کسی اور ذریعہ سے نہیں کی جاتی

(اصول کافی ج ا باب البداء ج ا التوحید باب ۵۲ حدیث ۲)

ظہور کی نشانیاں اور حتمی امور

ظہور کی نشانیوں میں پانچ امور ایسے بیان ہوئے ہیں جنہیں ظہور کی حتمی نشانیوں سے قرار دیا گیا ہے اور یہ بات روایات میں تواتر کے ساتھ موجود ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے یہ بات سنی کہ آپ نے فرمایا کہ "حضرت قائم (علیہ السلام) کے قیام سے پہلے پانچ علامات حتمی ہیں۔

۱۔ یمانی ۲۔ سفیانی ۳۔ صیحہ (اچانک آواز) ۴۔ نفس زکیہ کا قتل ۵۔ بیداء میں زمین کا دھنس جانا

(کمال الدین ج ۲ ص ۶۵۰، الغیبۃ شیخ طوسی ص ۲۶۷، الغیبۃ نعمانی ص ۲۶۹، ۱۷، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۰۵، اعلام الوری ص ۴۲۶، منتخب الاثر ص ۴۳۹، ۴۵۵)

ان نشانیوں کو حتمی نشانیوں سے شمار کیا جاتا ہے اور اس بارے میں کوئی بداء کا احتمال موجود نہیں ہے ورنہ ان کے حتمی ہونے کے مخالف بیانات ذکر ہوتے، ان نشانیوں کا ظہور کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور سب کی سب ظہور کے ساتھ ہمزمان وقوع پذیر ہوتی ہیں جیسا کہ ہم پچھلی بحثوں میں بیان کر آئے ہیں پس ہمیں اس بارے میں یقین ہونا چاہیے کہ جس طرح ظہور امام مہدی (علیہ السلام) یقینی ہے اور وہ الٰہی وعدہ ہے، اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا، اسی طرح اس ظہور سے پہلے جیسا کہ معصومین کی زبان سے ہم تک بات پہنچی ہے کہ ان پانچ امور کا ظہور پذیر ہونا بھی ضروری ہے، اس بارے میں جو اعتراضات اٹھائے گئے ہیں ان کے جوابات ہمارے بزرگ علماء نے دیئے ہیں جیسا کہ محمد فقیہ ایمانی نے اپنی کتاب علامات الظہور ص ۱۰۲ میں، سید جعفر مرتضیٰ عاملی نے اپنی کتاب دراستہ فی علامات الظہور میں ص ۶۰ مالـــــعبۃ ص ۲۶۵ میں جوابات دیئے ہیں۔

اگر چہ یہ ممکن ہے کہ شرائط کے بدل جانے سے مصلحتوں میں تبدیلی آ جائے سوائے ایسے موارد کے کہ جن کے متعلق روایت میں وضاحت آئی ہے کہ فلاں حالات کا واقع ہونا حتمی ہے اس لحاظ سے کہ ہمیں معصومین (علیہم السلام) کے بیان پر یقین ہے ایسے واقعات کے ظہور سے پہلے رونما ہونے کے بارے میں ہم یقین رکھتے ہیں اور ہم پورے یقین و وثوق سے کہتے ہیں کہ مستقبل قریب میں ایسے واقعات ضرور رونما ہوں گے۔ (الغیبۃ شیخ الطوسی ص ۲۶۵)

کچھ نشانیوں کے حتمی ہونے پر اعتراض

اس بارے میں جو بنیادی اعتراض کیا گیا ہے تو اس حدیث کے حوالے سے ہے جسے مرحوم نعمانی نے اپنی کتاب میں درج فرمایا ہے کہ

''محمد بن ہمام نے محمد بن احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو ہاشم داؤد بن قاسم جعفری سے نقل کیا ہے کہ میں حضرت امام جواد (علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر تھا، سفیانی کی آمد کے حتمی ہونے بارے گفتگو ہوئی، میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ کیا حتمی امور کے متعلق بھی بداء واقع ہو سکتی ہے؟ آپؑ نے جواب میں فرمایا جی ہاں!

میں نے عرض کیا، کیا خود حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور میں بھی بداء ہو سکتی ہے مجھے یہ ڈر ہے کہ اس بارے بھی بداء ہو جائے تو آپؑ نے فرمایا!

''حضرت قائم کے ظہور اور آپؑ کی آمد کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا''۔ (الغیبۃ نعمانی ص ۳۰۵، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۵۰)

علامہ مجلسیؒ کی وضاحت

علامہ مجلسیؒ نے اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد اس روایت کے ذیل میں اس طرح وضاحت فرمائی ہے۔ ''ہو سکتا ہے کہ حتمی ہونے کے معانی مختلف ہوں، اور معانی کے اختلاف کے حوالے سے ہو سکتا ہے بعض امور میں بداء کی صورت ہو، مزید برآں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بداء ان واقعات کی کیفیات اور جزئیات کے حوالے سے ہو نہ کہ اصل واقعہ کے رونما ہونے بارے بداء حاصل ہو

جائے جیسے بنی عباس کی حکومت کے زوال سے پہلے سفیانی اپنے قیام کا اعلان کر دے گا۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۵۱)

علامہ مجلسیؒ کی وضاحت پر نکتہ اعتراض

یہ مفروضہ بھی نا قابل قبول ہے کیونکہ اگر اسے قبول کر لیں تو ان کے حتمی اور غیر حتمی ہونے کے متعلق کوئی فرق نہیں ہے جب کہ جو حدیث اس وضاحت کی بنیاد بن رہی ہے تو اس حدیث کے مقابلہ میں بہت ساری احادیث ہیں جو پانچ علامات کے حتمی ہونے کا بتا رہی ہیں، ان سب سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ امام (علیہ السلام) نے بعض مخصوص حالات کے تحت ایسی گفتگو فرمائی ہو کیونکہ جو روایات ان نشانیوں کے حتمی ہونے کے بارے میں بیان کر رہی ہیں وہ سند اور متن کے اعتبار سے انتہائی مضبوط ہیں انہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

سفیانی کا خروج حتمی ہے

عبدالملک بن اعین نے حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے متعلق سوال کیا کہ مجھے یہ خوف لاحق ہے کہ حضرت جلدی تشریف لے آئیں اور سفیانی کا معاملہ سرے سے ہو ہی نہ؟

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے جواب میں فرمایا کہ "نہیں خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا کیونکہ سفیانی کا خروج حتمیات سے ہے اور اس نے ضرور ہونا ہے"۔

(الغیبۃ نعمانی ص ۳۰۳، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۴۹)

ایک اور مقام پر امامؑ نے فرمایا" (ظہور کے حوالے سے جو امور ہیں) ان امور میں کچھ امور موقوفہ ہیں اور کچھ امور محتومہ ہیں، سفیانی کا معاملہ حتمیات سے ہے، اس نے ضرور ہونا ہے"۔

(الغیبۃ نعمانی ص ۳۰۴، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۵۵)

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ "جو امور حتمیات سے ہیں، اور ان امور نے حضرت قائم (علیہ السلام) کے قیام سے پہلے واقع ہونا ہے وہ امور حسب ذیل ہیں۔

۱۔سفیانی کا خروج۔۲۔بیداء کی زمین میں دھنساد ینے کا واقعہ۔۳۔نفس زکیہ کا قتل ہونا۔۴۔آسمان سے نداء کا آنا۔۵۔اچانک آسمان سے (صیحہ) آواز کا آنا۔

(الغیبۃ نعمانی ص۱۷۶، منتخب الاثر ص۴۵۵)

حمران بن اعین نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے سورۃ انعام کی آیت ۲ کے بارے سوال کیا گیا "پھر ایک وقت معین کیا اور (دوسرا) معین وقت خاص اللہ ہی کے نزدیک ہے"۔اس سے کیا مراد ہے؟

تو آپؑ نے فرمایا "وقت دو طرح کے ہیں ایک حتمی و قطعی وقت ہے اور دوسرا موقوف (رکا ہوا) وقت ہے۔

حمران: حتمی وقت اور قطعی وقت کیا ہے؟

امامؑ: اس کے علاوہ وہ نہ ہوگا۔

حمران: وقت موقوف کیا ہے؟

امامؑ: ایسا وقت ہے جس میں اللہ کی مشیت اور ارادے کا دخل ہے، خداوند کا ارادہ اس میں جاری ہوگا۔(یعنی ہوسکتا ہے اسی طرح ہو جس طرح بیان ہوا ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس طرح وہ واقعہ نہ ہو بلکہ نئے شرائط کے تحت اس کے برعکس ہو)

حمران: میں یہ امید رکھتا ہوں کہ سفیانی کا معاملہ موقوف سے ہوگا؟

امامؑ: نہیں خدا کی قسم! کہ سفیانی کا معاملہ موقوف سے نہیں بلکہ حتمی اور یقینی ہے۔یعنی اس نے ہر حال ظہور سے پہلے واقع ہونا ہے۔ (بحار الانوار ج۵۲ ص۲۴۹)

بداء کا مسئلہ اور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا قیام

حضرت حجت اللہ (علیہ السلام) کے ظہور کا معاملہ ایسا ہے کہ جس کے بارے میں اسلام میں سخت تاکید کی گئی ہے اس کے حتمی اور یقینی ہونے کے بارے میں ذرا برابر شک وشبہ موجود نہیں ہے اس سے پہلے ہم بیان کر آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی آیت ۵۵ میں مومنین

کووعدہ دیا ہے کہ وہ انہیں پوری زمین پر حکمرانی عطا کرے گا اور مومنین کو پوری زمین پر غلبہ ہوگا۔

جب کہ ایسا واقعہ ابھی تک پوری انسانی تاریخ میں رونما نہیں ہوا اور پھر یہ بھی خداوند کا اعلان ہے اور طے شدہ بات ہے کہ "ان اللہ لایخلف المیعاد" تحقیق اللہ تعالیٰ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا"۔ (سورۂ آل عمران آیت ۹، سورۂ رعد آیت ۳۱، سورۂ زمر آیت ۲۰)

جب یہ طے ہے کہ خدا نے اپنا وعدہ پورا کرنا ہے وہ خلاف وعدہ نہیں کرتا اور ابھی تک جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دیا ہے وہ پورا نہیں ہوا پس ہمیں انتظار کرنا چاہیے کہ جلد یا بدیر اللہ کا یہ وعدہ ضرور پورا ہوگا اور اللہ کی زمین پر مومنوں کی حکمرانی ہوگی۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے قیام کے بارے میں رسول اللہ کی حدیث

تواتر کے ساتھ رسول اللہؐ سے حدیث بیان ہوئی ہے جسے سب آئمہؑ نے بھی بیان کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا "اگر دنیا کی عمر سے ایک دن باقی بچ گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طولانی کر دے گا یہاں تک کہ میری اولاد سے ایک مرد خروج کرے گا اور وہ سب لوگوں میں عدل عام کر دے گا زمین کو عدالت سے بھر دے گا جس طرح زمین پر ظلم و جور عام ہو چکا ہوگا اور لوگوں پر ظلم حاکم ہوگا"۔

اس مضمون کی حدیثیں بہت زیادہ ہیں اور مختلف طریقوں سے نقل ہوئی ہیں جس سے یہ بات یقینی ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) نے تشریف لانا ہے اور ان کے ذریعہ اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام نافذ ہوگا، عدالت کا راج ہوگا اور ظلم کا خاتمہ ہوگا اور ایسا ضرور ہونا ہے اور قیامت آنے سے پہلے اسی زمین پر ہونا ہے۔

(الارشاد ج ۲ ص ۳۴۰، اعلام الوری ص ۴۰۱، بحار الانوار ج ۵۱ ص ۱۳۳)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کا وقت معین کرنا

بہت ساری روایات میں منع کیا گیا ہے کہ ہم زمانہ ظہور کا وقت معین کریں، شیعوں کو حکم دیا گیا ہے کہ جو بھی ایسا کرے اور حضرت کے ظہور کا وقت معین کر کے بتائے کہ حضرت امام

مہدی (علیہ السلام) فلاں سال اور فلاں وقت میں ظہور کریں گے، حکم یہ ہے کہ ایسی خبر دینے والے کو جھٹلا دو اور ایسے شخص کو جھوٹا قرار دو کیونکہ یہ مطلب اللہ کے اسرار اور رازوں سے ہے اور ان رازوں سے ہر کوئی واقف نہیں ہو سکتا۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے محمد بن مسلم سے فرمایا کہ "اے محمد! اگر کوئی شخص ہماری طرف سے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور سے متعلق وقت معین کر کے بیان کرے تو تم اسے جھٹلانے سے نہ گھبرانا کیونکہ ہم کسی ایک کے لئے بھی اس کا وقت معین نہیں کرتے۔

(الغیبۃ لنعمانی ص ۱۹۵، الغیبۃ شیخ طوسی ص ۲۶۲، بشارۃ الاسلام ص ۲۹۸، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۱۰۴)

جب فضیل نے حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ظہور کا وقت کب ہے؟ تو حضرتؑ نے تین بار اس بات کو دہرا کر فرمایا کہ "جو وقت معین کرنے والے ہیں وہ جھوٹے ہیں، وہ جھوٹے ہیں، وہ جھوٹ بولتے ہیں"۔ (الغیبۃ شیخ طوسی ص ۲۶۲، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۱۰۳، منتخب الاثر ص ۴۸۳)

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے ایک صحابی نے آپؑ سے دریافت کیا کہ

* جس امر کی انتظار میں ہم ہیں یہ کب ہوگا؟ تو حضرت نے جواب میں فرمایا کہ

"اے محرمم! وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں اور جو جلدی کرنے والے ہیں وہ ہلاک ہوں گے اور جو امر خدا کے سامنے تسلیم ہیں وہ نجات پائیں گے اور ہماری طرف پلٹ کر آئیں گے"۔ (الغیبۃ نعمانی ص ۱۹۸، الغیبۃ شیخ الطوسی ص ۲۶۲، بحار الانوار ج ۵۲ ص ۱۰۴، بشارۃ الاسلام ص ۲۹۹، منتخب الاثر ص ۴۶۳)

جیسا کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کا معاملہ ان امور سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے مخفی رکھا ہوا ہے جس وقت خداوند تبارک وتعالیٰ کا ارادہ ہوگا اور اس کے شرائط، اسباب اور حالات سازگار ہوں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ اس امام عالی مقام کی وجودی برکات سے زمین کو بہرہ ور کر دے گا۔

ظہور کے وقت کا معین کرنا اور حتمی علامات

جیسا کہ ہم اپنی سابقہ تحریروں میں بیان کر آئے ہیں کہ جس بات سے منع کیا گیا ہے وہ

ظہور کے وقت کا تعین کرنا اور مخصوص وقت کو اپنی طرف سے بیان کرنا ہے لیکن اس سے منع کرنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ آپؑ کے ظہور کی حتمی علامات اور نشانیوں کو بیان نہ کیا جائے خود معصومین (علیہم السلام) نے اس بارے میں بیان فرمایا ہے اور خود اس فاصلہ کا اشارہ بھی فرمایا ہے کہ جب یہ حتمی علامات ظاہر ہوں گی، ان علامات کے ظاہر ہو جانے اور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کے درمیان فاصلہ کا تعین خود آئمہؑ نے فرما دیا ہے لہٰذا اس حوالے سے ان نشانیوں کا بیان کرنا ان روایات کے دائرہ میں نہیں آتا جو وقت معین کرنے سے منع کر رہی ہیں بلکہ ان نشانیوں کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جب یہ نشانیاں ظاہر ہوں تو اس وقت امامؑ کی آمد کے لئے خود کو تیار کر لینا اور اس وقت خاص کے لئے دقیقہ شماری کرنے سے منع نہیں کیا گیا بلکہ اسے ایمان کی نشانیوں سے قرار دیا گیا ہے۔

جیسے سفیانی کے انقلاب کا آغاز اور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کا زمانہ اس سارے حالات کا دورانیہ نو ماہ سے زیادہ نہیں ہے، اس بارے میں روایات میں وضاحت بھی کر دی گئی ہے، یا پندرہ دن پہلے نفس زکیہ کا قتل ہو جانا اور یہ کہ ان کی شہادت کے پندرہ دن بعد آپؑ ظہور فرمائیں گے تو یہ علامات حتمی ہیں اور اس میں جو کچھ ذکر ہوا ہے وہ آئمہ معصومین (علیہم السلام) کی زبان سے ذکر ہوا ہے لہٰذا ان کے تذکرہ سے نہ منع کیا گیا ہے اور نہ ہی ان کا بیان کرنا آئمہ کے فرامین کی خلاف ورزی ہے۔

لیکن جو نشانیاں غیر حتمی ہیں جب وہ ظاہر ہوتی ہیں تو ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حضرت کے ظہور کے ایام نزدیک ہوتے جا رہے ہیں اس سے زیادہ یہ علامات کچھ بیان نہیں کرتیں جیسا کہ ہم نے گذشتہ بحثوں میں دیکھا ہے کہ بعض نشانیاں ایسی بھی ہیں جو حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور سے صدیوں پہلے ظاہر ہو چکی ہیں اور حضرت کا ظہور پر نور نہیں ہوا البتہ ان نشانیوں کے ظاہر ہونے سے شیعوں کے دلوں میں امید کی ایک کرن روشن ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ بعض مصنفین نے جائزہ لیا ہے کہ جو نشانیاں عمومی طور پر حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے

ظہور کے متعلق بیان ہوئی ہیں جو صدیوں سے یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتی چلی آرہی ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر ظاہر ہو چکی ہیں بالخصوص موجودہ حالات میں جو نشانیاں ابھی تک ظاہر نہیں ہوئیں وہ بھی ظاہر ہوتی چلی جارہی ہیں اور ہر دن حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کی ایک نئی نشانی کے ظاہر ہونے کی خبر لے کر آتا ہے۔

ظہور کے وقت کو مشخص نہ کرنے کی وجہ

البتہ اگر ظہور کا وقت دن اور ماہ و سال معین کر دیا جاتا تو اس کا منفی اثر یہ ہوتا کہ دنیا کے تمام ظالم، ستمگر اور جابر حکمران اپنا تمام جنگی ساز و سامان اس دن کیلئے محفوظ رکھتے اور آپؑ کی آمد سے قبل ہی مکمل تباہی کر لیتے اور آپؑ کے قیام میں رکاوٹیں ڈالنے کے لئے مکمل تیار ہوتے۔

اس کا منفی اثر مومنین پر پڑتا اور وہ اس طرح کہ وہ مومنین، محروم طبقات، مظلوم افراد جو ظہور کے زمانہ سے بہت پہلے ہوتے وہ مایوسی میں غرق ہو جاتے، اپنی بے توفیقی کا رونا روتے، اپنی قسمت کو کوستے اور ان میں سستی، کاہلی، نکما پن اور بے توجہی آجاتی۔

جب کہ وقت معین نہ کرنے کے دو فائدے ہوئے ہیں کہ صدیوں سے اس امام غائب کی انتظار اور اس محبوب غمخوار کے دیدار کے عشق میں ہر شخص تڑپ رہا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ کب صبح نور طلوع ہوگی؟ اور وہ خوشحال زندگی کا آغاز کریں گے، صدیوں سے باقاعدہ صبح و شام دعاء تعجیل کے لئے دست دعا بلند کرتے رہے ہیں اور ہر ظالم سے ٹکراتے چلے آرہے ہیں کیونکہ ہر ظالم کو اپنے محبوب کے دیدار میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔

جب کہ دوسرا فائدہ یہ ہوا ہے کہ دشمن اس آنے والے دن سے ناواقف ہے وہ اپنی تمام تر طاقتوں اور قوتوں کو آپس کی جنگوں میں جھونک رہا ہے اور جب آفتاب امامت طلوع ہوگا تو آپؑ کا دشمن بہت ہی کمزور ہو چکا ہوگا اور دشمن آپس کی لڑائیوں میں اپنی تمام تر توانائیاں ختم کر چکا ہوگا اور اس بچی کھچی طاقت کا خاتمہ خود امامؑ کے اپنے ہاتھوں سے ہو جائے گا۔

جب کہ مومنین کے دل مضبوط ہو چکے ہوں گے، ستمگروں کی آنکھوں سے نیند اڑی ہوئی

ہوگی، جیسا کہ اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ ہر اٹھنے والی اسلامی، اصلاحی تحریک کو دبانے کے لئے اپنی پوری طاقت خرچ کر رہے ہیں اور پھر حضرت ولی العصر (علیہ السلام) کی آمد کے وقت خداوندان ہی ظالموں کے اپنے ذرائع استعمال کروا کر مہیا کر دے گا۔ اور انہیں سمجھ ہی نہ آئے گی کہ ظہور کا اعلان ہو جائے گا اور وہ سب مبہوت اور پریشان ہوں گے ان کے تمام منصوبہ جات ناکام ہو جائیں گے۔

اور وہ وقت جلد آنے والا ہے جب حالات مکمل ساز گار ہوں گے، شرائط پوری ہوں گی کعبہ کا وارث، کعبۃ اللہ میں حجر اسود کے سایہ میں، مقام ابراہیمؑ کے سامنے حیدری لہجے میں، محمدی زبان کے ساتھ "اَنَا بَقِیَّۃُ اللّٰہِ" کا اعلان فرمائیں گے اور اپنا پہلا خطاب کریں گے۔ اور پورے عالم کو عدالت الٰہیہ کے نفاذ کی نوید دیں گے۔

وصل امامؑ حق کو میرا نصیب کر

قادر و قدیر، سمیع و بصیر، منتقم و متکبر، جبار و قہار، اللہ کی بارگاہ میں معصومین علیہم السلام کا واسطہ دے کر التجاء و التماس ہے کہ ہم تیری قرآنی آیات کے سہارے بقیۃ اللہ اس حسن عالمتاب کے جمال کے ایک جلوے اور جھلک کے نظارے میں سراپا دعا بن کر انتظار و ہجر کی صدیوں پر بھاری گھڑیوں کو ایک ایک سانس میں شمار کرتے ہوئے ہمہ تن بیدار اعصاب کے ساتھ تیری آخری حجت کے وصل میں انتظار میں بیٹھے ہیں۔

اے اللہ! عراق اور عالم اسلام کے موجودہ کربناک و المناک حالات کو حضرت ولی العصرؑ کے ظہور کا مقدمہ قرار دے انہیں اذن خروج عطا فرما، مکار و عیار، جابر و سرکش شیطانی حکومتوں کا خاتمہ فرما اور بقیۃ اللہ ہی کے ذریعے زمانے میں امن و آشتی، امن و سکون، خوشحالی و کامرانی قائم فرما ہر قسمی ذہنی کرب سے نجات دے اور اپنے صاحب الزمانؑ کے ذریعے اپنی عدالت کا نفاذ فرما اسلام کا بول بالا ہو محرومین کو عزت و وقار سے سرفراز فرماتے ہوئے انہیں اپنی حکومت الہیہ عطا فرما خانوادہ تطہیر کے معزز ترین خاندان کو خوشحالی سے آباد فرما۔

اور ہمیں حضرت ولی العصرؑ کی زیارت وقدم بوسی سے سرفراز فرما اور ان کے ناصران میں سے قرار دے۔

اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَاجْعَلْنَامِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَالذَّابِّيْنَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِيْنَ اِلَيْهِ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِهٖ وَالْمُمْتَثِلِيْنَ لِاَوَامِرِهٖ وَالسَّابِقِيْنَ اِلٰى اِرَادَتِهٖ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ (آمین)

جو کچھ ثواب مجھ کو ملے گا حضورؑ سے، سب نذر والدین ہے توفیق نور سے

حضرت ولی العصرؑ صاحب الزمانؑ، مختتم آل محمدؐ کی نبوت طلیت ذات الہام سرشت شخصیت، وحی آمیز مزاج رکھنے والی ہمہ جہت پرنور بابرکت الٰہی نمائندگی سے بھرپور امامت کی ذات گرامی سے متعلق یہ کتاب ''ظہور امامؑ سے چھ ماہ پہلے'' مجھے ترجمہ کرنے کی سعادت خانوادہ تطہیر خصوصاً حضرت بقیۃ اللہ ہی نے عطا فرمائی اس انتہائی اہم، منفرد اور دلچسپ عنوان پر یہ پہلی کتاب ہے۔

حضرت امام زمانہ (عج) اپنی ذات ہی کے صدقے میں مجھے اپنی غیبت میں کام کرنے والوں میں شمار فرمائیں اور اسے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائیں۔

قدیر بالذات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس ادنیٰ سی کوشش کا ملنے والا صلہ و ثواب میں اپنی والدہ گرامی کی روح کی نذر کرتا ہوں۔

دیں جس نے لوریاں مجھے نام حسینؑ کی

اس ماں کے لیے درجات کی بلندی کا خواستگار ہوں جس نے اپنی شفیق آغوش کی درسگاہ میں مجھے محبت اہل بیتؑ کا انمول تحفہ عطا فرمایا اور ان کے دشمنوں سے نفرت کا درس دیا اور مجھے مجالس عزاء میں لے جا کر امام حسین علیہ السلام کا عزادار بنایا۔

اس ماں کے لیے درخواست گزار ہوں جس نے غربت کے ساتھ ساتھ بے شمار اذیتیں برداشت کر کے مجھے دینی اور دنیوی تعلیم سے آراستہ کیا مجھے سکون دینے کی خاطر بے آرام رہیں جو ۲۸ رمضان ہی کو سحری کے وقت جامعہ امام خمینیؒ ماڑی انڈس میں رحلت فرما گئیں میری حیثیت انہی کی تربیت ہی کا نتیجہ ہے آج میں جو کچھ ہوں انہی کی برکات کا فیض ہے۔

اے اللہ! اپنے ولی العصرؑ کے صدقہ میں میری ماں کی روح کو شاداں فرما کر اس کو قبر میں دائمی سکون عطا فرما اور اپنے آخری خلیفہ و حجت کی حکومت الٰہی کے دور میں مجھے اپنی ماں کے ساتھ حضرت ولی العصرؑ کی بارگاہ میں خدمت پر مامور کرنا۔

اس کوشش کا ثواب میں اپنے محسن والد گرامی کی روح کی قدر کرتا ہوں جو چھ ماہ کے کٹھن پیدل سفر

کے بعد سلطان کربلا کی دہلیز بوسی کے لیے پہنچے اور میرے لیے باب الحوائج امام حسین علیہ السلام علم کی بھیک طلب کی۔

اور مجھے ناگفتنی حالات کے باوجود باب مدینۃ العلم پر پہنچایا اور مجھے علماء کی صف میں لانے کے لیے بنیادی کردار ادا کیا حوزہ علمیہ نجف اشرف کی برکات سے سرفراز فرمایا۔

وہ ساری زندگی حضرت صاحب الزمانؑ کی زیارت و دیدار کے عشق میں ہر لحہ تڑپ کر زندہ رہے۔

اللہ تعالیٰ تجھے اپنی آخری حجتؑ کا واسطہ میرے بابا کی قبر پر نور برسا اور انہیں ہمیشہ کے لیے سکون عطا فرما۔

میرے جو اعمال تیری بارگاہ میں قبول ہیں ان کا ثواب میرے والدین کے لیے قرار دے اور میری اس کاوش کو میرے والدین اور ان کے آباء و اجداد کی آخرت کا ذخیرہ قرار دے۔

اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرج آل محمد بظھور قائمھم (علیہ السلام)

اختتام ترجمہ: ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۵

بوقت: دس بجے

بمقام: جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ (سلام اللہ علیہا) پکی شاہ مردان میانوالی

تاریخ: 11 نومبر 2004

حضرت امام زمانہؑ کے متعلق چالیس منتخب احادیث

''امام زمانہؑ کے ظہور سے چھ ماہ پہلے'' کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ مناسب جانا کہ اپنے معزز قارئین کے لیے حضرت ولی العصرؑ کے بارے میں معصومینؑ کی چالیس احادیث اور حضرت صاحب الزمانؑ کی آبشارولی سے معطر زبان کے فرمودات نذر کردی اور میرا نام چالیس احادیث لکھے، والے خوش قسمت افراد کی فہرست میں آجائے اور چالیس احادیث لکھنے یاد کرنے اور پڑھنے کے اجر وثواب کا حق دار قرار دیا جاؤں۔

ان احادیث کا عربی متن باترجمہ بغیر تشریح کے درج کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے حضرت صاحب الزمانؑ کے ناصران اوران کے مشن کے مبلغین سے قرار دے۔

حضرت امام زمانہؑ کے متعلق چالیس منتخب احادیث

''امام زمانہؑ کے ظہور سے چھ ماہ قبل'' چالیس احادیث لکھنے والے کا جو ثواب ہے میں بھی وہ ثواب لینے کا حقدار بن جاؤں۔

۱۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا درخشاں چہرہ

حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا

اَلْمَهْدِيُّ مِنْ وُلْدِي وَجْهُهُ كَالْقَمَرِ الدُّرِّيِّ..... (بحارالانوار، ج۵۱، ص۸۵ا کشف الغمہ)

''مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) میری اولاد سے ہیں ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کے مانند (دمکتا، روشن، چمکتا) ہوگا''۔

۲۔ شہر قم اور ناصران حضرت امام مہدی (علیہ السلام)

حضرت امام جعفر صادق نے (علیہ السلام) فرمایا

إِنَّمَا سُمِّيَ قُمْ لِأَنَّ أَهْلَهَا يَجْتَمِعُونَ مَعَ قَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ وَيَقُومُونَ مَعَهُ وَيَسْتَقِيمُونَ

عَلَيْهِ وَيَنْصُرُونَهُ. (سفینۃ البحار، ج۲،ص۴۴۶)

''شہرقم (لفظی ترجمہ کھڑا ہوجا، قیام کر) نام اس لئے رکھا گیا کہ قم میں رہنے والے قائم آل محمد (علیہم السلام وعجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے گرد اکٹھے ہوں گے اوران کے ہمراہ قیام کریں گے اوراس راستہ میں استقامت دیکھائیں گے اوران کی مدد کریں گے''۔

۳۔ ناصران حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اورخواتین

مفضل نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ

يَكُونُ الْقَائِمُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ اِمْرَاةً. (اثبات الهداة ترجمہ شیخ حر عالمی، ج۷،ص۱۵۰)

''حضرت قائم (علیہ السلام) کے ہمراہ (آپ کے ظہور کے وقت) تیرہ خواتین ہوں گی''۔

مفضل: مولاؑ سے سوال کرتے ہیں آپؑ ان خواتین سے کیا کام لیں گے؟

يُدَاوِينَ الْجَرحى وَيَقِمْنَ عَلَى الْمَرْضى كَمَا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ.

امامؑ: یہ خواتین زخمیوں کا علاج کریں گی اوربیماروں کی تیمارداری ان کے ذمہ ہوگی جیسا کہ پیغمبر اکرمؐ کے ہمراہ ایسی خواتین (جنگوں میں) موجود ہوتی ہیں۔

۴۔ خوش قسمت لوگ

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا

طُوبىٰ لِمَنْ اَدْرَكَ قَائِمَ اَهْلِ بَيْتِي وَهُوَ مُقْتَدٍ بِهِ قَبْلَ قِيَامِهِ يَتَوَلّىٰ وَلِيَّهُ وَيَتَبَرَّءُ مِنْ عَدُوِّهِ وَيَتَوَلّىٰ الْاَئِمَّةَ الْهَادِيَةَ مِنْ قَبْلِهِ، اُولٰئِكَ رُفَقَائِي وَذَوُو وُدّي وَمَوَدَّتِي وَاَكْرَمُ اُمَّتِي عَلَيَّ. (بحار الانوار، ج۵۲،ص۱۲۹غیبت طوسی)

''خوش قسمت ہیں وہ لوگ جومیرے اہل بیتؑ سے قائم (علیہ السلام) کے زمانہ کو پائیں گے اوران کے قیام سے پہلے وہ لوگ ان کی اقتداء اورپیروی کرتے ہوں گے اوران کے دوست سے محبت، ان کے دشمن سے دشمنی رکھتے ہوں گے، اوران سے قبل جتنے آئمہ ہدیٰ (علیہ السلام) گزر چکے ہیں ان سب سے ولایت رکھتے ہوں گے وہی لوگ تو میرے رفقاء ہیں ان ہی سے

میری مودت ہے اور میرے محبت بھی ان ہی کے واسطے ہے اور میری امت سے وہی لوگ میرے پاس مکرم و عزت دار ہیں"۔

۵۔ غیبت امام زمانہ (علیہ السلام) اور ہلاکت سے بچنے کا نسخہ

حضرت امام حسن عسکری (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

وَاللهِ لَيَغِيبَنَّ غَيْبَةً لَا يَنْجُو فِيهَا مِنَ الْهَلَكَةِ إِلَّا مَنْ ثَبَّتَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْقَوْلِ بِإِمَامَتِهِ وَوَفَّقَهُ (فِيهَا) لِلدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ فَرَجِهِ (کمال الدین ج ۲، ص ۳۸۴)

"خدا کی قسم وہ (بارہویں امامؑ) ہر صورت میں غیبت اختیار کریں گے اور ان کی غیبت کے زمانہ میں ہلاکت اور تباہی سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا مگر وہ لوگ بچیں گے

۱۔ جنہیں اللہ تعالی ان کی امامت و رہبری پر ثابت قدم رکھے گا۔

۲۔ اور خداوندا سے یہ توفیق دے کہ وہ ان کی فرج (کشادگی، فتح و کامرانی، ان کی عالمی عادلانہ الہی و قرآنی حکومت) میں جلدی کے لئے دعاء کرنے والے ہوں"۔

۶۔ حضرت قائم (علیہ السلام) کی خصوصیت

حضرت امام محمد تقی جواد (علیہ السلام) فرماتے ہیں

اِنَّ الْقَائِمَ مِنَّا هُوَ الْمَهْدِيُّ الَّذِي يَجِبُ اَنْ يُنْتَظَرَ فِي غَيْبَتِهِ وَيُطَاعَ فِي ظُهُورِهِ وَهُوَ الثَّالِثُ مِنْ وُلْدِي (کمال الدین ج ۲، ص ۳۷۷)

"بے شک ہم سے قائم وہی ہیں جو مہدی ہیں، جن کی غیبت کے زمانہ میں انتظار کرنا فرض ہے، اور جب وہ ظہور فرمائیں گے تو اس وقت ان کی اطاعت کرنا فرض ہے، اور وہ میری اولاد سے تیسرے (یعنی علی النقی (علیہ السلام)، کے بعد حسن العسکری (علیہ السلام) اور ان کے بعد مہدی (علیہ السلام) ہوں گے"۔

۷۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے اہم کام

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

يَعْطِفُ الْهَوىٰ عَلَى الْهُدىٰ اِذَاعَطَفُوا الْهُدىٰ عَلَى الْهَوىٰ وَيَعْطِفُ الرَّاْىَ عَلَى الْقُرْآنِ اِذَاعَطَفُوا الْقُرْآنَ عَلَى الرَّاْيِ، (بحارالانوار، ج۵۱، ص۱۳۰ نہج البلاغہ)

''جس وقت حضرت امام مہدی (علیہ السلام) تشریف لائیں گے تو آپ ہواوہوس پرستی کوخداپرستی میں تبدیل کردیں گے، تمام افکاراورنظریات کوقرآنی سوچ وفکرونظر کے مطابق ڈھال دیں گے جب لوگوں نے قرآن کواپنے افکاراورآراء کے مطابق قرار دے دیا ہوگا''

۸۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی غیبت اور مومنین

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں

..... وَاللّٰهِ لَيَغِيبَنَّ اِمَامُكُمْ سِنِينَ مِنَ الدَّهْرِ.... وَلَتَفِيضَنَّ عَلَيْهِ اَعْيُنُ الْمُؤْمِنِينَ...... (بحارالانوار ج۵۱، ص۱۴۷ غیبت نعمانی)

''خدا کی قسم تمہارا امامؑ ضرور بالضرور غائب ہوں گے اور بہت ہی طولانی اور لمبے عرصہ تک وہ غائب رہیں گے اور مومنین کی آنکھیں ان کے دیدار کے لئے ترسیں گی اوراشک بار ہوں گی''۔

۹۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپؑ کا گھر

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

اِنَّ لِصَاحِبِ الْاَمْرِ بَيْتاً يُقَالُ لَهُ: (بَيْتُ الْحَمْدِ) فِيهِ سِرَاجٌ يَزْهَرُ مُنْذُ يَوْمِ وُلِدَ اِلٰى يَوْمِ بِالسَّيْفِ لَايُطْفَى (بحارالانوار ج۵۲، ص۱۵۸ غیبت نعمانی)

''حضرت صاحب الامر کے لئے ایک گھر ہے جسے ''بیت حمد'' کہا جاتا ہے اور جس دن سے وہ متولد ہوئے ہیں اس دن سے لے کر آپؑ کے ظہور کے وقت تک وہ چراغ روشن رہے گا اور یہ روشنی آپؑ کے مسلح قیام کے دور تک رہے گی اور کبھی بھی یہ روشنی ختم نہ ہوگی''۔

۱۰۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا زمانہ اور آپؑ کے دور میں رہنے والے لوگ

حضرت امام سجاد (علیہ السلام) نے فرمایا

... اِنَّ اَهْلَ زَمَانِ غَيْبَتِهِ الْقَائِلُونَ بِاِمَامَتِهِ الْمُنْتَظِرُونَ لِظُهُورِهِ اَفْضَلُ اَهْلِ كُلِّ زَمَانٍ لِاَنَّ اللهَ تَعَالىٰ ذِكْرُهُ اَعْطَاهُمْ مِنَ الْعُقُولِ وَالْاَفْهَامِ وَالْمَعْرِفَةِ مَا صَارَتْ بِهِ الْغَيْبَةُ عِنْدَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْمُشَاهَدَةِ...... (بحار الانوار ج ۵۲ ص ۱۲۲ احتجاج)

"بلاشک آپ (حضرت امام مہدی (علیہ السلام)) کے زمانہ میں رہنے والے لوگ جو آپ کی امامت کے قائل ہوں گے (آپ کی غیبت میں) آپ کے ظہور کے منتظر ہوں گے ایسے لوگ ہر زمانہ کے لوگوں سے افضل اور برتر ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے بلند عقلیں عطاء کی ہوں گی اور ان کے افکار اور سوچیں اتنی بلند ہوں گی اور وہ معرفت کے ایسے اعلیٰ معیار پر ہوں گے کہ ان کے نزدیک آپ کی غیبت ایسے ہو گی جیسے آپ ظاہر اور موجود ہوں، یعنی ان کا اپنے غائب امام پر ایسا پختہ عقیدہ ہو گا جس طرح زندہ امام پر یقین ہوتا ہے"۔

۱۱۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) پر سلام بھیجنا

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ حضرت قائم (علیہ السلام) پر سلام کن الفاظ کے ساتھ بھیجیں؟ تو حضرتؑ نے جواب دیا اس طرح کہا کرو

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابَقِيَّةَ اللهِ اے اللہ کے بقیہ آپ پر سلام ہو"

۱۲۔ حضرت قائم (علیہ السلام) کا قیام اور فکری ارتقاء

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

اِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعَ يَدَهُ عَلىٰ رُؤُسِ الْعِبَادِ فَجَمَعَ بِهِ عُقُولَهُمْ وَاَكْمَلَ بِهِ اَحْلَامَهُمْ. (بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۳۶ خرائج راوندی)

"جس وقت ہمارے قائم (علیہ السلام) قیام کریں گے تو آپؑ بندگان کے سروں پر اپنا فیضان رحمت ہاتھ رکھ دیں گے جس وجہ سے ان کے عقول مجتمع ہو جائیں گے اور ان کے اخلاق کامل ہو جائیں گے یعنی فکری اور عملی ارتقائی منازل حضرتؑ کے بابرکت وجود سے حاصل ہو جائے گا"۔

۱۳۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور پرچم توحید

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

اِذَاقَامَ الْقَائِمُ لَایَبْقَیٰ اَرْضٌ اِلَّانُودِیَ فِیْهَا شَهَادَةُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ (بحار الانوار ج ۵۲، ص ۳۴۰ تفسیر عیاشی)

"جس وقت حضرت قائم (علیہ السلام) قیام کریں گے تو اس وقت ساری زمین میں کوئی بھی ایک جگہ نہ بچے گی مگر یہ کہ اس حصہ میں لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی صدا گونجے گی"۔

۱۴۔ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا

... فَعِنْدَهَا فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ صَبَاحاً وَمَسَاءً... (اصول کافی، ج ۱، ص ۳۳۳)

"پس جس وقت (حضرت مہدی (علیہ السلام)) کی غیبت کا زمانہ ہو تو صبح شام فرج (کشادگی، فتح و نصرت و آل محمد کی حکومت) کی امید رکھنا اور اس بات کے ہر آن منتظر رہنا"۔

۱۵۔ حضرت امامؑ کی توصیف بر زبان پیغمبر اکرمؐ

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ

اَلْمَهْدِیُّ طَاوُوسُ اَهْلِ الْجَنَّةِ (بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۱۰۵ الطرائف)

"مہدی (عج) جنت والوں کے لئے طاؤوس ہیں"۔

۱۶۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کے شیعوں کی خوشحالی

حضرت امام سجاد (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

إِذَا قَامَ قَائِمُنَا أَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ شِيعَتِنَا الْعَاهَةَ وَجَعَلَ قُلُوبَهُمْ كَزُبَرِ الْحَدِيدِ وَجَعَلَ قُوَّةَ الرَّجُلِ مِنْهُمْ قُوَّةَ أَرْبَعِينَ رَجُلاً وَيَكُونُونَ حُكَّامَ الْأَرْضِ وَسَنَامَهَا. (بحار الانوار ج ۵۲، ص ۳۱۶ خصال)

"جس وقت ہمارے قائم (علیہ السلام) قیام کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کی تمام پریشانیاں دور فرمادے گا اور ان کے دلوں کو فولادی ٹکڑے بنادے گا اور ان کے ایک مرد کی طاقت چالیس مردوں کے برابر بنادے گا اور ہمارے شیعہ ساری زمینوں کے حکمران ہوں گے اور وہی تو تمام اقوام وقبائل کے سردار ہوں گے"۔

۱۷۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور علمی انقلاب

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

الْعِلْمُ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ حَرْفاً فَجَمِيعُ مَا جَاءَتْ بِهِ الرُّسُلُ حَرْفَانِ فَلَمْ يَعْرِفِ النَّاسُ حَتَّى الْيَوْمِ غَيْرَ الْحَرْفَيْنِ فَإِذَا قَامَ قَائِمُنَا أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ وَالْعِشْرِينَ حَرْفاً فَبَثَّهَا فِي النَّاسِ وَضَمَّ إِلَيْهَا الْحَرْفَيْنِ حَتَّى يَبُثَّهَا سَبْعَةً وَعِشْرِينَ حَرْفاً

(بحار الانوار ج ۵۲، ص ۳۳۶ خرائج راوندی)

"علم ستائیس حروف ہے تمام رسول جس مقدار میں علوم لے کر آئے وہ سب دو حرف ہیں جب سے انسان نے آج تک علمی ترقی کی ہے اور جس وقت ہمارے قائم (علیہ السلام) قیام کریں گے تو آپ علم کے باقی دیگر پچیس حروف کو بھی منظر عام پر لے آئیں گے اور ان سب کو لوگوں میں عام کردیں گے دو حروف کے ہمراہ پچیس حرف مل کر ایک بہت بڑا علمی انقلاب بپا ہو جائے گا (جس کا کسی کو تصور تک نہیں ہے)"۔

۱۸۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور عدالت کا نفاذ

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

اذا قام قائم اهل البيت قسم بالسوية وعدل في الرعية فمن اطاعه فقد اطاع الله

وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَاِنَّمَا سُمِّيَ الْمَهْدِيُّ لِاَنَّهُ يَهْدِي اِلٰى اَمْرٍ خَفِيٍّ

(بحارالانوار ج ۵۲، ص ۳۵۰ غیبت نعمانی)

"جس وقت اہل البیت (علیہ السلام) کے قائم (علیہ السلام) قیام فرمائیں گے تو آپؑ تمام اموال کو برابری کی بنیاد پر تقسیم کریں گے اور رعیت (عوام) میں عدالت کا نفاذ کریں گے بس جس کسی نے ان کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی آپؑ کا نام مہدی (علیہ السلام) اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپؑ پوشیدہ امر کی راہنمائی فرمائیں گے"۔

۱۹۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) سے محبت کا اظہار

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

......بِاَبِي وَاُمِّي اَلْمُسَمّٰى بِاسْمِي وَالْمُكَنّٰى بِكُنْيَتِي اَلسَّابِعُ مِنْ بَعْدِي......

(بحارالانوار ج ۵۲ ص ۱۳۹ الغیبت نعمانی)

"میرے ماں باپ اس ہستی پر قربان ہو جائیں کہ جس کا نام میرے نام کی مانند ہے، اور اس کی کنیت بھی میرے والی ہے اور میرے بعد وہ ساتویں نمبر پر ہیں"۔

۲۰۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ملاقات کا شرف

حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ

طُوبٰى لِمَنْ لَقِيَهُ وَطُوبٰى لِمَنْ اَحَبَّهُ وَطُوبٰى لِمَنْ قَالَ بِهِ (بحارالانوار ج ۵۲ ص ۳۰۹، عیون اخبار الرضاؑ)

"وہ شخص بہت ہی خوش قسمت ہوگا جو اس سے (مہدی (علیہ السلام) سے) ملاقات کرے گا، اور سعادت ہے اس کے واسطے جو، ان سے محبت کرے گا اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو ان کی امامت کا قائل ہوگا"۔

۲۱۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور قیامت

حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ

لاتَقُومُ السّاعَةُ حَتّیٰ یَقُومَ القائِمُ الحَقُّ مِنّا وَذٰلِکَ حِینَ یَأذَنُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ وَمَنْ تَبِعَهُ نَجیٰ وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ هَلَکَ (بحار الانوار ج ۵۱، ص ۶۵، عیون اخبار الرضا ۷)

"حق کو لے کر آنے والے قائم کے قیام تک قیامت نہیں آئے گی اور وہ قائم (علیہ السلام) ہم سے ہوں گے اور ان کا قیام اس وقت ہوگا جب اللہ تعالیٰ انہیں اذن اور اجازت فرمائے گا جس کسی نے ان کی پیروی کی وہ نجات پا گیا اور جو، ان سے پیچھے رہ گیا اور اس نے ان کا ساتھ نہ دیا تو وہ شخص ہلاک ہو گیا"۔

۲۲۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور مومنین کے آپس میں تعلقات

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

اِذاقامَ القائِمُ جاءَتِ المُزامَلَةُ (المُزایَلَةُ) وَیَاتِی الرَّجُلُ اِلیٰ کیسِ اَخیهِ فَیَأخُذُ حاجَتَهُ لایَمْنَعُهُ (بحار الانوار ج ۵۲، ص ۳۷۲، اختصاص)

"جس وقت حضرت قائم قیام کریں گے تو اس وقت حقیقی برادری اور دوستی لوگوں کے درمیان قائم ہو جائے گی اور یہ پیار و محبت کی باہمی فضاء اس قدر ہوگی کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی ضرورت اور حاجت کے لئے رقم نکال لے گا اور وہ اسے نہیں روکے گا"۔

۲۳۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آسمان و زمین کی برکات

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

لَوْ قَدْ قامَ قائِمُنا لَاَنْزَلَتِ السَّماءُ قَطْرَها وَلَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ نَباتَها وَلَذَهَبَتِ الشَّحْناءُ مِنْ قُلُوبِ الْعِبادِ وَاصْطَلَحَتِ السِّباعُ وَ الْبَهائِمُ حَتّیٰ تَمْشِیَ الْمَرْأَةُ بَیْنَ الْعِراقِ اِلَی الشّامِ لاتَضَعُ قَدَمَیْها اِلّا عَلَی النَّباتِ وَعَلیٰ رَأسِها زِبِیلُها (زینَتُها) لایُهَیِّجُها سَبُعٌ وَلاتَخافُهُ (بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۶ خصال)

"اگر ہمارے قائم (علیہ السلام) کا قیام ہو جائے تو اس وقت آسمان اپنی بارشیں برسا دے گا اور زمین اپنی برکات نکال دے گی خوشحالی ہوگی، زراعت کثرت سے ہوں گی، خداوند کے بندگان کے دلوں سے نفرتیں اور کینے ختم ہو جائیں گے، جانوروں اور درندوں کے درمیان صلح قائم ہو جائے گی، اس حد تک زمین پر سبزہ اور شادابی ہوگی کہ عراق سے ایک عورت ملک شام تک چلے گی تو جہاں بھی قدم رکھے گی اس کا ہر قدم سبزہ اور آباد زمین پر پڑے گا جب کہ اس کی آرائش کا سامان اس کے ساتھ ہوگا اسے نہ تو کوئی درندہ خوف زدہ کرے گا اور نہ ہی کوئی انسانوں سے اس کی طرف غلط نگاہ ڈالے گا وہ بے خوف وخطر یہ سفر کرے گی"۔

۲۴۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور دستور الٰہی

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

يُوحىٰ اِلَيْهِ فَيَعْمَلُ بِالْوَحْيِ بِاَمْرِ اللهِ (بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۹۰)

"اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی جانب الہام ہوگا اور آپؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس الہام اور ارشادات کے مطابق عمل کریں گے جو انہیں اللہ کی طرف سے ملیں گے یعنی حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اپنا مکمل دستور اللہ تعالیٰ سے لیں گے اور اسے عملی جامہ پہنائیں گے"۔

۲۵۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور زمین پر رونقیں

فَاِذَا خَرَجَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوَضَعَ مِيْزَانَ الْعَدْلِ بَيْنَ النَّاسِ فَلَا يَظْلِمُ اَحَدٌ اَحَداً (بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۱، کمال الدین)

"پس جب زمین اپنے رب کے نور (حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے وجود) سے چمکے گی جس وقت حضرت امام مہدی (علیہ السلام) خروج کریں گے تو اس وقت زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی، اور ہر طرف آبادی ہوگی، عوام کے درمیان عدالت کا ترازو لگائیں

گے، کوئی ایک بھی دوسرے پر ظلم وزیادتی نہ کرے گا"۔

۲۶۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور انتظار

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

اِنتَظِرُوا الْفَرَجَ وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللهِ فَإِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ اِنتِظَارُ الْفَرَجِ. (بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۲۳، خصال)

"تم سب فرج (آل محمدؐ کی حکومت کے قیام) کی انتظار کرنا، اور اللہ کی رحمت اور کرم کے بارے میں مایوس نہ ہو جانا کیونکہ اللہ کے ہاں سارے اعمال میں محبوب ترین عمل انتظار فرج (آل محمدؐ کی حکومت کی انتظار کرنا) ہے"۔

۲۷۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور صبر

اِنتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ (بحار الانوار ج ۵۲، ص ۱۴۵، دعوات راوندی)

"انتظار فرج (آل محمدؐ کی حکومت کی انتظار) صبر اور حوصلہ سے کرنا عبادت ہے"۔

۲۸۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور زکات

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

اِذَا ظَهَرَ الْقَائِمُ. يُسَوِّيْ بَيْنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا تَرىٰ مُحْتَاجًا اِلَى الزَّكَاةِ . (بحار الانوار ج ۵۲، ص ۳۹۰)

"جس وقت قائم ظہور فرمائیں گے تو آپؑ لوگوں کے درمیان برابری کریں گے، کسی پر زیادتی نہ ہوگی، سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک ہوگا (سب کا ان کا حق ملے گا) تمہیں اس دور میں ایسا محتاج نہ ملے گا جو زکات لینے کا حقدار ہو"۔

۲۹۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور امام محمد باقر (علیہ السلام) کی آرزو

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

إنّي لَوْ أدْرَكْتُ ذٰلِكَ لَأبْقَيْتُ نَفْسِي لِصَاحِبِ هٰذَا الْأمْرِ
(بحار الانوار ج ۵۲، ص ۲۴۳، غیبت نعمانی)

''اگر میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے دور کو پالوں تو میں ان کی خدمت میں رہنے کے لئے خود کو آمادہ رکھوں اور اپنی زندگی کی ان کی خاطر حفاظت کروں''۔

۳۰۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کی حکومت کے لئے تیاری

حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ

يَخْرُجُ أنَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُونَ لِلْمَهْدِيّ سُلْطَانَهُ (بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۸۷، کشف الغمۃ)

''مشرقی سرزمین سے لوگ اٹھیں گے جو حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے واسطے بننے والی حکومت کے لئے زمین ہموار کریں گے اور آپؑ کی حکومت کے قیام کے لئے حالات کو سازگار بنائیں گے''۔

۳۱۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور خواتین میں علم وحکمت کی فراوانی

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

تُؤتَوْنَ الْحِكْمَةَ فِي زَمَانِهِ حَتّىٰ أنَّ الْمَرْأةَ لَتَقْضِي فِي بَيْتِهَا بِكِتَابِ اللهِ تَعَالىٰ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ. (بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۲، غیبت نعمانی)

''تم سب کو (حضرت امام مہدی (علیہ السلام)) کے دور میں حکمت اور دانائی دے دی جائے گی (اس وقت علم ودانش اس قدر عام اور بلند ہوگا) کہ ایک عورت اپنے گھر میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی سنت کے مطابق فیصلے دے گی''۔

۳۲۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کی غیبت میں ذمہ داریاں

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

اَنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ غَیْبَۃً فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ عَبْدٌ عِنْدَ غَیْبَتِہٖ وَلْیَتَمَسَّکْ بِدِیْنِہٖ

(بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۳۵، غیبت نعمانی)

"حضرت صاحب الامر (علیہ السلام) کے واسطے ایک غیبت ہے، ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ غیبت کے زمانہ میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اور اپنے دین کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور اس پر عمل کرے۔ دینی احکام بجالانے میں پابندی کرے"۔

۳۳۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپؑ کی معرفت کا فائدہ

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

اِعْرِفْ اِمَامَکَ فَاِنَّکَ اِذَا عَرَفْتَہٗ لَمْ یَضُرَّکَ تَقَدَّمَ ھٰذَا الْاَمْرُ اَوْ تَاَخَّرَ۔

(بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۴۱، غیبت نعمانی)

"اپنے امامؑ کی معرفت حاصل کرو کیونکہ جب تم اپنے امامؑ کی معرفت حاصل کرلو گے تو پھر آپؑ کے لئے فرق نہیں کرتا کہ آپؑ کا ظہور جلدی ہو یا آپؑ کا ظہور دیر سے ہو"۔

۳۴۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے جذبات

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے جب حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے بارے میں کسی نے سوال کیا تو آپؑ نے جواب میں فرمایا کہ

اَلَا وَلَوْ اَدْرَکْتُہٗ لَخَدَمْتُہٗ اَیَّامَ حَیَاتِیْ (بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۱۴۸، غیبت نعمانی)

"وہ میں نہیں ہوں لیکن اگر میں ان کے زمانہ کو پالوں تو میں اپنی پوری زندگی ان کی خدمت میں گزار دوں"۔

۳۵۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کا دیدار

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

مَنْ قَالَ بَعْدَ صَلوٰةِ الْفَجْرِ وَبَعْدَ صَلوٰةِ الظُّهْرِ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ" لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يُدْرِكَ الْقَائِمَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. (سفینۃ البحار، ج۲، ص۴۹)

"جو شخص صبح اور ظہر کی نمازوں کے بعد اس طرح درود پڑھے "اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم" تو وہ شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک حضرت قائم آل محمد (علیہ السلام) کو پا نہ لے گا یعنی اسے حضرتؑ سے ملاقات کا شرف ضرور حاصل ہوگا۔

۳۶۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور زمانہ جاہلیت کی موت

حضرت امام حسن عسکری (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً (بحار الانوار، ج۵۱، ص۱۶۰ کمال الدین)

"جو شخص ایسی حالت میں مرجائے کہ وہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی معرفت نہ رکھتا ہو تو گویا وہ جہالت اور کفر کی موت مرا"۔

۳۷۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کے ناصران میں خواتین

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

وَيَجِيءُ وَاللّٰهِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فِيهِمْ خَمْسُونَ اِمْرَأَةً يَجْتَمِعُونَ بِمَكَّةَ (بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۲۳، تفسیر عیاشی)

"خدا کی قسم مکہ میں تین سو سے کچھ اوپر مرد مکہ میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے گرد اکٹھے ہوں گے اور ان کے ہمراہ پچاس خواتین بھی ہوں گی"۔

۳۸۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور مدد کی فراہمی

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

لِيُعِدَّنَّ اَحَدُكُمْ لِخُرُوجِ الْقَائِمِ وَلَوْ سَهْماً فَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا عَلِمَ ذٰلِكَ مِنْ نِيَّتِهِ

وَ خُرُوجِهِ لِئَلاَّ يُنسَىءُ فِي عُمُرِهِ يُدرِكُهُ وَيَكُونَ مِنْ اَعْوَانِهِ وَ اَنصَارِهِ.

(بحارالانوار ج ۵۲، ص ۳۶۶ غیبت نعمانی)

"آپ میں سے ہر شخص پر فرض ہے کہ وہ حضرت قائم (علیہ السلام) کے خروج کے وقت ان کی مدد کرنے کے لئے اسلحہ حاصل کرے اگر چہ وہ اسلحہ ایک تیر ہی کیوں نہ ہو گا کیونکہ جب خداوند دیکھے گا کہ ایک شخص حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی مدد کے واسطے اسلحہ تک حاصل کرنے میں لگا ہوا ہے تو خداوند اس شخص کی عمر کو طولانی کرے دے گا تا کہ وہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کو پالے، اور حضرت (علیہ السلام) کے ناصران اور مددگاروں سے قرار پائے (ظاہر ہے اس قسم کی آرزو وہی رکھ سکتا ہے جو دین پر مکمل عمل کرنے والا ہو گا، اور اپنے آئمہ کی سیرت کو اپنانے والا ہو گا ایک بے عمل شخص سے نہ ایسی توقع کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس کا ایسا حال حقیقت میں ہو سکتا ہے)"۔

۳۹۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپؑ کے اصحاب بننے کی آرزو

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَكُونَ مِنْ اَصْحَابِ الْقَائِمِ فَلْيَنْتَظِرْ وَلْيَعْمَلْ بِالْوَرَعِ وَمَحَاسِنِ الْاَخْلَاقِ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ فَاِنْ مَاتَ وَقَامَ الْقَائِمُ بَعْدَهُ كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ اَدْرَكَهُ. (بحارالانوار، ج ۵۲، ص ۱۴۰ غیبت نعمانی)

جس شخص کو یہ بات پسند ہے کہ وہ حضرت قائم (علیہ السلام) کے ناصران سے بن جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ

۱۔ انتظار کرے (خود کو اپنے امام (علیہ السلام) کے واسطے ہر وقت آمادہ رکھے)

۲۔ گناہوں کو چھوڑ دے تقویٰ اختیار کرے، پرہیزگار بنے۔

۳۔ اپنے اخلاقیات وعادات کو اچھا بنائے۔

ایسا شخص ہی حقیقی منتظر ہے اگر ایسا شخص مر جائے اور حضرت قائم (علیہ السلام) کے ظہور کو نہ پا سکے تو اسے ایسا اجر و ثواب ملے گا جیسے اس نے خود اپنے امام کا زمانہ پایا ہو"۔

۴۰۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کی انتظار کرنے کی فضیلت

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

عَنْ مَاتَ مِنْكُمْ وَهُوَمُنْتَظِرٌ لِهٰذَا الْاَمْرِ كَمَنْ هُوَمَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهٖ..... لَابَلْ كَمَنْ قَارَعَ مَعَهٗ بِسَيْفِهٖ..... لَاوَاللهِ اِلَّا كَمَنِ اسْتُشْهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ. (بحارالانوار، ج ۵۲، ص ۱۲۶، محاسن)

''تم میں سے جو بھی اس حالت میں مرجائے کہ وہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی حکومت کا منتظر تھا تو وہ ایسے ہے جس طرح اس نے حضرت قائم (علیہ السلام) کے اپنے خیام میں وقت گزارا دیا ہو..... نہیں بلکہ وہ ایسے ہے جس طرح اس نے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ہمراہ مل کر آپؑ کے دستہ میں جنگ لڑی ہو نہیں خدا کی قسم وہ تو ایسا ہے جس طرح وہ خود رسول اللہؐ کے ہمراہ جنگوں میں لڑا ہو اور آپؐ کے سامنے درجہ شہادت پایا ہو''۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے چالیس فرمودات

ان فرامین کو آپ کی توقیعات مبارکہ سے لیا گیا ہے

ا۔ زمین کی آبادی

اَنَاالْمَهْدِيُّ (وَ) اَنَاقَائِمُ الزَّمَانِ، اَنَاالَّذِي اَمْلَؤُهَاعَدْلًا كَمَامُلِئَتْ جَوْرًا، اِنَّ الْاَرْضَ لَاتَخْلُوْمِنْ حُجَّةٍ وَلَايَبْقَى النَّاسُ فِي فَتْرَةٍ وَهٰذِهٖ اَمَانَةٌ لَاتُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا اِخْوَانَكَ مِنْ اَهْلِ الْحَقِّ. (کمال الدین، ص ۴۴۵)

''میں مہدی (علیہ السلام) ہوں اور میں ہی قائم الزمان (علیہ السلام) ہوں، میں زمین کو عدالت کے نفاذ سے اس طرح آباد کردوں گا جس طرح وہ مجھ سے پہلے ظلم وستم سے ویران ہوچکی ہوگی، بلاشک زمین حجت (ایسی ہستی جو اللہ کے بندگان میں اللہ کی طرف سے ہدایت دینے کے واسطہ موجود ہو) سے خالی نہیں ہوتی، اور لوگ سرپرست کے بغیر کسی بھی لحہ کے لئے نہیں رہتے یہ

بات امانت ہے اسے تم اپنے بھائیوں میں پہچانا جو اہل حق ہیں (حق کا ساتھ دینے والے ہیں)''۔

۲۔ اللہ کا بقیہ

اَنَابَقِيَّةُ اللّٰهِ فِي اَرْضِهٖ،وَالْمُنْتَقِمُ مِنْ اَعْدَائِهٖ. (بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۴، کمال الدین)

''میں اللہ کا اللہ کی زمین میں بقیہ (ذخیرہ) ہوں اور اللہ کے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہوں''۔

۳۔ قائم آل محمدؐ

اَنَاالْقَائِمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ"صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ"اَنَاالَّذِي اَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِهٰذَاالسَّيْفِ. وَاَشَارَاِلَيْهِ. فَاَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلاًوَقِسْطاًكَمَامُلِئَتْ جَوْراًوَظُلْماً.

(بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۴۱، کمال الدین)

''میں قائم آل محمدؐ ہوں...... میں آخری زمانہ میں اس تلوار کے ہمراہ خروج کروں گا (یعنی میرا قیام مسلحانہ ہوگا) میں زمین کو عدالت اور انصاف کے نفاذ سے بھر دوں گا (آباد کردوں گا) جس طرح زمین ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی (ویران ہو چکی ہوگی)''۔

۴۔ شیعوں کی مشکلات

اَنَاخَاتَمُ الْاَوْصِيَاءِ وَبِي يَدْفَعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْبَلَاءَ عَنْ اَهْلِيْ وَشِيعَتِي.

(کمال الدین، ص ۴۴۱)

''میں خاتم الاوصیاءؑ ہوں اللہ عزوجل میرے وسیلہ سے میرے خاندان اور میرے شیعوں کے مصائب اور مشکلات کو ٹال دے گا''۔

۵۔ اللہ سے رشتہ داری

لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَبَيْنَ اَحَدٍقَرَابَةٌ وَمَنْ اَنْكَرَنِي فَلَيْسَ مِنِّي وَسَبِيلُهُ سَبِيلُ ابْنِ نُوحٍ. (کمال الدین، ص ۴۸۴)

"اللہ عز و جل اور (اس کی مخلوق میں سے) کسی ایک کے درمیان کسی قسم کی رشتہ داری موجود نہیں ہے بس جس کسی نے میرا انکار کیا (مجھے امام (علیہ السلام) تسلیم نہ کیا) وہ مجھ سے نہیں ہے (اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے) اس کا انجام وہی ہوگا جو حضرت نوح (علیہ السلام) کے بیٹے کا ہوا (بظاہر یہ فرمان سادات برادری کے لئے ہے کیونکہ سادات ہی آپ کا خاندان ہے اور ان کی آپ سے رشتہ داری ہے اور آپ سادات خاندان کے بزرگ اور سربراہ ہیں، تمام طور پر سادات کے ہاں یہ بات سمجھی جاتی ہے، آج بھی ایسا ہے اور کل بھی ایسا تھا بلکہ روایات سے واضح ہوتا ہے کہ خود آئمہ (علیہم السلام) کے اپنے زمانہ بھی ایسی سوچ موجود تھی کہ جو سید ہے خاندان اہل البیت (علیہم السلام) سے ہے جس کی آئمہ معصومین (علیہم السلام) سے رشتہ داری ہے وہ تو بخشا جائے گا، اس نے تو جنت ہی میں جانا ہے، جہنم اس پر حرام ہے چاہے وہ منکر خدا ہو، فقط خاندانی نسبت اسے ہلاکت سے بچالے گی، حضرت ولی العصر امام زمانہ (عج) نے اسی بات کو واضح کیا ہے کہ نسبت کافی نہیں، وگرنہ حضرت نوح (علیہ السلام) کا بیٹا غرق نہ ہوتا، عقیدہ ناقص ہونا اور پھر عقیدہ کے تقاضا پر پورا اترنا ضروری ہے اس لئے آپ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ جس نے میرا انکار کردیا یعنی مجھے امام تسلیم نہیں کیا چاہے وہ سید ہی کیوں نہ ہو اس کا مجھ سے تعلق نہیں ہے اس کا انجام نوح (علیہ السلام) کے بیٹے والا ہے، اس مضمون کی روایت اور آئمہ سے بھی ہے)"۔

۲۔ سرکشوں کی بیعت

إِنِّي أَخْرُجُ حِينَ أَخْرُجُ وَلَا بَيْعَةَ لِأَحَدٍ مِنَ الطَّوَاغِيتِ فِي عُنُقِي (کمال الدین، ص ۴۸۵)

"میرا خروج اور قیام جس وقت ہوگا تو اس وقت میرے اوپر سرکشوں اور ظالموں میں سے کسی ایک کی بیعت نہ ہوگی یعنی میں کسی ظالم حکمران کی حکومت کے تابع نہ ہوں گا، کسی سرکش کا حکم میرے اوپر لاگو نہ ہوگا، اور نہ ہی کسی ظالم کا حکم و فیصلہ میرے اوپر جاری ہوگا (جیسا کہ میرے آباؤ اجداد کے زمانے میں ہوتا رہا ہے)"۔

۷۔ غیبت کے دوران

اَمّاوَجہُ الاِنتِفاعِ بِی فِی غَیبَتِی فَکَالاِنتِفاعِ بِالشَّمسِ اِذاغَیَّبَھاعَنِ الاَبصارِ السَّحابُ (کمال الدین، ص ۴۸۵)

"البتہ میری غیبت کے زمانہ میں مجھ سے عوام کو فائدہ اس طرح پہنچے گا جس طرح سورج بادلوں کی اوٹ میں چلا جائے تو اس کے فوائد زمین والوں کو حاصل ہو رہے ہوتے ہیں"۔

۸۔ زمین والوں کے لئے امان

انی لاَمانٌ لاَھلِ الاَرضِ کماانَّ النُّجومَ اَمانٌ لِاَھلِ السَّماءِ (کمال الدین، ص ۴۸۵)

"بلاشک میں زمین والوں کے واسطے اس طرح امان ہوں جس طرح ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں)"۔

۹۔ حجت کا وجود

اِنَّ الاَرضَ لاتَخلُومِن حُجَّةٍ اِمّاظاھِراَوَاِمّامَغمُوراً. (کمال الدین، ص ۵۱۱)

"تحقیق زمین حجت سے خالی نہیں ہوتی یا تو وہ حجت ظاہر اور موجود ہوگی یا وہ غائب و پوشیدہ ہوگی"۔

۱۰۔ مشیت خدا

قُلُوبُنااَوعِیَةٌ لِمَشِیئَةِ اللّٰہِ فَاِذاشاءَ شِئنا. (بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۵۱، غیبت شیخ)

"ہمارے دل اللہ کی مشیت اور ارادے کے ظروف ہیں پس جب اس کا ارادہ ہوتا ہے تو ہم ارادہ کرتے ہیں جو وہ چاہتا ہے تو ہم وہی چاہتے ہیں جو اس کی مرضی ہوتی ہے"۔

۱۱۔ [illegible] حق

وَلیَعلَمُوااَنَّ الحَقَّ مَعَناوَفِینالایَقُولُ ذٰلِکَ سِوانااِلّاکَذّابٌ مُفتَرٍوَلایَدَّعِیہِ غَیرُنااِلّاضالٌّ غَوِیٌّ. (کمال الدین، ص ۵۱۱)

"آپ سب پر یہ بات واضح رہے کہ تحقیق حق ہمارے ساتھ اور ہمارے اندر ہے

ہمارے علاوہ حق کسی جگہ پر نہیں ہے ہمارے علاوہ جو بھی یہ بات کرے کہ حق اس کے پاس ہے تو ایسا شخص جھوٹا ہے اور ہمارے سوا جو بھی اس بات کا دعویدار ہو گا وہ گمراہ اور دوسروں کو گمراہی سے دوچار کرنے والا ہوگا"۔

۱۲۔ حق کا غلبہ اور باطل کا خاتمہ

وَاِذَااذِنَ اللّٰہُ لَنَا فِی الْقَوْلِ ظَھَرَالْحَقُّ وَاضْمَحَلَّ الْبَاطِلُ.

(بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۹۶، غیبت شیخ)

"جس وقت اللہ تعالیٰ نے ہمیں بات کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی تو اس وقت حق واضح ہو جائے گا اور باطل ویران ہو جائے گا"۔

۱۳۔ لاتعلقی کا نتیجہ

کُلُّ مَنْ نَبْرَأُمِنْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَبْرَأُمِنْهُ وَمَلَائِکَتُهُ وَرُسُلُهُ وَاَوْلِیَائُهُ. (احتجاج، ج ۲، ص ۴۷۴)

"ہر وہ شخص جس سے ہم برأت لاتعلقی کا اظہار کر دیں تو بلاشک اللہ تعالیٰ فرشتے، اللہ تعالیٰ کے تمام رسول اور اس کے سارے اولیاء بھی ایسے شخص سے بیزار ہوں گے اور سب اس سے ایسا تعلق و ربط توڑ دیں گے"۔

۱۴۔ ازالہ شک

زَعَمَتِ الظَّلَمَةُ اَنَّ حُجَّةَ اللّٰهِ دَاحِضَةٌ لَوْاُذِنَ لَنَا فِی الْکَلَامِ لَزَالَ الشَّکُّ

(کمال الدین، ص ۴۳۰)

"ظالموں کا خیال یہ ہے کہ اللہ کی حجت (نمائندگی) ختم ہو چکی ہے اگر ہمیں گفتگو کی اجازت دے دی جائے تو یہ سارا شک دور ہو جائے اور تمام پروپیگنڈے دم توڑ دیں"۔

۱۵۔ ہمارے اوپر ظلم کرنے والے

فَمَنْ ظَلَمَنَا کَانَ مِنْ جُمْلَةِ الظَّالِمِیْنَ وَکَانَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ (کمال الدین، ص ۵۲۱)

"پس جس کسی نے ہمارے اوپر ظلم وستم کیا ہے تو وہ ظالموں اور ستمگروں میں شامل ہے اور اس پر اللہ کی لعنت ہے"۔

۱۶۔ مخلوق پر ہمارا احسان ہے

اِنَّ اللّٰهَ مَعنا فَلا فاقَةَ بِنا اِلی غَیرِہ و الحقُّ مَعَنا فَلَن یُوحِشنا مَن قَعَدَ عَنّا و نَحنُ صَنائِعُ رَبِّنا وَ الخَلقُ بَعدُ صَنائِعُنا. (بحارالانوار، ج ۵۳ ص ۱۷۸، احتجاج)

"بلا شک اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے پس اللہ کے سوا کسی اور کی ضرورت بھی نہیں ہے اسی طرح حق ہمارے ہمراہ ہے لہذا ہمیں اگر کوئی چھوڑ کر چلا جائے تو اس سے ہمیں وحشت نہیں ہوتی ہم سب اللہ کی مخلوق اور اللہ کا ہمارے اوپر احسان ہے جب کہ ہمارے بعد اللہ کی ساری مخلوقات ہماری پروردہ احسان ہیں"۔

۱۷۔ فرج وکامیابی کا وقت

اَمّا ظُهورُ الفَرَجِ فَاِنَّهُ اِلی اللّٰهِ" تَعالی ذِکرُهُ" و کَذِبَ الوَقّاتُونَ. (کمال الدین ص ۴۸۳)

"بہر حال فرج (ہمارے حکومت کا ظہور) کا ظہور اور ہماری کامیابی وکامرانی تو اس کا معاملہ اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے جب وہ چاہے گا تو ہو گا ظہور کے وقت کو معین کرنے والے لوگ جھوٹے ہیں"۔

۱۸۔ ظہور کی نشانی

عَلامَةُ ظُهورِ اَمری کَثرَةُ الهَرجِ وَ المَرجِ وَ الفِتَنِ (بحارالانوار، ج ۵۱ ص ۳۲۰، غیبت شیخ)

"ظہور کی نشانی یہ ہے کہ بدامنی ہوگی، بے چینی ہوگی، پریشانی ہوگی، فتنے ہوں گے، فساد ہوگا، دہشت گردی عام ہوگی"۔

۱۹۔ دعاء

اَکثِروا الدُّعاءَ بِتَعجیلِ الفَرَجِ فَاِنَّ ذٰلِکَ فَرَجُکُم (کمال الدین ص ۴۸۵)

"فرج جلدی ہونے کے واسطے دعا بہت زیادہ کرو کیونکہ اسی میں تمہارے لئے فرج (کامیابی، سکون، آرام) ہے"۔

۲۰۔ سوال کرنا

فَاغْلِقُوا اَبْوَابَ السُّؤَالِ عَمَّا لاَ يَعْنِيكُمْ وَلاَ تَتَكَلَّفُوا عِلْمَ مَا قَدْ كُفِيتُمْ

(بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۹۲، احتجاج)

"جن باتوں کا تم سے تعلق نہیں ہے اور تمہارے فائدے میں نہیں ہیں ان کے متعلق سوال کرنے کا سلسلہ بند کردو، لایعنی اور بے مقصد سوالات کرنے سے گریز کرو، اور اپنے آپ کو ایسی معلومات حاصل کرنے کی زحمت میں نہ ڈالو جن کی ذمہ داری تمہارے اوپر نہیں ڈالی گئی یعنی جس کا جاننا تمہارے لئے ضروری نہیں تم ان کے بارے معلومات حاصل کرنے کے لئے خود کو مصیبت میں نہ ڈالو"۔

۲۱۔ اسوہ

فِي ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ" صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ" لِي اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

(بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۸۰، احتجاج)

"رسول اللہ صلعم کی دختر گرامی قدر کے عمل و کردار میں میرے لئے اسوہ ہے بھی وہی ذات میری عملی زندگی کے لئے نمونہ ہیں"۔

۲۲۔ نئے مسائل

اَمَّا الْحَوَادِثُ الْوَاقِعَةُ فَارْجِعُوا فِيهَا اِلَىٰ رُوَاةِ حَدِيثِنَا فَاِنَّهُمْ حُجَّتِي عَلَيْكُمْ وَاَنَا حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ (کمال الدین، ص ۴۸۴)

"بہر حال جو نئے نئے مسائل تمہیں درپیش ہوں اور جدید مسائل سامنے آئیں تو ان کے بارے میں ہماری رائے معلوم کرنے کے لئے ان افراد کی طرف رجوع کرو جو ہمارے بیانات سے آگاہ ہیں اور ہمارے پیغامات اور اقوال کو سمجھتے ہیں، کیونکہ ان ہی افراد کو (جو ہماری کلام

سے واقف ہیں اور ہمارے بیانات کو روایت کرتے ہیں) تمہارے اوپر حجت (واجب اطاعت، الٰہی نمائندہ) قرار دیا ہے اور میں ان پر اللہ کی طرف سے حجت ہوں"۔

۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ

فاتقوا اللّٰہ وسلّموا لنا وردّوا الامر الینا فعلینا الاصدار کما کان منّا الایراد ولا تنحاولوا کشف ما غطی عنکم (بحارالانوار، ج۵۳، ص۱۷۹، احتجاج)

"پس تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہمارے سامنے تسلیم رہو، خود کو ہمارے سپرد کر دو، ہماری ہر بات کو مان لو، اور تمام امور اور معاملات کو ہمارے سپرد کر دو بس یہ ہمارا کام ہے کہ ہم تمہیں ہدایت کے چشمہ سے سیراب کریں، تمہیں بھٹکنے سے بچائیں احکام جاری کرنا ہمارا کام ہے تمہیں ہدایت کے سرچشمہ پر لے جانا بھی ہمارا کام ہے وہاں سے سیراب کر کے نکالنا بھی ہمارا کام ہے، اور تم اس بات کو کھولنے کی ہرگز کوشش نہ کرو جسے تم سے چھپا لیا گیا ہے"۔

۲۴۔ اذیت

قد اذانا جُهَلاءُ الشيعةِ وَحُمقاؤُهُم وَمَن دينُهُ جناحُ البَعوضَةِ ارجَحُ مِنه. (احتجاج، ج۲، ص۴۷۴)

"تین قسم کے شیعوں نے ہمیں اذیت پہنچائی ہے

۱۔ جاہل، نادان، کم علم۔ ۲۔ احمق، بے وقوف، نفع و نقصان سے ناواقف۔

۳۔ وہ حضرات جن کے نزدیک دین کی قدر و حیثیت مچھر کے پر سے بھی کم تر ہے"۔

۲۵۔ دائیں، بائیں

وَلاتَمیلوا عَنِ الیَمینِ وَلاتَعدِلوا اِلَی الیَسارِ واجعَلوا قَصدَکُم اِلَینا بِالمَوَدَّةِ عَلَی السُّنَّةِ الوَاضِحَةِ (بحارالانوار، ج۵۳، ص۱۷۹، احتجاج)

"نہ تو تم دائیں طرف جاؤ اور نہ ہی بائیں بازو کو اپناؤ تمہارا رخ اور قصد ہماری جانب

رہے تمہارا سیدھا رخ ہماری جانب ہو، اس کی بنیاد ہم سے مودت اور دوستی کو قرار دو، یہی راستہ سیدھا ہے جو روشن اور واضح ہے، دائیں بائیں مت جاؤ، صراط مستقیم جو کہ ہماری مودت پر قائم ہے اسی پر باقی رہو۔"

۲۶۔ وحدت

۲۶۔ لَوْاَنَّ اَشْيَاعَنَا وَفَّقَهُمُ اللّٰهُ لِطَاعَتِهِ عَلٰى اجْتِمَاعٍ مِنَ الْقُلُوْبِ فِى الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ عَلَيْهِمْ لَمَا تَاَخَّرَ عَنْهُمُ الْيُمْنُ بِلِقَائِنَا وَلَتَعَجَّلَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ بِمُشَاهَدَتِنَا عَلٰى حَقِّ الْمَعْرِفَةِ وَصِدْقِهَا مِنْهُمْ بِنَا فَمَا يَحْبِسُنَا عَنْهُمْ اِلَّا مَا يَتَّصِلُ بِنَا مِمَّا نَكْرَهُهُ وَلَا نُؤْثِرُهُ مِنْهُمْ (بحار الانوار ج ۵۳ ص ۷۷ احتجاج)

"اگر ہمارے شیعہ (خدا انہیں اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے) یکجان ہوتے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہوتا کہ جو عہد و پیمان (ہماری طرف سے) ان پر ہے تو پھر ہماری ملاقات کی برکات ان سے موخر نہ ہو جاتیں اور ان کے واسطے ہمارے حضوری دیدار اور مشاہدہ کی سعادت بہت جلدی انہیں نصیب ہوتی اور وہ دیدار بھی اس طرح جس طرح معرفت کا حق ہے اور وہ ہمارے حق کا عرفان رکھتے ہیں ان کی ہمارے ساتھ صدق و وفا ہے ہمیں ان سے ملاقات کیلئے کوئی بات نہیں روکتی مگر ان کی جانب سے انجام پائے جانے والے ایسے اعمال رکاوٹ ہیں جن اعمال کو ہم ان سے ناپسند کرتے ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ وہ اس قسم کے اعمال بجالائیں ان کے اسی قسم کے اعمال ہیں جو حقیقت ہمارے اور ان کے درمیان ملاقات اور حضوری مشاہدہ سے رکاوٹ ہیں۔"

۲۷۔ محبت کا حصول

فَلْيَعْمَلْ كُلُّ امْرِئٍ مِنْكُمْ مَا يُقَرِّبُ بِهِ مِنْ مَحَبَّتِنَا وَلْيَتَجَنَّبْ مَا يُدْنِيْهِ مِنْ كَرَاهِيَتِنَا وَسَخَطِنَا (بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۷۶ احتجاج)

''تم میں سے ہرایک پر یہ فرض ہے کہ وہ ایسا عمل انجام دے جو اسے ہماری محبت کے قریب کردے۔(یعنی عمل ایسا کریں کہ وہ عمل ہماری محبت کے حصول کا ذریعہ بن جائے) اور دوری اختیار کریں ایسے عمل بجالانے سے جو ہماری ناپسندیدگی اور ناراضگی کا سبب بنے یعنی ایسا عمل بجانہ لائیں کہ جس کی وجہ سے اسے ہماری ناراضگی اور ناپسندیدگی کا سامنا کرنا پڑے''۔

۲۸۔ حالات کا علم

فانا یحیط علمنا بانبائکم ولا یعزب عنا شیء من اخبارکم.

(بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۷۵، احتجاج)

''ہم آپ کے حالات کے بارے میں مکمل طور پر آگاہ ہیں اور ہم سے تمہاری خبریں بالکل مخفی نہیں ہیں، ہم آپ کے ہر مسئلہ کے بارے میں آگاہ ہیں اور آپ سے متعلق ہر چیز کو جانتے ہیں ہم سے آپ کا کچھ بھی مخفی نہیں ہے''۔

۲۹۔ رعایت وحفاظت

انا غیر مهملین لمراعاتکم ولا ناسین لذکرکم ولولا ذلک لنزل بکم اللاواء واصطلمکم الاعداء فاتقوا الله جل جلاله وظاهرونا لانتیاشکم من فتنة قد انافت علیکم (بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۷۵، احتجاج)

''بلاشک ہم نے تمہاری حفاظت اور رعایت کے معاملہ کو ایسے نہیں چھوڑ دیا اور نہ ہی ہم تمہارے ذکر کو بھولے ہیں یعنی ہم تمہاری یاد رکھے ہیں اور تمہارا خیال بھی ہے، تمہیں ہم نے بے سہارا نہیں چھوڑ دیا۔

اگر ایسا نہ ہوتا تو تمہارے اوپر ہر طرف سے مصیبت اترتی، تم پریشانیوں میں گھر جاتے اور ستمگروں کے مظالم کی چکی میں پس جاتے، تمہارے دشمن تم پر غالب آجاتے اور تمہیں نابود کردیتے پس تم سب پر لازم ہے کہ اللہ ''جل جلالہ'' کا تقویٰ اختیار کرنا''۔

۳۰۔ رحمت اور مہربانی

لَوْلَامَاعِنْدَنَامِنْ مَحَبَّةِ صَلَاحِكُمْ وَرَحْمَتِكُمْ وَالْاِشْفَاقِ عَلَيْكُمْ لَكُنَّاعَنْ مُخَاطَبَتِكُمْ فِي شُغْلٍ...... (بحارالانوار، ج ۵۳، ص ۱۷۹)

''اگر ہمیں تم سے محبت نہ ہوتی اور تم پر ہم مہربان اور شفیق نہ ہوتے اور ہمیں تم سے ہمدردی نہ ہوتی اور ہم تمہاری بہتری کا نہ سوچتے تو ہم تم سے بات کرنا ہی چھوڑ دیتے یعنی ہمارا تم سے بات کرنا اس بات کی نشانی ہے کہ ہم تم سے محبت کرتے ہیں تمہیں چاہتے ہیں، تمہاری خیر مانگتے ہیں، ہم تمہارے ہمدرد ہیں''۔

۳۱۔ مشاہدہ

سَيَأْتِي (اِلىٰ) شِيعَتِي مَنْ يَدَّعِي الْمُشَاهَدَةَ اَلَافَمَنِ ادَّعَى الْمُشَاهَدَةَ قَبْلَ خُرُوجِ السُّفْيَانِي وَالصَّيْحَةِ فَهُوَ كَاذِبٌ مُفْتَرٍ۔ (کمال الدین، ص ۵۱۶)

''عنقریب میرے شیعوں کے پاس ایسے افراد آئیں گے جو یہ دعویٰ کریں کہ انہوں نے میرا (مشاہدہ) حضوری دیدار کیا ہے آگاہ رہو!! جو شخص بھی سفیانی کے خروج (ظہور سے چھ ماہ پہلے شام کی سرزمین پر ماہ رجب میں سفیانی کا انقلاب آئے گا) اور صیحہ (آسمان) سے یکدم زوردار اور معنی دار آواز کا سنائی دینا آنے سے پہلے مشاہدہ اور حضوری دیدار کا دعویٰ کرے تو ایسا شخص جھوٹا ہے، افتراء پرداز ہے''۔

(بعض علماء نے اس حدیث کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ اس فرمان سے مراد یہ ہے کہ غیبت کبریٰ کے زمانہ میں جو شخص بھی امام مہدی (علیہ السلام) کی نمائندگی اور نیابت خاصہ کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے)

۳۲۔ اموال کھانا

مَنْ اَكَلَ مِنْ اَمْوَالِنَاشَيْئاًفَاِنَّمَايَاكُلُ فِي بَطْنِهِ نَاراًوَسَيَصْلىٰ سَعِيراً۔ (کمال الدین

ص ۵۲۱)

"جو شخص ہمارے اموال سے کچھ کھا جائے (بغیر اجازت کے) تو گویا اس نے اپنے شکم میں آگ بھری ہے، ہمارا مال حلال سمجھ کر کھانے کا مطلب آگ کے انگاروں کو نگلنا ہے، اور ایسا شخص بہت جلد جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا"۔

۳۳۔ غیر کے مال میں تصرف کرنا

فَلَایَحِلُّ لِاَحَدٍاَنْ یَتَصَرَّفَ مِنْ مَالِ غَیْرِہٖ بِغَیْرِ اِذْنِہٖ فَکَیْفَ یَحِلُّ ذٰلِکَ فِی مَالِنَا

(کمال الدین، ص ۵۲۱)

"کسی ایک کے لئے ایسا جائز نہیں ہے کہ وہ کسی اور کے مال کو اس مال کے مالک کی اجازت کے بغیر اسے اپنے تصرف (استعمال) میں لے آئے جب ایسا ہے تو پھر کسی شخص کے لئے یہ کیسے جائز ہے؟ کہ وہ (ہماری اجازت کے بغیر) ہمارے مال میں تصرف کرے اور اسے اپنے استعمال میں لے آئے"۔

۳۴۔ طہارت و پاکیزگی

اَمَّا اَمْوَالُکُمْ فَلَانَقْبَلُھَا اِلَّالِتَطَھَّرُوا فَمَنْ شَاءَ فَلْیَصِلْ وَمَنْ شَاءَ فَلْیَقْطَعْ فَمَا آتَانِی اللّٰہُ خَیْرٌ مِمَّا آتَاکُمْ۔ (کمال الدین، ص ۴۸۴)

"جو اموال تم ہمارے پاس پہنچاتے ہو تو ہم آپ کے اموال کو فقط اس واسطے قبول کرتے اور وصول کر لیتے ہیں تا کہ تم پاکیزہ ہو جاؤ، طاہر بن جاؤ، پس جس کی مرضی آئے وہ اپنے اموال ہمارے پاس پہنچائے اور جس کا دل نہ چاہے وہ اپنے اموال ہمارے پاس نہ لائے، کیونکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطاء فرمایا ہے وہ اس سب سے بہتر ہے جو تمہیں اس نے عطاء کیا ہے"۔

۳۵۔ نماز مغرب

مَلْعُوْنٌ، مَلْعُوْنٌ، مَنْ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ اِلٰی اَنْ تَشْتَبِکَ النُّجُوْمُ، مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ، مَنْ اَخَّرَ الْغَدَاۃَ اِلٰی اَنْ تَنْقَضِیَ النُّجُوْمُ۔ (بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۵، غیبت شیخ)

"ملعون ہے، ملعون ہے، وہ شخص جو نماز مغرب کو اتنا تاخیر میں ڈال دے کہ تمام ستارے آپس میں جڑ جائیں، یعنی سب ستارے نظر آنے لگیں، اور وہ شخص بھی ملعون ہے، ملعون ہے جو نماز صبح کو اتنا تاخیر سے پڑھے کہ آسمان سے سارے ستارے غائب ہو جائیں"۔

۳۶۔ دعا اور تسبیح کی فضیلت

فَاِنَّ فَضْلَ الدُّعَاءِ وَالتَّسْبِيْحِ بَعْدَالْفَرَائِضِ عَلَى الدُّعَاءِ بِعَقِيْبِ النَّوَافِلِ كَفَضْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى النَّوَافِلِ...... (بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۶۱، احتجاج)

"واجب نمازوں کے بعد دعاء اور تسبیح کی فضیلت اور برتری، نوافل نمازوں کے بعد دعا اور تسبیح پڑھنے سے ایسے ہے جس طرح واجبات کی نوافل پڑھنے پر برتری ہے، یعنی واجب نمازوں کے بعد دعا اور تسبیح پڑھ کر نوافل ادا کرو، ایسا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔

۳۷۔ سجدہ شکر

سَجْدَةُ الشُّكْرِ مِنْ اَلْزَمِ السُّنَنِ وَاَوْجَبِهَا. (بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۶۱، احتجاج)

"سجدہ شکر ایسی سنتوں سے ہے کہ جس سنت کا ادا کرنا انتہائی ضروری ہے، اور سب سنتوں پر اس کی برتری ہے"۔

۳۸۔ چھینک آنا

(اَلْعِطَاسُ) هُوَ اَمَانٌ مِنَ الْمَوْتِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ. (بحار الانوار، ج ۵۲، ۳۰ کمال الدین)

"ایک دفعہ چھینک کا آجانا تین دن کے واسطے موت سے امان ہے"۔

۳۹۔ شیطان کی تذلیل ورسوائی

فَمَا اُرْغِمَ اَنْفُ الشَّيْطَانِ بِشَيْءٍ مِثْلِ الصَّلٰوةِ فَصَلِّهَا وَاَرْغِمْ اَنْفَ الشَّيْطَانِ.

(بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۸۲ احتجاج)

نماز سے بہتر کوئی اور عمل نہیں ہے جو شیطان کو ذلیل و رسوا کرتا ہے، یعنی نماز کے ذریعہ شیطان کی ناک زمین پر رگڑی جاتی ہے اور اس کی بہت ہی تذلیل ہوتی ہے، پس تم نماز ادا کرو اور اس کے ذریعہ شیطان کے تکبر کی ناک کو خاک میں ملا دو اور اسے ذلیل کر کے رکھ دو۔

۴۰۔ ہدایت

إِنِ اسْتَرْشَدْتَ أُرْشِدْتَ وَإِنْ طَلَبْتَ وَجَدْتَ. (بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۳۳۹، کمال الدین)

اگر تم راہنمائی کے خواستگار ہو گے تو تمہیں راہنمائی مل جائے گی اور اگر ہدایت چاہو گے تو تم ہدایت کو پا لو گے جو پر تلاش کرنے والے اپنی گمشدہ متاع کو بالآخر پا لیتے ہیں۔